مؤلف: قاری محمد لقمان

دارالسلام ۔ لاہور

عقیدہ کی اِصلاح کے لیے ایک عمدہ کتاب

منہ معاویہ

مؤلف

قاری محمد لقمان

دارُالاسلام
C-8 پہلی منزل محی الدین بلڈنگ، داتادربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور
darulislam21@yahoo.com +92-42-37115165
razaulhassanqadri@gmail.com 0321-9425765
www.facebook.com/Razaulhassan Qadri

تاسیس / کارکردگی: ''دائرُالاسلام'' صالح اِسلامی اَفکار کا ضامن اور خالص مذہبی نظریات کا حامل ایک علمی تحقیقی اِشاعتی اِدارہ ہے، جس کی بنیاد 1429ھ/2008ء میں رکھی گئی اور محض اللہ تعالیٰ مجدہ کے کمال فضل سے اب تک پیہم اپنے نیک اِرادوں اور دوررَس منصوبوں کی تکمیل کے لیے تازہ ولولوں کے ساتھ کوشاں ہے۔ بحمد اللہ سبحانہٗ اِس مختصر عرصے میں اِدارہ نے وقت کے نباض علما اور پختہ کار محققین کی سرپرستی میں اپنے کئی اہداف مقاصد میں کما حقہٗ کام یابی حاصل کر کے بامقصد قیام کا ثبوت دیا ہے۔

منشور / عزائم: ''دائرُالاسلام'' کی اَساسی اغراض میں سب سے پہلے پاکستان پھر دُنیا بھر میں اِسلامی فکر کے خلاف پھیلائی گئی اندوہ ناک میڈیائی یلغار(Media War) کے مقابل مسلمات وشعائرِ اِسلامیہ کا تحفظ اور ترجیحی بنیادوں پر اُمورِ سلطنت واُصولِ ریاست پر نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کا شعور بیدار کرنا اور جمہوریت (Democracy) کی خرابات کو آشکارا کرنا کہ جس کا اِسلامی نقطۂ نظر سے نظامِ کفر ہونا مسلّم ہے، پھر خاص الخاص اِسلامیت (Islamization) کا فروغ اور اِرتداد(Apostasy) واِلحاد(Atheism) کا اِستیصال ہے، نیز وہ طاقتیں جو اِسلام کا نام اِستعمال کر کے اندرونِ خانہ اِسلامی ساکھ کو کھوکھلا کرنے میں دِن رات مصروفِ کار و برسرِ پیکار ہیں اور وہ سازشی عناصر بالخصوص متجدّدین اور طبقۂ بے دین جو بین الاقوامی سطح پر یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ (مادّی) ترقی کے اِس دور میں اِسلام- معاذ اللہ- فرسودہ نظام بن چکا ہے، جس کا کچھ اندازہ دُنیا کے کئی خطوں میں رائج مختلف قسم کے ظاہراً اِقتصادی اصلاً نیچریت اور دہریت کے پرچارک نظاموں جیسے کیپٹل اِزم(Capitalism)، سوشل اِزم (Socialism)، مارکس اِزم (Marxism)، کمیون اِزم (Communism)، بالشو اِزم (Bolshevism) وغیرہ کے وضعی واِقبالی مقاصد سے بھی لگایا جاسکتا ہے، اُن بیمار ذہنوں اور مردہ دِلوں کو دِینِ اِلٰہی کی ابدی آفاقیت اور اِس نظام کی سرمدی برکات سے رُوشناس کرا کے اُن کے اِس زعمِ باطل کا قلع قمع کرنا اور وہ تمام تر تخریبی قوتیں جو کسی بھی طرح سے اِسلام کی اصلی شکل کو مسخ کرنے کے درپے ہیں اُن کا تعاقب کر کے اُنھیں بے نقاب کرنا۔ اِس کے ساتھ ساتھ بہ طورِ خصوصی توہب (Wahabism)، تشیّع (Shiaism)، خارجیت (Kharijism)، قادیانیت(Ahmadiyya)، یہودیت(Judaism)، عیسائیت(Christianity)، ہندومت (Hinduism)، بدھ مت (Buddhism)، سکھ مت (Sikhism) اور کنفیوشس مت (Confucianism) اور دیگر ادیان ومذاہب ومسالک پر علمائے اِسلام کی کاوشوں کو منظرِ عام پر لایا جائے گا اور اِن سے بھی بڑھ کر خطرناک سوچ جسے مادّیت(Materialism)، جدیدیت(Modernism) اور لادینیت (Secularism) سے موسوم کیا جاتا ہے اور اِس کے اثرات مسلمانوں کی نئی نسل کے ذہنوں پر راسخ ہو چکے ہیں اُن کے اِزالہ کے لیے حسبِ اِقتضا سنجیدہ ومسکت لٹریری مواد فراہم کرنا، مع ہٰذا مسلم دُنیا کے سلگتے مسائل پر دورِ حاضر کے بالغ النظر، وسیع المشاہدہ اور صحیح الاعتقاد والعمل سکالرز کے صحت مندانہ، دانش ورانہ اور نقادانہ تبصرے اور تجزیے اِسلامیانِ عالم کے سامنے پیش کرنے کے مبارک عزائم بھی اِدارہ کے تعمیری افکار کے لازمی اجزا ہیں۔

اِس کے علاوہ اِسلامی تاریخ کے اُن تابندہ نقوش کی تدوین جو تاریخ کے صفحات پر اَن مٹ حقائق بن کر ثبت ہو چکے ہیں اور اِسلام کے عہدِ عروج کی وہ تاب ناک شخصیات جنھوں نے اپنی زندگیاں دِین کے نام پر وقف کیں اُن کے بے پناہ درد اور خلوص بھرے ناقابلِ فراموش کارنامے اُمت کے سامنے پیش کرنا نیز روایت سے ہٹ کر اَسلاف علماء و فضلا کی تاریخی حیثیت کی گم گشتہ علمی فنی زرّیں تحقیقات کو دریافت کرکے زندہ کرنا، خلافت (اِسلامی نظام ہائے حیات) کی کرامات ومحاسن سے لوگوں کو آگاہ کرنا اور قومی وعالمی فورمز پر جہاد اور دہشت گردی کے فرق کو واضح کرنا نیز جہاد کی حقیقی فکر کو تازہ رکھنا اور 'اِسلامی پاکستان' کے خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے کوششیں کرنا [جس کے حصول کے لیے ہمارے بزرگوں نے اپنی جانوں کے قیمتی نذرانے تک پیش کردیے، لیکن بدقسمتی سے پاکستان کی 64 سالہ تاریخ (66 سال قمری) میں وہ مقدس پاکستان ہمیں ایک لمحہ کے لیے بھی نصیب نہیں ہوسکا] یہ اِس اِدارہ کے عظیم مقاصد میں شامل ہیں۔

علمائے اِسلام کے اُردو زبان وادب کے بھی ایسے کئی نادر ونایاب شہ پارے سامنے لائے جائیں گے، جو فن اور تخلیق میں اپنا نام اور مقام رکھتے ہیں۔ نیز علم وتحقیق کا ہر وہ چھوٹے سے چھوٹا گوشہ جس کی اہمیت سے لوگ تغافل یا تساہل برت رہے ہیں، اُس پر جدید سائنٹفک انداز میں کام کرکے اس میں نئی جہات تلاش کرنے کا پروگرام بھی اِدارہ کے مشن کا حصہ ہے۔

مژدۂ نشاط انگیز: ''دارُالاسلام'' کسی وقتی عمل کا نام نہیں بل کہ ناگزیر وجوہ کی بنا پر قائم کیا گیا ایک اِدارہ ہے، ایک مستقل تحریک ہے۔ ایسے دور میں کہ جب گم راہی حتی کہ بے دینی ایک مضبوط اور منظم منصوبے کے تحت کوچہ کوچہ، گھر گھر منتقل کی جارہی ہے، باطل کے کارندے خفیہ اور علانیہ؛ ہر ممکن طریقے سے حق کو دبانے کی مکروہ سازشیں کررہے ہیں، ستم بالائے ستم یہ کہ باطل پر حق کا لیبل چڑھا کر پیش کیا جارہا ہے، ایسے حالات میں ایک ایسے اِدارے کا قیام عالمِ اِسلام کے لیے مبارک بھی ہے اور نہایت اہم بھی، جو ہر سُو صحیح اِسلامی تعلیمات کا اِبلاغ اعلیٰ صحافتی معیاروں کو پورا کرتے ہوئے کرے اور جہاں کہیں باطل اپنے ناپاک عزائم میں کام یاب ہوا ہے یا اپنے پاؤں جمانے کی کوشش کررہا ہے، اُس کا خاتمہ کرکے وہاں اِسلامی قدروں کو اُجاگر کرے۔

اپیل: ''دارُالاسلام'' اُن اصحابِ علم کی نگارشاتِ قلم کے تحفظ کا فریضہ کفایہ ادا کررہا ہے جن کی نسبت حدیثِ مصطفیٰ ﷺ میں ہے:- وُزِنَ حِبْرُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّهَدَاءِ فَرَجَحَ عَلَيْهِمْ۔ (خطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما) ''علما کے قلم کی روشنائی کو شہدا کے خون سے وزن کیا گیا تو وہ اُن پر بھاری پڑگئی۔'' (الجامع الصغیر 2/571 رقم الحدیث: 9619)

اہلِ اِسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ ''دارُالاسلام'' کے ساتھ مل کر دِینِ متین کی بہترین اِشاعت وترویج کے لیے اپنی حلال کمائی کا کچھ نہ کچھ حصہ لٹریچر کو عام کرنے میں صرف کریں! یقیناً یہ کام آپ کے مالی تعاون اور عزت افزائی کے بغیر ممکن نہیں۔ کیوں کہ یہ وہ دور ہے جس کے بارے نبی آخر الزماں ﷺ پیشین گوئی فرماچکے ہیں کہ ''آخری زمانے میں دِین کا کام بھی درہم ودینار کے بغیر نہیں چلا کرے گا۔'' (کشف الخفاء 2/366 رقم الحدیث: 3269)

موجودہ حالات میں اِس سلسلۂ خیر وبرکت کو آگے بڑھانے کے لیے علم دوست مشائخ، علما، طلبا، اُمرا، زُعما، مہتممین اِدارات ومنتظمین محافل کو خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اِدارہ اُمید دِلاتا ہے کہ اگر عوام وخواص شعبۂ تحقیق کی اہمیت کو سمجھ کر اس میں اپنا کردار ادا کرنا شروع کردیں تو ہماری علمی حالت جو پچھلے کچھ عرصے سے باعثِ خفت بنی ہوئی ہے ان شاءاللہ بہت جلد اِس طرف بھی ایک نیا جہان آباد ہوجائے گا۔

اُمت کا علمی وقار بہ حال کرنے کی ایک تاریخ ساز کوشش......

......اَسلاف کے وِرثۂ علمیہ کی اِشاعتِ نو کا گراں مایہ منصوبہ

عصرِ حاضر کی فکری کش مکش کے تناظر میں عالمِ اِسلام کی حالتِ زار کا جو نقشہ واشگاف حقیقت بن کر سامنے آتا ہے وہ اربابِ فکر وشعور سے کسی طرح پوشیدہ نہیں۔ کفر کی بے تمیز یلغار نے ہمہ گیر نظریاتی جنگ چھیڑ کر پوری دُنیا کی فضا کو 'اِسلامیت' کے حق میں اِس قدر مکدر بنادیا ہے کہ موجودہ حالات کے پیشِ نظر ہمیں اِس کبیدہ ماحول کو شفاف بنانے کے لیے ہر محاذ پر سالوں سال دولتِ عزمِ جواں اور خلوصِ بے پایاں کے ساتھ مسلسل کوشاں رہنا ہوگا۔ اگر اِس دوران کی جانے والی ہماری کوششیں واقع میں باطل کی ٹکر کی ہوئیں تب کہیں جاکر نتائج ہمارے لیے خیر سگالی کی نوید لائیں گے۔

حالیہ صورت میں اِسلام اور مسلمانوں کی سالمیت کو درپیش چیلنجز میں سب سے بڑا چیلنج 'افتراقِ اُمت' کا ہے۔ اِس پرخطر فتنے کا سراسر ضرر لازمی طور پر سوادِ اعظم 'اہلِ سنت وجماعت' کو ہوا جسے اِسلامی تاریخ کے ہر دور میں 'حق کی جماعت' تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔ چناں چہ باطل کے گماشتے 'خاطر خواہ مفادات' حاصل کرنے کی غرض سے اِس حق پرست جماعت کے مقابل ایکا کرکے اِس قسم کے گھناؤنے پروپیگنڈے میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرنے لگے کہ جس کے عوض میں ایک طرف تو محض اِس جماعت کی حقانیت وصالحیت 'مشکوک' ٹھہری۔ دوسرا باطل شکنی جو ہمیشہ سے اِس کا طرۂ اِمتیاز تھا اُسے اِس کے لیے وجہِ طعن بنادیا گیا۔ بہ ظاہر تو یہ صرف اہلِ سنت پر حملہ تھا، درحقیقت دِینِ اِسلام کی رُوح کو تار تار کرنے کی منظم سازش تھی۔

اِس پر مستزاد اہلِ سنت کے تنظیمی بحرانات اور جماعتی بدمزگیاں ہیں حتی کہ خود اِس جماعت کے بعض علمی حلقوں کی روش یہ بن چکی ہے کہ جب کبھی ان کے آپس میں کوئی علمی بحث چل نکلتی ہے تو کہیں قبولِ حق سے اِنکار ہوتا ہے۔ کہیں بوگس تحقیق کے نام پر مسلمہ نظریات سے فرار ہورہا ہے، کہیں اندھے اِجتہاد کی آڑ میں صلحِ کلیت کا پرچار اور کہیں اَغیار دوستی کا شعار۔ کہیں بے جا فتووں کی بھرمار ہے، تو کہیں تجدد پسندی کا غبار اور ہوئی پرستی کا بخار۔ یہی ہے عمومی حالتِ زار......!!! المختصر، حق شناس اور اِصلاح کیش رویہ مفقود سے معدوم ہوتا چلا جارہا ہے۔ نکتے کی بات اِتنی سی ہے کہ قوم (بہ شمول کثیر زُعما) کا مزاج علم وتحقیق سے عاری ہوچکا ہے اور دھیرے دھیرے ہر سمت حقیقی اِسلامی اَقدار سے ناواقفیت بڑھ رہی ہے۔

'دارُالاسلام' کے کتاب دوست حلقہ نے یہ اِصرار اور مجلسِ عاملہ نے عمیق غور وخوض کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ اگر ملتِ اِسلامیہ کا نظریاتی تشخص قرونِ اُولیٰ کی روایات کے مطابق قائم رکھنا ہے اور اہلِ سنت وجماعت کو اپنا کھویا ہوا علمی مقام واپس دِلانا ہے تو اَسلاف کے علمی کارناموں سے نئی دُنیا کو متعارف کرانے کے لیے اُن کو ازسرِ نو زندہ کرنا ناگزیر ضرورت ہے۔ اِسی نظریۂ ضرورت کی تعبیر کے لیے اِدارہ ایک جامع پروگرام کے تحت گاہے گاہے نایاب اور کم یاب تراثِ علمیہ اہلِ اِسلام کے ذوق کی نذر کرتا رہے گا ان شاءاللہ تبارک وتفضل۔

کتابِ ملتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے ۔۔۔ یہ شاخِ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ وبر پیدا

درد مند اور شعور پسند اصحابِ جاہ وثروت کو قدم بہ قدم چلنے کی صلائے عام دی جاتی ہے۔ وباللہ الہدیٰ والتوفیق۔

’’دارُالاسلام‘‘ کی شائع کردہ تراثِ علمیہ

1- المُبین مع تنقید و تبصرہ 2- الرشاد 3- نُزْهَةُ الْمَقَال فِی لِحْيَةِ الرِّجَال
فخر المتکلمین پروفیسر علامہ سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری رحمہ اللہ (متوفی 1358ھ/1939ء) سابق صدر شعبۂ علوم اِسلامیہ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ

4- شَرْحُ الْمِرْقَاةِ (شَرْح شَمْس الْعُلَمَاء) لِشَمْس الْعُلَمَاء الْمَوْلَوِی مُحَمَّد عَبْد الْحَقّ ابْنِ الْاِمَام مُحَمَّد فَضْل حَقّ الْعُمَرِی الْخَيْرَابَادِی
وَ يَلِيْه: رسالة فی الْوُجُوْدِ الرَّابِطِی لِلسَّيِّد الْحَكِيْم بَرَكَات اَحْمَد التُّوْنِكِی رَحِمَهُمُ الله

5- ابحاثِ ضروری: حافظ ولی اللہ لاہوری رحمہ اللہ، محشی: مولوی فقیر محمد جہلمی رحمہ اللہ
تحقیق و تسہیل: خورشید احمد سعیدی (لیکچرر انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی، اِسلام آباد)

6- الروض المجود (وحدۃ الوجود): علامہ محمد فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ، مترجم: حکیم سیّد محمود احمد برکاتی

7- علامہ فضل حق خیر آبادی؛ چند عنوانات: خوشتر نورانی علیگ (مدیر اعلیٰ ماہ نامہ ’’جامِ نور‘‘، دہلی)

8- حیاتِ اُستاذ العلما مولانا یار محمد بندیالوی رحمہ اللہ: علامہ غلام رسول سعیدی (دار العلوم نعیمیہ، کراچی)

9- مولودِ کعبہ کون؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری؛ مصدقہ پیر سائیں غلام رسول قاسمی حفظہ اللہ

10- مَنْ هُوَ مُعَاوِيَه؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری؛ مصدقہ علامہ محمد صدیق ہزاروی حفظہ اللہ

11- اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله: مولانا غلام دستگیر ہاشمی قصوری رحمہ اللہ زیرِ طبع

12- تنقیح العبادات: مولانا سیّد آلِ حسن رضوی موہانی رحمہ اللہ (مصنف کتاب ’’استفسار‘‘) //

13- رسائل (خير الامصار مدينة الانصار، السنة الضرورية فی المعارف الخيورية، حفظ المتين عن لصوص الدين) مولانا خیر الدین خیوری دہلوی رحمہ اللہ (والدِ ابو الکلام آزاد) مع: حالات از راجا رشید محمود //

14- کلیاتِ کافیؔ: سلطانِ نعت گویاں حضرت مولانا سیّد کفایت علی کافیؔ مرادآبادی رحمہ اللہ
مع تذکارِ حیات و کمالات (نثریات و نظمیات) جمع و تحقیق: محمد رضاء الحسن قادری //

15- سیرۃ الصدیق: نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان شروانی رحمہ اللہ //

16- إعتقاد الاحباب فی الجمیل و المصطفیٰ و الآل و الاصحاب: امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ //

17- امیر الکلام من کلام الامام (اقوالِ حضرت علی رضی اللہ عنہ): پروفیسر مولانا اصغر علی روحی رحمہ اللہ //

18- تاریخی مباحثے (مع مکالمہ کاظمی و مودودی): ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی //

فہرست

....

اِنتساب

کنز العوارف، معدن المعارف

اوحد العلماء الحقانية، افرد العظماء الربانية

ناصر السنۃ، کاسر الفتنۃ، اِمام المسلمین، حافظ، حجۃ، ثقۃ ثبت

اِمام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

رضی اللہ تعالی عنه و ارضاه و فی اعلی غرف الجنان بواه۔

کے نام

جنھوں نے ''من ھو معاویۃ؟'' کے جواب میں ہماری راہ نمائی فرمائی۔

جزاه الله عن الاسلام و المسلمین خیر جزاء۔ آمین!

تقاریظ

جامع العلوم، نافع الفهوم، شیخ الحدیث

علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی زید مجدہ

اُستاذ الحدیث: جامعہ ہجویریہ مرکز معارف اولیا دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات سے آگاہ فرمایا، اسی بنیاد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت شان کو واشگاف الفاظ میں واضح فرما کر ان دونوں قسم کے نفوسِ قدسیہ کی عزت و احترام کا درس دیا۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

انی تارك فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الآخر: کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض و عترتی اهل بیتی و لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما۔

(مشکوۃ المصابیح، باب مناقب اهل بیت، ص 569)

''میں تم میں وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہوگے، ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ باعظمت ہے۔ ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکنے والی رسی ہے اور میری عترت (یعنی) میرے اہل بیت، اور یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتی کہ میرے پاس حوض پر آئیں گے، پس دیکھو میرے بعد تم ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو۔''

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احد هم و لا نصیفه۔ (مشکوۃ المصابیح، باب مناقب الصحابة، ص 553)

''میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو! پس اگر تم میں سے کوئی ایک اُحد (پہاڑ) کی مثل سونا خرچ

کرے تو ان کے (خرچ کیے گئے) ایک مد (تقریباً ایک کلو) اور نہ ہی اس کے نصف کے برابر ہو سکتا ہے۔"

بنا بریں اُمتِ مسلمہ پر لازم ہے کہ وہ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بلا امتیاز محبت کرے، ان کی تعظیم کرے اور ان کی حیات ہائے مبارکہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنائے اور ان کے درمیان مشاجرات کو نظر انداز کرے۔

حضرت علامہ مولانا قاری محمد لقمان زید مجدہ خوش قسمت ہیں کہ اُنھوں نے عظمت صحابہ و اہل بیت، اور ان کے درمیان مشاجرات اور کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے بارے میں، تحقیق پر مبنی کتاب مستطاب "من هو معاويه؟" (معاویہ کون؟) مرتب فرمائی۔ حقیقت یہ ہے کہ راقم نے جب اس کتاب کو پڑھا اور اس سے پہلے مؤلف موصوف کی کتاب "مولودِ کعبہ کون؟" کا مطالعہ کیا تو پتا چلا کہ حضرت مولانا قاری محمد لقمان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے میدان تحقیق کا شاہ سوار بنایا ہے۔ آپ نے نہایت مثبت انداز میں اس اہم موضوع پر خامہ فرسائی کی۔ ان کی تحریر میں کہیں بھی جذباتیت، غیر سنجیدگی اور تفرقہ بازی کا شائبہ تک نظر نہیں آتا۔ راقم کے خیال میں یہ کتاب گم گشتگانِ راہ کے لیے نہایت عمدہ مشعل ہے اور ہدایت کے دریچے کھولتی ہے۔ بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں قرآن و سنّت سے لے کر صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین تک کے اقوال مبارکہ جس قدر جمع کیے گئے ہیں کسی بھی معتدل مزاج شخص کے لیے اس سے راہِ فرار ممکن نہیں۔

حضرت علامہ قاری محمد لقمان صاحب کی شخصیت ہمارے نوجوان فضلا کے لیے ایک قابل تقلید شخصیت ہے اور یقیناً یہ کتاب شعبۂ تحقیق میں کام کرنے والوں کے لیے تحقیق کے حوالے سے بھی راہ نما ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مصنف کے لیے ذریعہ نجات اور قارئین کے لیے وسیلہ رُشد و ہدایت بنائے! آمین ثم آمین!

4 رجب المرجب 1433ھ/26 مئی 2012ء، بہ روز ہفتہ

حامی سُنّت، ماحی بدعت، شیخ الحدیث والتفسیر

علامہ مولانا غلام رسول قاسمی مدظلہ

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصلاۃ و السلام علی سیّد الانبیاء و المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

بدگمانی تاریخ انسانیت میں فساد کی ایک بہت بڑی جڑ ہے، ایک عام مسلمان کے بارے میں بھی حسن ظن واجب ہے چہ جائے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کے حق میں "و لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا" کہتے رہنے کی ذمہ داری بعد والوں کو سونپی گئی ہے۔

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کی فوج سمیت نبی کریم ﷺ نے مسلمان گروہ قرار دیا ہے۔

(بخاری، رقم 2704)

یہی اس لشکر کے سالار تھے جس پر جنت واجب ہے۔ (بخاری، رقم 2788)

انھی کے لیے نبی کریم ﷺ نے یہ دعا فرمائی تھی: اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔ (ترمذی، رقم 3842)

یہ نبی کریم ﷺ کے کاتب تھے۔ (مسلم، رقم 6409)

خود سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے سب جنتی ہیں۔ (المعجم الکبیر، رقم 16040)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہاں کچھ لوگ ہیں جو حضرت معاویہ کو جہنمی کہتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی ان پر لعنت ہو انھیں کیا خبر کون جہنمی ہے۔

(الاستیعاب، ص 679)

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لوگ نہ مانگتے تو ان پر آسمان سے پتھر برسائے جاتے۔ (المعجم الکبیر، رقم 120) رجالہ رجال الصحیح۔

خود روافض کی کتابوں میں ہے: سیّدنا علی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم انھیں کافر سمجھ کر ان سے جنگ نہیں لڑتے اور نہ ہی یہ ہمیں کافر سمجھ رہے ہیں بل کہ ہمارا خیال یہ تھا کہ ہم حق پر ہیں اور ان کا خیال یہ تھا کہ وہ حق پر ہیں۔ (شیعہ کتاب: قرب الاسناد، ج 1، ص 45)

الحمد للہ اہل سنّت کچی گولیاں نہیں کھیلتے، ان کے دلائل کے سیلاب کے سامنے کوئی دو ٹانگوں والا نہیں ٹھہر سکتا۔ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دفاع دراصل ناموسِ رسالت کو مستلزم ہے۔

حضرت علامہ محمد لقمان صاحب نے اس کتاب ''من هو معاویه؟'' میں بڑی محنت سے آقا ﷺ کے غلاموں کی غلامی کا حق ادا کیا ہے، اللہ کریم جل شانہ آپ کی اس کاوش کو حبیب کریم ﷺ کے طفیل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مزید اسلامی عقائد کا دفاع کرتے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے! آمین!

11 رجب المرجب 1433ھ (سرگودھا)

صاحب تصانیف، نظیف ولطیف، شیخ الحدیث علامہ مولانا مفتی غلام حسن قادری مدظلہ

مفتی: دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور۔ شیخ الحدیث: جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن، لاہور
سرپرست اعلیٰ: تحریک دعوت حق پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بڑی مشکل سے بھیجتا ہے ساقی ایسا مستانہ — بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستورِ مے خانہ

بڑے عرصے کے بعد ایک ایسی کتاب پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے کہ اگر اس کو اپنے موضوع پر حرفِ آخر کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا، اتنی مختصر کتاب میں اس قدر نایاب عربی کتب کے نہایت ہی معتبر حوالے مَیں نے بہت کم کتابوں میں دیکھے ہیں۔

ہدایت تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور یہ بھی بات پکی ہے کہ: و اللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت عرصہ بعد کسی مردِ حق نے اِس موضوع کے لیے مضبوط بنیادوں پر قلم اُٹھایا ہے، جب کہ رافضی تو جائیں جہنم میں، خود ہمارے نام نہاد سُنّیوں، بہ زعمِ خویش پیروں اور عاقبت نااندیش سیّدوں نے خال المومنین، کاتبِ وحی سیّدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات والا صفات کے ساتھ وہ رویہ اِختیار کر رکھا ہے کہ الامان والحفیظ۔ بلاشبہ رافضیت کی گود میں پلنے والے ان نام نہاد سُنّیوں کی اِصلاح کے لیے سخت اِقدام ہی کرنا چاہیے تھا۔ تو بحمد اللہ تعالیٰ حضرت مولانا قاری محمد لقمان صاحب زید مجدہ نے کر دیا ہے۔

اب جس کے دل میں آئے پائے وہ روشنی — ''اس'' نے تو دِل جلا کے سرِ بام رکھ دیا

مَیں مصنف موصوف کی جرأتِ مردانہ کو داد دیے بغیر نہیں رہ سکوں گا، خراجِ تحسین اور سلامِ عقیدت ہے اس مردِ حق کی خدمت میں کہ جس نے بلاخوفِ لومتِ لائم اپنا فرضِ منصبی بڑے ہی احسن و عمدہ پیرائے میں ادا کر دیا ہے، ایسے ہی جواں ہمت، جواں سال، جواں بخت باعمل، باکردار، صالح لوگوں کے بارے میں کسی نے کہا ہے:؎

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو — تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

اور مَیں بغیر کسی چاپلوسی یا خوف کے علیٰ وجہ البصیرت حضرت مصنف کے بارے میں کہہ سکتا ہوں:؎

جن کو مل کر زندگی سے پیار آ جائے وہ لوگ — آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں

23 مئی 2012ء

عالم نبیل، فاضل جلیل

علامہ مولانا مفتی ابوطیب محمد عبدالشکور الباروی زید علمہ

حمد وستائش اس ذات کے لیے جس نے تمام عالم کو وجود بخشا۔ درود وسلام جناب محمد مصطفی ﷺ پر جن کو اللہ نے ہادی بنا کر بھیجا۔

حضرت قاری محمد لقمان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کتاب "من ھو معاویہ؟" تصنیف کی ہے، موصوف نے تحقیق کا حق ہی ادا نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت اور ان کی عبقریت ایسے جامع اور منفرد انداز میں بیان کی ہے کہ پڑھنے والے منصف مزاج کے لیے اقرار واعتراف کے علاوہ کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا۔

ہمارا اجمالی عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق یہ ہے کہ زمین وآسمان کی نگاہوں نے انبیا علیہم الصلوۃ و السلام کے بعد ان سے زیادہ مقدس اور پاکیزہ انسان نہیں دیکھے۔ حق وصداقت کے اس مقدس قافلے کا ہر فرد اتنا بلند کردار اور نفسانیت سے اس قدر دور تھا کہ انسانیت کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے؛ اس لیے کہ قرآن کریم میں مومنوں کی جتنی صفات اور اخلاق بیان کیے گئے اور ان کے لیے جتنی بھی بشارتیں ذکر کی گئیں وہ ساری بشارتیں اور صفات سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے ثابت ہوں گی بعد میں کسی اور کے لیے۔

اور انھی صحابہ میں سے ایک ذات جناب سیّدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی ہے، جنھوں نے اسلامی ریاست کی توسیع وترقی اور دنیا میں اسلام کے غلبہ اور استحکام کے لیے بہترین خدمات سرانجام دی ہیں۔ موجودہ حالات کے مطابق حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب اور دفاع میں قلم اُٹھانا، اور احقاق وتحقیق کی راہ اور افراط وتفریط کے کانٹوں سے اپنے دامن کو اُلجھائے بغیر ساحل مراد پر پہنچنا آسان کام نہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایسی شان کے مالک ہیں جنھیں دربار مصطفویہ علیہ التحیۃ والثناء سے ہادی، مہدی اور ذریعہ ہدایت کی دعاؤں کے تحائف ملتے رہے، زبان نبوت سے ان کے فضائل بیان ہوتے رہے۔

اس مختصر تحریر میں کتاب کے محاسن پر گفتگو کی گنجائش نہیں، بس یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب لاجواب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو حسن قبولیت عطا فرمائے اور مؤلف کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے اور مخلوقِ خدا کو اس سے خوب فائدہ پہنچے۔ آمین بجاہ سید المرسلین!

باہر الفضائل، طاہر الشمائل

حضرت علامہ مولانا منشا تابش قصوری دام ظلہ

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

اہل بیت اور اصحاب مصطفی کی محبت عین حب رسول ہے اور ان سے دشمنی رسول اکرم ﷺ سے دشمنی کے مترادف ہے، مگر بعض لوگ بڑے لطیف پیرائے میں حُب اہل بیت کے پردہ میں اہل بیت سے دشمنی اختیار کیے ہوئے ہیں، کیوں کہ وہ ممدوحین اہل بیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شانِ اقدس میں غلیظ الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں، زبان وقلم سے ان کا یہ وظیفہ شعار بن چکا ہے۔

اُمت مصطفی میں اہل بیت رضی اللہ عنہم کی جتنی تعریف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمائی اس کی مثال ناممکن ہے، اور اصحاب رسول کے جو اوصاف اہل بیت نے ارشاد فرمائے ان کی تمثیل بھی محال ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایمان واسلام کے لیے ان کا وجود جزو ایمان اور معیار قرار دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں کتاب وسُنّت ناطق ہیں، فضائل ومناقب سے کتب تاریخ پُر ہیں۔

حضور سیّد عالم ﷺ کے اہل بیت، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور صحابہ کرام کو گالی دینا، بے ادبی اور گستاخی کرنا، انھیں توہین وتنقیص کا نشانہ بنانا حرام وکفر ہے؛ جو ایسا کرے وہ ملعون ومفتری اور کذاب ہے۔ اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیّدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہے کہ وہ کفر وضلال پر تھے، وہ کافر ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ (شفاء قاضی عیاض)

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی عزت نہ کرے وہ گویا نبی کریم ﷺ پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ (النار الحامیۃ: مولانا نبی بخش حلوائی)

حضرت امام ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں کہ: جو اصحاب رسول کی شان میں گستاخانہ الفاظ بولے وہ زندیق ہے کیوں کہ خدا اور رسول اور قرآن واحکام شریعت حق ہیں لیکن ہم تک سب چیزیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بغیر نہیں پہنچیں، پس جو ان پر جرح کرتا ہے اس کا مقصد کتاب وسُنّت کے مٹانے کے سوا اور کچھ نہیں، پس در حقیقت شاتم صحابہ کرام ہی زندیق، گم راہ، کاذب اور معاند ہے۔ (مکتوب امام ربانی)

نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا: عن قریب ایک ایسی

قوم نکلے گی جسے لوگ رافضی کہیں گے تم انھیں جہاں پاؤ اُن سے دور رہنا! آپ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: وہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) کو گالیاں دیتی ہوگی۔

(الصارم المسلول، ص 583، ابن تیمیہ)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کو گالیاں دے کر مجھے ایذا نہ پہنچاؤ، جس نے میرے صحابہ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی، جس نے انھیں ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتارِ عذاب کرے گا۔ (ترمذی شریف، کتاب الروح لابن قیم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''مدارج النبوت'' جلد اوّل میں رقم فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے بنی امیہ کی حکومت اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ولایت کی خبر دی اور فرمایا: معاویہ! آخر عمر میں تم اُمت کے حاکم بنوگے اور جب تم حاکم بنو تو نیکوں کی صحبت اختیار کرنا اور بروں سے دور رہنا! حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اسی دن سے اُمید تھی کہ مَیں حکومت کروں گا۔ مواہب لدنیہ میں ابن عساکر سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معاویہ! تم کبھی مغلوب نہ ہوگے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جنگ صفین کے دن یہ بات سُنی تو فرمایا: اگر مَیں اس حدیث کو پہلے سنتا تو ہرگز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ نہ کرتا۔

زیبِ نظر تصنیف لطیف ''من هو معاويه؟'' حضرت مولانا علامہ حافظ محمد لقمان صاحب زید علمہ و عملہ نے نہایت محنت اور محبت سے قلم بند فرمائی ہے جو کہ اہلِ علم وقلم کے لیے نہایت کار آمد ہے، حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب اور آپ کی بلند مرتبت شخصیت کو ایمان افروز تحقیق سے متحقق فرمایا ہے۔ اہلِ علم سے مخفی نہ رہے جیسے قابیل کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی ذات پر حرف زنی ایمان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے، ایسے ہی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یزید کی وجہ سے نشانۂ طعن بنانا رشتۂ ایمان کٹ جانے کا باعث ہے۔

بہ ہر حال حضرت علامہ نے بڑے احسن پیرایہ میں کتاب مستطاب کو مزین فرمایا ہے جو کہ لائق مطالعہ اور قابلِ تحسین ہے۔ اللہ کرے موصوف کی یہ کاوش قبولیت کا شرف پائے! آمین ثم آمین!

8 رجب المرجب، چہارشنبہ، 1433ھ، 30 مئی 2012ء

مناظر اسلام، برکۃ الانام

حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ نوری قادری زید مجدہ

خطیب: مرکزی جامع مسجد شرفیہ، رضویہ، بیرون غلہ منڈی، ساہی وال

محقق العصر، عمدۃ العلماء والفضلاء، بحر العلوم، کاشف الحقائق، ترجمانِ اہل سُنّت، محافظِ مسلک اعلیٰ حضرت، ناقدِ فن رجال، جامع معقول ومنقول، حضرت علامہ مولانا مفتی قاری محمد لقمان صاحب زید مجدہ الکریم کا رسالہ عجالہ نافعہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی، ماشاءاللہ مؤلف نے تحقیق کا حق ادا کردیا ہے، اپنی تحریر دل پذیر کو قرآن واحادیث وآثار اور اقوال ائمہ دین سے مؤید کر کے اس رسالہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت وتعظیم وتکریم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کسی قسم کی تنقید سے کوسوں دور رہنے کے سلسلے میں ایک راہ نما بنا دیا ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ یہ رسالہ اہل انصاف کے دلوں کی تنویر اور آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوگا، جو حضرات جناب سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بری صحبت کی وجہ سے کسی غلط فہمی کا شکار ہیں اگر بہ نظر صاف اسے پڑھ لیں تو سوائے تسلیم کرنے کے کوئی راہ نہ ہوگی، اس موضوع پر کئی کتب پڑھنے کا اتفاق ہوا، اپنے اپنے انداز میں سب نے اس موضوع پر ''خوب صورت'' لکھا ہے، مگر علامہ موصوف نے ''خوب صورت ترین'' لکھا ہے؛ ہر حوالہ مکمل طور پر بیان کیا ہے، رجال پر گفتگو کے انداز سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ایک ماہر اسماء الرجال ہیں، اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبول خاص وعام عطا فرمائے، منکرین ومعاندین کے لیے باعث ہدایت بنائے اور اہل محبت کے لیے مزید تقویت کا سبب بنائے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت وشان کا تصدق اللہ تعالیٰ مؤلف اور محرر السطور اور اس رسالہ کو محبت سے پڑھنے والوں کا خاتمہ ایمان واسلام پر فرمائے۔ آمین بجاه النبیّ الامین الکریم و صلّی اللہ علی حبیبه سیّدنا محمد و آله و سلّم.

12.6.2012ء

نوٹ: معزز قارئین! اس تقریظ اور دیگر تقاریظ میں علمائے عظام کثرھم اللہ تعالیٰ نے بہ وجہ حسن ظن مجھے جن القاب سے نوازا ہے، یہ واجب التعظیم علمائے ربانیین تو یقیناً ان کے اہل ہیں؛ مگر: ''من آنم کہ من دانم''۔ خدا کرے ان مبارک ہستیوں کے یہ الفاظ میرے لیے مقبول دُعا بن جائیں!!

مناظر اسلام، مجاہد اہل سُنّت

حضرت مولانا محمد کاشف اقبال مدنی حفظہ اللہ

دارالافتا جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام، سمندری، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. نبی کریم علیہ السلام سے نسبت رکھنے والا ہر صاحب ایمان قابل تعظیم ہے؛ اور جن نفوسِ قدسیہ نے خود نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر ایمان لانے کا شرف حاصل کیا ہے ان کی عزت و عظمت کا کیا کہنا، ان کے ساتھ خود ربّ تعالیٰ نے وعدہ حسنیٰ کا قرآنِ مجید میں اعلان فرمایا ہے، پھر محبوب خدا ﷺ کے ان تمام صحابہ کرام سے راضی ہونے کا بھی رب نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ جن سے رب راضی اور اس کا محبوب راضی ہو تو ان سے ناراض ہونے والا یقیناً خدا تعالیٰ سے ناراض ہو کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بناتا ہے، نبی کریم ﷺ نے تو ان صحابہ کرام کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا ہے اور ان کے نصف صاع جو کی خیرات کو عام مسلمان کے احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے سے بھی فوق و برتر بتلایا ہے، تو کسی بھی صحابی کی توہین و تنقیص کرنا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔ بدقسمتی سے روافض کے طوفان بدتمیزی کی وجہ سے آج ان کے پیروکار کبھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، تو کبھی سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ پر طعن و تشنیع کرتے نظر آتے ہیں۔

حب رسول تو یہی ہے کہ توہین صحابہ کرنے والے کے شر پر لعنت بھیجو اس لیے اہل سُنّت کے حاملین ایسے گندے عقائد سے اور ان کے حاملین سے یقیناً بے زار ہیں۔ توہین صحابہ کے فتنہ میں مبتلا ہونے والے بدبخت عموماً جاہل ہی ہوتے ہیں جو بے کار، موضوع، من گھڑت روایات اور تاریخی کذب بیانیوں کے بل بوتے پر بالعموم تمام صحابہ کرام بالخصوص سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتے ہیں، حالاں کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جلالت شان سے کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا، معترضین میں حیاء و شرم کا ادنیٰ بھی مادہ ہو تو اتنا تو سوچ لیں کہ جن کی سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے تمام رُفقا نے بیعت کرلی ان پر طعن و تشنیع کہاں کی محبت اہل بیت ہے۔ یقیناً یہ اہل بیت سے محبت نہیں دشمنی ہے؛ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے اس لیے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گستاخ کو جہنمی کتوں میں سے ایک کتا کہا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 29، ص 280)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جلالت شان اور ان پر معترضین کے اعتراضات کے جواب میں متعدد علمائے اہل سُنّت نے متعدد کتب تصنیف کی ہیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے فاضل نوجوان عزیز القدر حضرت مولانا قاری محمد لقمان حفظہ اللہ نے بھی اس موضوع پر قلم اُٹھایا ہے اور گویا ”دریا کو کوزے میں بند کردیا ہے“، ہر بات باحوالہ کی ہے، الحمد للہ کاتب الحروف نے کتاب کو ملاحظہ کیا تو دل سے مؤلف عزیز کے لیے دعائیں نکلیں، اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

مولیٰ تعالیٰ حبیب پاک ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے مؤلف موصوف کی اس سعی محمود کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین!

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

[1] بے حد و انتہا حمد و ستائش کے لائق وہ ذات ہے جس کا شریک ہے نہ ہی سہیم۔ ساری کائنات کو صرف اُس نے ہی وجود عطا فرمایا، ہر ایک کا داتا ہے، سب کو دیتا ہے، سب اُسی غنی کے محتاج، وہی سب کا حاجت روا۔ کون ہے جو اُس پروردگار کی تعریف کما حقہ کرے۔ مَیں گواہی دیتا ہوں: میرا وہی معبود ہے، میرا وہی رب ہے، مَیں ہر قسم کے شرک سے بیزار ہوں۔

بے حد و انتہا سلام و صلاۃ اُس ذاتِ گرامی پر کہ جن کی محبت اصلِ ایمان و روحِ ایمان ہے۔ ان کی محبت کے بغیر کمالِ ایمان کے تمام دعوے باطل و عاطل ہیں۔ کسے مجال کہ ان کی مدحت کرے جب کہ خود اللہ جل و علا ان کی تعریف و مدح کرتا ہے، بلکہ ”محمد“ نام سے انھیں موسوم فرماتا ہے، صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ۔

---

[1] - باذوق قارئین کے لیے- کتاب ہذا کا نام ”من هو معاوية؟“ ہے، جس کا مطلب ہے: ”کون معاویہ؟“ ابجد کے اعتبار سے ”کون معاویہ؟“ کے دوسو آٹھ (208) عدد بنتے ہیں، اسی نسبت سے مَیں نے دوسو آٹھ الفاظ پر مشتمل یہ خطبہ ترتیب دیا ہے؛ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایک لفظ منقوط (نقطے والا) اور دوسرا غیر منقوط (بغیر نقطے کے) ہے۔

علامہ ابو محمد قاسم بن علی حریری شافعی (متوفی 561ھ) نے عربی زبان میں ”مقاماتِ حریری“ نامی ایک کتاب لکھی ہے جس کا چھیالیس واں (46) مقامہ، ”المقامة الحلبية“، اس طرح ترتیب دیا ہے کہ پہلے دس اشعار غیر منقوط، پھر چھے اشعار منقوط، اور بعد ازاں پانچ اشعار ایسے لائے ہیں جن کا ایک لفظ منقوط اور ایک غیر منقوط ہے۔

عربی ادب کے اس شاہ کار کو دیکھنے کے بعد میرا یہ ذہن بنا کہ اُردو نثر میں ایک ایسی کتاب مرتب کروں جس میں یہ تینوں صنعتیں ہوں۔ اپنی کم مائگی کے باوجود محض اللہ ربّ العزت کی مدد کے بھروسے مَیں نے یہ کام شروع کردیا، اور اس کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا:- پہلا باب: سیّدِ عالم ﷺ کے متعلق، دوسرا انبیاے عظام علیہم السلام اور تیسرا اہل بیت پاک و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق۔ پہلا باب تکمیل کے مراحل طے کر رہا ہے، دعا فرمائیں اللہ ربّ العزت مجھے اخلاص کے ساتھ یہ کتاب مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے!! یہ خطبہ جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کچھ ترمیم کے ساتھ اسی کتاب سے ہی لیا گیا ہے۔ منہ

کروڑوں رحمتیں ہوں تمام اہل بیت کرام وصحابہ کرام پر کہ جو سماری [1] وستاروں کی مانند واسطہ ہیں، اور بالخصوص کل مسلمانوں کے آقا ومولیٰ: صدیق، عمر، عثمان، علی، حسن اور معاویہ اور ان کے محبین و موالی پر۔

لاکھوں، ہزاروں سلام: کاشفِ اسرار حضرت امام اعظم، مالک، شافعی، احمد حنبل، امام یعقوب، محمد شیبانی، امام زفر، اعلیٰ حضرت احمد رضا اور تمام علمائے اہل سُنّت وائمہ پر۔

امابعد...

''معاویہ'' نام، عرب وعجم میں بہت ہی معروف ہے، اس نام کے کثیر صحابہ، ان کے آبا، تابعین، تبع تابعین، علماء ومحدثین اور لاتعداد لوگ گزرے ہیں۔ صرف ''معاویہ'' نامی صحابہ کی تعداد کے بارے میں حافظ بدرُ الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی حنفی (متوفی 855ھ) نے لکھا ہے کہ ''اِس نام کے 20 سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔''

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد الله به...... ، ج2، ص 72)

علامہ ابوالفیض محمد بن محمد (مرتضیٰ زبیدی) حسینی (متوفی 1205ھ) نے لکھا ہے: ''سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کے 17 صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے تھے جن کا نام معاویہ تھا۔''

و من المحدثین کثیرون۔ ''اور اس نام کے محدثین تو بہت زیادہ ہیں۔''

(تاج العروس من جواهر القاموس، مادہ ع و ی، ج 39، ص 131)

امام عزالدین ابو الحسن علی بن محمد جزری (متوفی 630ھ) نے ''اسد الغابة فی معرفة الصحابة'' میں معاویہ نامی 19 بزرگوں کا تذکرہ کیا ہے۔

(انظر: اسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج 4، ص 151 تا 159، رقم 4978 الی 4996)

امام حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ) نے ''تجرید اسماء الصحابة'' میں معاویہ نام کے 22 بزرگوں کا ذکرِ خیر کیا ہے۔

(انظر: تجرید اسماء الصحابة، ج 2، ص 82 تا 84 رقم 920 الی 941)

اِسی طرح حافظ شہاب الدین احمد بن علی (ابن حجر) عسقلانی شافعی (متوفی 852ھ) نے معاویہ نام کے 29 صحابہ، تابعین اور محدثین وعلما کا تذکرہ کیا ہے۔

(انظر: تهذیب التهذیب فی رجال الحدیث، حرف المیم، ج 6، ص 324 الی 342، رقم 7971 الی 7999)

[1] کشتی

نیز معاویہ نام کے ایک بزرگ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت پاک میں بھی تھے جو کہ ابو طالب کے پڑپوتے، خلیفۂ رابع سیّدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الاسنیٰ کے بڑے بھائی سیّدنا جعفر طیار کے لختِ جگر سیّدنا عبداللہ کے نورِ نظر تھے۔ رضی اللہ عنہم

(انظر: تهذیب التهذیب، ج 6، ص 336، رقم 7987۔ تنقیح المقال فی علم الرجال للمامقانی الرافضی، باب معوية، ج 3، ص225، وغیرهما کتب فریقین)

علاوہ ازیں مامقانی رافضی نے اپنی کتاب ''تنقیح المقال فی علم الرجال'' میں معاویہ نامی 25 افراد کا تذکرہ کیا ہے جن میں سیّدنا علی فداہ روحی و جسدی، سیّدنا جعفر صادق اور دیگر ائمہ کے معتمد بہ رُفقا بھی شامل ہیں۔

(انظر: تنقیح المقال، باب معوية، ج 3، ص 222 الی 226)

اسی طرح تفرشی رافضی نے اپنی کتاب ''نقد الرجال'' میں معاویہ نامی 22 افراد کا تذکرہ کیا ہے جن میں دو سیّد عالم ﷺ کے صحابی، دو سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے رفیق، سات سیّدنا جعفر صادق رحمہ اللہ کے ساتھی، اور دو سیّدنا رضا رحمہ اللہ کے مصاحب بھی ہیں۔

(انظر: نقد الرجال، ج 4، ص 385 تا 392، رقم 5321 الی 5342)

الغرض اس نام کے بے شمار لوگ ہیں، لیکن جب حدیث پاک میں یا دیگر مقامات پر مطلقاً ''معاویہ'' آتا ہے تو اس سے مراد کوئی اور نہیں، سیّدنا ابو عبدالرحمٰن معاویہ بن ابوسفیان صخر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہوتی ہے۔

(انظر: مرقاة المفاتیح شرح مشكاة المصابيح، باب جامع المناقب، ج 9، ص 4022، رقم 6244۔
مرآة المناجیح شرح مشكاة المصابيح، متفرق فضائل کی احادیث، ج 8، ص 551)

اور کتاب ہذا میں ہمارا روئے سخن بھی آپ رضی اللہ عنہ ہی کی ذاتِ گرامی کی طرف ہے۔

صحابی خاندان

آپ کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے آخری نبی سیّدنا محمد رسول اللہ فداہ ابی و امی و روحی و جسدی ﷺ کے صحابی ہیں۔ نہ صرف خود صحابی، بلکہ آپ کے والد سیّدنا ابوسفیان صخر (متوفی 32ھ)، والدہ سیّدہ ہند (متوفاة 14ھ)، بھائی: سیّدنا ابو خالد (متوفی 18 یا 19ھ) اور سیّدنا عتبہ (متوفی 43 یا 44ھ)، بہنیں: سیّدہ اُم حبیبہ رملہ (متوفاة 40ھ)، سیّدہ ام الحکم اور سیّدہ عزہ [1] رضی

[1] آپ کا اسم گرامی بعض نے حمنہ اور بعض نے درہ بھی بیان کیا ہے، لیکن زیادہ معروف عزہ ہی ہے۔ منہ

الله عن جمیعهم بھی شرفِ صحابیت سے مشرف ہیں۔

(انظر:اسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج 4، ص 477،رقم 5969، ج 5، ص 416، رقم 7351، ج 4، ص 341، رقم 5559، ج 3، ص 198، رقم 3546، ج 5، ص 434، رقم 7410، ص 437، رقم 7418، ص 346، رقم 7110،وغیرہ کتب تراجم)

نہ ٹوٹنے والے رشتے

اس کے علاوہ آپ نبی اقدس ﷺ کے رشتہ دار بھی ہیں۔ وہ اس طرح کہ والد اور والدہ کی طرف سے آپ کا شجرۂ نسب پانچ ویں پشت میں جا کر حضور انور ﷺ سے مل جاتا ہے۔

(امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، پہلا باب، ص 40 وغیرہ)

نیز آپ رضی اللہ عنہ کی ہم شیرہ سیّدہ اُم حبیبہ رملہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجیت کے شرف سے بھی مشرف ہیں۔

(انظر:کتاب الاربعین فی مناقب امهات المؤمنین رحمة الله علیهن، التاسعة ام حبیبة، ص 45 وعامہ کتب حدیث وتراجم وغیرہ)

اور یہی وہ دو رشتے ہیں (یعنی نسبی و سسرالی) کہ شرفِ صحابیت کے بعد جو خود بہت بڑے شرف کے حامل ہیں؛ انھی کی بزرگی کا خود حبیبِ خدا ﷺ نے اس طرح اظہار فرمایا کہ

کل نسب و صهر ینقطع یوم القیامة الا نسبی و صهری۔

''بروزِ قیامت تمام نسبی اور سسرالی رشتے منقطع ہو جائیں گے ماسوا میرے نسب والوں اور سسرال والوں کے۔''

(حدیث الزهری، ص 388، رقم 359- الفوائد، ج 2، ص 233 برقم 1603وغیرہ)

اِس حدیث پاک کے بارے میں ثقہ محدث، حافظ ابوالحسن عبد الملک بن عبد الحمید میمونی (متوفی 274ھ) بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے امام احمد بن حنبل سے عرض کی:

کیا یہ نبی پاک ﷺ کا فرمان نہیں:

کل صهر و نسب ینقطع الا صهری و نسبی؟

آپ نے فرمایا:

بلی۔

''کیوں نہیں۔''

قلت: و هذه لمعاویة؟

''مَیں نے عرض کی: سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اس میں داخل ہیں؟''

قال: نعم له صهر و نسب۔

''آپ نے فرمایا: ہاں سیّدنا معاویہ بھی نبی کریم ﷺ کے نسبی و سسرالی رشتہ دار ہیں۔''

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمن معاویة......، ج 2، ص 432، رقم 654- شرح اصول اعتقاد اهل السنة و الجماعة، سیاق ماروی عن النبی ﷺ فی فضائل ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 8، ص 1532، رقم 2786)

امام معافی کی ناراضی

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے شرفِ صحابیت و سسرالی رشتہ داری کے بارے میں مشہور ولی اللہ حضرت بشر بن حارث حافی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 227ھ) کے اُستاذ، حافظ الحدیث، یاقوتۃ العلماء، ولی کامل و باکرامت، امام ابو مسعود معافی بن عمران علیہ الرحمۃ والرضوان (متوفی 185ھ) کا ایک فرمان بھی ملاحظہ فرمائیں!

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے سوال کیا:

یا ابا مسعود! این عمر بن عبد العزیز من معاویة بن ابی سفیان؟

''اے ابو مسعود! حضرت عمر بن عبد العزیز سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں کیسے ہیں؟''

فغضب من ذلک غضبًا شدیدا و قال: لا یقاس باصحاب رسول الله ﷺ احد۔

''اس کی یہ بات سن کر امام صاحب کو انتہائی غصہ آیا اور فرمانے لگے: رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی پر غیر صحابی کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔''

معاویة صاحبه و صهره و کاتبه و امینه علی وحی الله عزوجل و قد قال رسول الله ﷺ: دعوا لی اصحابی و اصهاری فمن سبهم فعلیه لعنة الله و الملئکة و الناس اجمعین۔

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی، سسرالی رشتہ دار، آپ ﷺ کے کاتب اور وحی الٰہی پر آپ کے امین ہیں اور بے شک حضور سیّد عالم ﷺ کا فرمان ہے: میرے صحابہ اور سسرال والوں سے درگزر کرو! جس نے ان میں سے کسی کی بھی بدگوئی کی اُس پر اللہ، اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت۔''

(تاریخ بغداد، معاویة بن ابی سفیان، ج 1، ص 577، رقم 134)

اور سیّدنا ابوعبدالرحمٰن معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پاک صرف انھی بزرگیوں کی حامل نہیں، اس کے علاوہ بھی آپ کو بہت سے اعزاز حاصل ہیں جن کے اِحصا کے لیے دفتر درکار ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نبی کریم ﷺ کی خاطر آپ سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

قابلِ حفظ اُمور

یاد رکھیں! صحابیِ رسول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سمیت نبی آخر الزماں سیّدنا محمد رسول اللہ فداہ روحی و جسدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ و سلم کے تمام اصحاب و انصار اور اہل بیت پاک علیٰ سیدھم و علیہم الصلاۃ و السلام اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندے ہیں، ہم پر ان سب کی تعظیم وتوقیر فرض ہے؛ ان میں سے کسی ایک کی بھی توہین وتنقیص باعث خسرانِ عظیم ہے۔

لعنت کے مستحق

سیّدنا عُوَیم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

ان اللّٰه تبارك و تعالى اختارنى و اختار لى اصحابا فجعل لى منهم وزراءا و انصارا و اصهارا فمن سبهم فعليه لعنة اللّٰه و الملٰئكة و الناس اجمعين۔ لا يقبل منه يوم القيامة صرف و لا عدل۔

''بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے (اپنی ساری مخلوق سے) مجھے برگزیدہ کیا اور میرے لیے صحابہ منتخب کیے، انھی میں سے میرے وزیر، مددگار اور سسرال والے ہیں، پس جو ان (میں سے کسی) کی بدگوئی کرے گا اس پر اللہ کی، اُس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو گی اور اس کا کوئی فرض ونفل قبول نہیں کیا جائے گا۔'' (العیاذ باللہ تعالیٰ)

(المستدرك على الصحيحين، ذكر عويم بن ساعدة رضى الله عنه، ج 3، ص 732، رقم 6656- الآحاد و المثانى لابن ابى عاصم، عويم بن ساعدة......، ج 4، ص 4، رقم 1946- السنة لابن ابى عاصم، باب ذكر الرافضة خذلهم الله، ج 2، ص 483، رقم 1000- السنة لابى بكر الخلال، التغليظ على من كتب الحديث......، ج 3، ص 515، رقم 834 وغيرها)

امام حاکم نے اِس حدیث کی تصحیح کی ہے اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت فرمائی ہے۔

ملعون قوم

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللّٰه اختارنى و اختار اصحابى فجعلهم اصهارى و جعلهم انصارى و انه سيجىء فى آخر الزمان قوم ينتقصونهم الا فلا تناكحوهم الا فلا تنكحوا اليهم الا فلا تصلوا معهم الا فلا تصلوا عليهم عليهم حلت اللعنة۔

''اللہ عزوجل نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لیے میرے صحابہ کا اِنتخاب کیا، انھی میں سے میرے سسرال والے اور مددگار ہیں۔ آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو ان کی تنقیص کریں گے (اے میرے اُمتیو!) خبردار! اُن سے رشتہ لینا نہ اُنھیں رشتہ دینا، اُن کے ساتھ نماز پڑھنا نہ اُن کی نماز (جنازہ) پڑھنا کیوں کہ وہ لعنتی ہیں۔''

(الكفاية فى علم الرواية للخطيب، باب ما جاء فى تعديل الله و رسوله للصحابة......، ص 48- المخلصيات، الجزء الحادى عشر من المخلصيات، ج 3، ص 368، رقم (228) 2732)

مقتضائے احادیث

امام اوحد، حافظ خطیب بغدادی (متوفی 463ھ) نے اپنی کتاب ''الکفایہ'' میں عدالت صحابہ رضی اللہ عنہم پر ایک نہایت ہی عمدہ فصل قائم کی ہے، جس میں آیاتِ قرآنیہ واحادیث نبویہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عدالت بیان فرمائی ہے۔ یہ فصل اگرچہ بہ اعتبار مضمون مختصر ہے مگر جامع ہے۔ اسی فصل میں آپ نے مذکورہ حدیث پاک نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

و الاخبار فى هذا المعنى تتسع، و كلها مطابقة لما ورد فى نص القرآن، و جميع ذلك يقتضى طهارة الصحابة، و القطع على تعديلهم و نزاهتهم۔

''اس معنی میں بے شمار حدیثیں ہیں اور تمام کی تمام نص قرآنی کے مطابق ہیں۔ یہ تمام آیات واحادیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طہارت وپاکیزگی کا تقاضا کرتی ہیں اور ان کی عدالت وثقاہت پر قطعی دلیل ہیں۔''

(الكفاية فى علم الرواية، باب ما جاء فى تعديل الله و رسوله للصحابة......، ص 48)

صرف ذکرِ خیر

اسی معنی کی آیات واحادیث کے پیش نظر ہمارے اسلاف کرام رحمہم اللہ تمام صحابہ کا ذکر ہمیشہ خیر کے ساتھ ہی کرتے تھے جیسا کہ سیّد الائمہ، سراج الامہ، امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ عنہ

(متوفی 150ھ) فرماتے ہیں:

لا نذکر احدا من اصحاب رسول الله ﷺ الا بخیر۔

''ہم تمام صحابہ کرام کا تذکرہ خیر کے ساتھ ہی کرتے ہیں۔''

(الفقه الاکبر، لا یکفر مسلم بذنب ما لم یستحله، ص 43)

ہزار سے زائد علما کا عمل

امیر المومنین فی الحدیث، حافظ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی 256ھ) فرماتے ہیں:

مَیں نے ایک ہزار سے زیادہ اہل علم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے جن میں حجازِ مقدس، مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، واسط، بغداد، شام، مصر اور الجزیرہ کے بزرگ بھی ہیں، اور ان سے صرف ایک بار ہی نہیں، چھیالیس سال سے زائد عرصہ میں کئی مرتبہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا مگر ما رایت فیهم احدا یتناول اصحاب محمد ﷺ۔ ''مَیں نے ان میں سے کوئی ایک بزرگ بھی ایسے نہیں دیکھے جو صحابہ کرام کی برائی کرتے ہوں۔''

(شرح اصول اعتقاد اهل السنة و الجماعة، اعتقاد ابی عبد الله محمد بن عبد الله......، ج 1، ص 194,196، رقم 320، ملتقطاً)

بزرگوں کی تاکید

اسی طرح ہمارے بزرگوں نے ہمیں بھی تاکید فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کا ذکر ہمیشہ خیر سے ہی کرو کبھی ان کی کسر شان کوئی بات منہ سے نکالو نہ ہی ان میں سے کسی کی توہین وتنقیص کرو کہ یہ ایمان والوں کا نہیں زندیقوں، ملحدوں اور کافروں کا کام ہے۔ چناں چہ:

امام دار الہجرہ، حافظ ابو عبداللہ مالک بن انس مدنی اصبحی (متوفی 179ھ) صحابہ کرام کی شان میں وارد سورۃ الفتح کی آخری آیت کے جملے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (تاکہ اُن (صحابہ) سے کافروں کے دل جلیں) سے اِستدلال کرتے ہوئے فرمایا کرتے:

من غاظه اصحاب محمد (ﷺ) فهو کافر۔

''جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جلے وہ کافر ہے۔''

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الفصل السادس توقیر اصحابه و برهم و معرفة حقهم، ج 2، ص 120 وغیره)

امام المسلمین حافظ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بھی یہی فرمایا کرتے۔

(انظر: السنة، ج 2، ص 437، رقم 666)

انھی الفاظ (لِيَغِيظَ......الخ) کے تحت مفسر شہیر، محدث کبیر، مفتی احمد یار بن محمد یار نعیمی حنفی (متوفی 1391ھ) لکھتے ہیں:

''معلوم ہوا کہ صحابہ سے جلنے والے سب کافر ہیں۔''

(تفسیر نور العرفان بر حاشیہ کنز الایمان، پارہ 26، سورۃ الفتح تحت آیت 29، ص 822)

وہ اِسلام پر! مگر کیسے؟

امام المسلمین حافظ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل (متوفی 241ھ) کے بیٹے حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں:

سالت ابی عن رجل شتم رجلا من اصحاب النبی ﷺ فقال: ما اراه علی الاسلام۔

''مَیں نے اپنے والد گرامی سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی کو (معاذ اللہ) گالی دیتا ہے تو آپ نے فرمایا: مَیں ایسے آدمی کو (جو حضور ﷺ کے کسی صحابی کو گالی دے) اسلام پر نہیں سمجھتا۔''

(السنة لابی بکر الخلال، ذکر الروافض، ج 3، ص 493، رقم 782)

زِندیق وبددِین

سیّد الحفاظ امام ابو زُرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم رازی (متوفی 264ھ) فرماتے تھے:

اذا رایت الرجل ینتقص احدا من اصحاب رسول الله ﷺ فاعلم انه زندیق۔ و ذلك ان الرسول ﷺ عندنا حق، و القرآن حق، و انما ادی الینا هذا القرآن و السنن اصحاب رسول الله ﷺ، و انما یریدون ان یجرحوا شهودنا لیبطلوا الکتاب و السنة، و الجرح بهم اولی و هم زنادقة۔

''جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کی تنقیص کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ 'زندیق' ہے۔ کیوں کہ (ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ برحق ہیں اور قرآن پاک بھی برحق اور (یہ حقیقت ہے کہ) ہم تک قرآن وسُنّت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کی

واسطت سے پہنچے ہیں اور یہ (ان بزرگوں کی تنقیص کرنے والے) چاہتے ہیں کہ ہمارے شاہدوں پر جرح کر کے کتاب وسُنّت کو باطل قرار دیں، حالاں کہ یہ (دین کے دُشمن) خود جرح کیے جانے کے زیادہ مستحق ہیں اور یہی زندیق ہیں۔"

(الكفاية فى علم الرواية، باب ما جاء فى تعديل الله و رسوله للصحابة......، ص 46- تاريخ دمشق، عبيد الله بن عبد الكريم......، ج 38، ص 32 برقم 33- تهذيب الكمال فى اسماء الرجال، عبيد الله بن عبد الكريم......، ج 19، ص 96- الاصابة فى تمييز الصحابة، الفصل الثالث فى بيان حال الصحابة......، ج 1، ص 162،163)

وہ ایمان ہی نہیں رکھتا

شیخ العارفین، امام ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری (متوفی 283ھ) فرمایا کرتے:

لم يؤمن بالرسول من لم يوقر اصحابه و لم يعز اوامره۔

"جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم نہیں کرتا اور ان کے اوامر کی عزت نہیں کرتا وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔"

(الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ، الفصل السادس توقير اصحابه و برهم ......، ج 2، ص 125- بهجة المحافل و بغية الاماثل فى تلخيص المعجزات و السير و الشمائل، الفصل الثانى فى فضل اصحاب رسول الله ﷺ، ج2، ص 405- المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، طبقات الصحابة، الطبقة الثانية عشر صبيان ادركوا النبى ﷺ......، ج 2، ص 706)

دِین، اِیمان، اِحسان

امام حافظ ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی (متوفی 321ھ) فرماتے ہیں:

و نحب اصحاب رسول الله ﷺ و لا نفرط فى حب احد منهم و لا نتبرا من احد منهم و نبغض من يبغضهم و بغير الخير يذكرهم، و لا نذكرهم الا بخير۔ و حبهم دين و ايمان و احسان و بغضهم كفر و نفاق و طغيان۔

"ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے محبت کرتے ہیں اور کسی ایک صحابی کی محبت میں بھی حد سے نہیں بڑھتے اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کو تبرا کرتے ہیں۔ جو ان سے بغض رکھتا ہے

اور ان کا ذکر خیر سے نہیں کرتا ہم بھی اس سے بغض رکھتے ہیں اور ہم صحابہ کا صرف ذکر خیر ہی کرتے ہیں کیوں کہ ان کی محبت دین و ایمان اور اِحسان [1] ہے اور ان سے بغض کفر و نفاق اور طغیان ہے۔"

نفاق سے آزاد

امام طحاوی مزید فرماتے ہیں:

و من احسن القول فى اصحاب رسول الله ﷺ و ازواجه الطاهرات من كل دنس و ذرياته المقدسين من كل رجس فقد برىء من النفاق۔

"جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بارے میں اچھی گفتگو کرتا ہے، آپ کی ازواجِ مطہرات کو ہر عیب سے پاک اور ذریت مقدسہ کو ہر قسم کی آلودگی سے مبرا سمجھتا ہے وہ نفاق سے بری ہے۔" (العقيدة الطحاوية، ص 81،82، رقم 93،96)

ملحد

امام الفقہا، شمس الائمہ، فقیہ ابوبکر محمد بن احمد سرخسی حنفی نور اللہ مرقدہ (متوفی 483ھ) فرماتے ہیں:

فمن طعن فيهم فهو ملحد منابذ للاسلام دواؤه السيف ان لم يتب۔

"صحابہ کرام پر طعن کرنے والا اِسلام کو پس پشت ڈال دینے والا 'مُلحد' ہے؛ اگر توبہ نہ کرے تو اس (بیمارِ نابکار) کی دوا تلوار ہے۔"

(أصول السرخسى، فصل فى حدوث الخلاف بعد الاجماع باعتبار معنى حادث، ج 2، ص 134)

خارج از دِین

امام حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر یہ نفوسِ قدسیہ نہ ہوتے تو ہمارے پاس دین کی اصل پہنچتی اور نہ ہی فرع، نہ ہم فرائض وسنن جانتے اور نہ ہی احادیث کا علم حاصل کر سکتے۔ **فمن طعن فيهم او سبهم فقد خرج من الدين و مرق من ملة المسلمين۔** "پس ان پاکیزہ ذوات پر طعن کرنے والا یا انھیں برا کہنے والا دین سے

[1] شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اِحسان کا اِطلاق دو معنوں پر کیا جاتا ہے: (1) کسی شخص پر انعام کرنا۔ (2) نیک کام کرنا۔ اِحسان کا درجہ عدل سے بڑھ کر ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عدل انصاف ہے اور اِحسان اِنصاف سے زائد چیز ہے۔ (تبیان القرآن، پارہ 14، سورۃ النحل تحت آیت 90، ج 6، ص 554،555، ملتقطاً)

"نکل گیا اور ملت اسلامیہ سے خارج ہوگیا۔"

(الکبائر، الکبیرۃ السبعون، سب احد من الصحابۃ رضوان اللہ علیہم......، ص 250)

ملتِ اسلامیہ سے علٰحدگی

امام شہاب الدین احمد بن محمد (ابن حجر) مکی شافعی (متوفی 974ھ) فرماتے ہیں:

فمن طعن فیہم فقد کاد ان یمرق من الملۃ لان الطعن فیہم یؤدی الی انطماس نورہا۔

"جو شخص صحابہ کرام پر طعن کرتا ہے قریب ہے کہ وہ ملت اسلامیہ سے الگ ہو جائے کیوں کہ ان ذواتِ قدسیاں پر طعن نورِ اسلام کو بجھا دیتا ہے۔"

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الرابعۃ و الخامسۃ الستون بعد الاربع مائۃ، بغض الانصار و شتم واحد من الصحابۃ......، ج 2، ص 320)

آپ یہ بھی فرماتے ہیں:

فبغض الصحابۃ کلہم و بغض بعضہم من حیث الصحبۃ لا شك انہ کفر۔

"تمام صحابہ کرام میں سے کسی ایک صحابی سے بھی اِس لیے بغض رکھنا کہ وہ صحابی ہے، بلاشبہ 'کفر' ہے۔"

(الصواعق المحرقۃ فی الرد علی اہل البدع و الزندقۃ، خاتمۃ، ص 365)

واجب وضروری عمل

محدث وفقیہ، شیخ ابوالمواہب عبدالوہاب بن احمد شعرانی حنفی (متوفی 973ھ) فرماتے ہیں:

فمن طعن فی الصحابۃ فقد طعن فی نفس دینہ فیجب سد الباب جملۃ واحدۃ لا سیما الخوض فی امر معاویۃ و عمرو بن العاص۔

"جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کرتا ہے بے شک وہ اپنے دِین پر طعن کرتا ہے، لہٰذا واجب و ضروری ہے کہ یہ دروازہ بالکل بند کر دیا جائے بالخصوص سیّدنا معاویہ اور سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے بارے میں۔"

(الیواقیت و الجواہر فی بیان عقائد الاکابر، المبحث الرابع و الاربعون فی بیان وجوب الکف عن شجر بین الصحابۃ......، ج 2، ص 323)

اہلِ سُنّت کے عقائد

فقیہ اعظم، صدر الشریعہ، مفتی محمد امجد علی بن حکیم جمال الدین اعظمی حنفی (متوفی 1367ھ) اہل سُنّت کے عقائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل خیر و صلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ بغض ہے؛ ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفا کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے۔ مثلاً: حضرت امیر معاویہ اور اُن کے والد ماجد حضرت ابوسفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہند، اسی طرح حضرت سیّدنا عمرو بن عاص و حضرت مغیرہ بن شعبہ و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم، حتی کہ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ جنھوں نے قبل اسلام حضرت سیّدنا سیّد الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور بعدِ اسلام اخبث الناس خبیث مُسیلمہ کذاب ملعون کو واصلِ جہنم کیا؛ وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے خیر الناس و شر الناس کو قتل کیا۔ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی، تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی؛ اگرچہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی کہ ان کی توہین، بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔"

(بہارِ شریعت، امامت کا بیان، ج 1، ص 252,253)

راشد کندی کی موت

اِمام حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر (ابن کثیر) قرشی شافعی (متوفی 774ھ) لکھتے ہیں:

و قال بعضہم: رایت رسول اللہ ﷺ و عندہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و معاویۃ، اذ جاء رجل فقال عمر: یا رسول اللہ! ہذا یتنقصنا۔ فکانہ انتہرہ رسول اللہ ﷺ، فقال: یا رسول اللہ انی لا انتقص ہؤلاء و لکن ہذا، یعنی معاویۃ۔ فقال: ویلك! و لیس ہو من اصحابی؟ قالہا ثلاثًا، ثم اخذ رسول اللہ حربۃ فناولہا معاویۃ فقال: جابہا فی لبتہ، فضربہ بہا و انتبہت فبکرت الی منزلی فاذا ذلك الرجل قد اصابتہ الذبحۃ من اللیل و مات، و ہو راشد الکندی۔

"بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خواب میں اِس حال میں زیارت کی کہ آپ ﷺ کے پاس سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر، سیّدنا عثمان، سیّدنا علی اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عن جمیعھم تھے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا تو سیّدنا عمر پاک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ ہماری تنقیص کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے اسے جھڑکا تو وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! میں ان کی تنقیص نہیں کرتا، میں تو صرف معاویہ کی تنقیص کرتا ہوں۔ (اس بدبخت کی یہ بات سن کر) نبی پاک ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: تیرا ناس ہوجائے کیا یہ میرے صحابی نہیں؟؟ پھر آپ ﷺ نے ایک نیزہ سیّدنا معاویہ کو دے کر فرمایا: یہ اس کے سینے میں مارو! آپ رضی اللہ عنہ نے اسے نیزہ مارا۔ یہ بزرگ فرماتے ہیں: صبح بیدار ہوکر جب میں اس کے گھر گیا تو معلوم ہوا کہ راشد کندی نامی وہ آدمی رات کا واقعی مرچکا ہے۔"

(البداية و النهاية، ترجمة معاوية و ذكر شيء من ايامه......، ج 8، ص 149)

حافظ ابن کثیر نے اس واقعہ کا ذکر بہ صیغۂ تمریض ("بعضھم" سے) کیا ہے، راوی کا نام ذکر نہیں کیا، لیکن صاحب لسان العرب علامہ ابن منظور نے یہ خواب محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

(انظر: مختصر تاريخ دمشق، معاوية بن صخر ابن سفيان......، ج 25، ص 76)

اور کہا ہے: یہ بزرگ ابدال میں سے ہیں۔ (ایضاً)

انھی امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب قرشی (متوفی 244ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی کہتے ہیں: یہ ثقہ امام، محدث اور فقیہ تھے۔ امام نسائی نے بھی انھیں ثقہ کہا ہے۔

(انظر: سير اعلام النبلاء، ج 11، ص 103، 104، رقم 32)[1]

صدائے ہاتف

اسی طرح ثقہ محدث، امام ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بغدادی (متوفی 406ھ) کہتے ہیں: محمد بن حسن نے بیان کیا کہ میں نے ملک شام کے ایک پہاڑ پر ہاتف کو یہ کہتے سنا:

من ابغض الصديق فذاك زنديق۔

"جو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے وہ زندیق ہے۔"

[1] یعنی یہ خواب کسی نامعلوم شخص کا نہیں بلکہ اپنے وقت کے ابدال وامام، اور ثقہ محدث وفقیہ کا ہے۔ منہ

من ابغض عمر الى جهنم زمر۔

"جس نے سیّدنا عمر پاک رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا وہ جہنمی گروہ میں ہوگا۔"

من ابغض عثمان فذاك خصمه الرحمن۔

"جس نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس کا مدمقابل رحمٰن عزوجل ہوگا۔"

من ابغض عليا فذاك خصمه النبي ﷺ۔

"جس نے مولا علی پاک رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس کے مدمقابل نبی کریم ﷺ ہوں گے۔"

من ابغض معاوية تسحبه الزبانية الى نار الله الحامية۔

"اور جس نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا فرشتے اسے پیشانی سے پکڑ کر بھڑکتی آگ میں پھینکیں گے۔" (معاذاللہ ثم معاذاللہ)

(فضائل امير المؤمنين معاوية بن ابى سفيان، مخطوط)

یہ روایت حافظ ابن عساکر، علامہ ابن منظور اور حافظ ابن کثیر نے بھی نقل کی ہے۔

(انظر: تاريخ دمشق، ذكر معاوية بن صخر ابى سفيان......، ج 59، ص 212- مختصر تاريخ دمشق ج 25، ص 76- البداية و النهاية، ترجمة معاوية و ذكر شيء من ايامه، ج 8، ص 149)

اللہ ربّ العزت ہمیں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعظیم وتوقیر کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی ادنیٰ سی تنقیص سے بھی بچائے۔ آمین!!

دوسری بات

دوسری قابل حفظ بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہم جو مشاجرات و اختلافات ہوئے مثلاً: امام مظلوم سیّدنا عثمان پاک رضی اللہ عنہ کی شہادت کے سانحہ دل دوز کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے قصاص کی بابت جو اختلافات رُونما ہوئے اور معاملہ جدال تک پہنچ گیا وغیرہ ان کی بنا پر بھی کسی صحابی پر طعن کرنا جائز نہیں؛ ان معاملات میں اکابر اہلِ سُنّت نے روافض وخوارج سے الگ راہ اختیار کی ہے اور وہ یہ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ان معاملات میں خاموشی اختیار کی جائے اور ان کے شرف صحبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سب کا حسب مراتب احترام کیا جائے۔ چناں چہ:

حکم استغفار

اُمت محمدیہ کے "حبر" سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

امر الله عزوجل بالاستغفار لاصحاب محمد ﷺ و هو يعلم انهم سيقتتلون۔

''اللہ عزوجل نے تمھیں صحابہ کرام کے لیے استغفار کا حکم دیا ہے حالاں کہ وہ جانتا تھا کہ ان میں مقاتلہ ہوگا۔'' (یعنی جب اس عالم الغیب والشہادہ نے سب کچھ جانتے ہوئے ان کے لیے استغفار کا حکم دیا ہے تو تمھیں چاہیے کہ اپنے رب کی بات مانو نہ کہ ان کے مشاجرات کی آڑ لے کر ان میں سے کسی پر طعن کرو!)

(الشريعة، ذكر الكف عما شجر بين اصحاب رسول الله ﷺ......، ج 5، ص 2492، رقم 1980 وغيره)

بدعتی وخبیث رافضی

اِمام المسلمین امام احمد بن محمد بن حنبل (متوفی 241ھ) اہل سنّت کے عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ذكر محاسن اصحاب رسول الله ﷺ كلهم اجمعين، و الكف عن ذكر مساويهم و الخلاف الذى شجر بينهم فمن سب اصحاب رسول الله ﷺ او احدا منهم او تنقصه او طعن عليهم او عرض بعيبهم او عاب احدا منهم فهو مبتدع رافضى خبيث مخالف لا يقبل الله منه صرفا و لا عدلا بل حبهم سنة و الدعاء لهم قربة و الاقتداء بهم وسيلة و الاخذ بآثارهم فضيلة......

''رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوبیاں ہی بیان کی جائیں، ان کی لغزشوں اور ان کے باہمی اختلافات کے ذکر سے اجتناب کیا جائے۔ جو شخص حضور کے صحابہ یا ان میں سے کسی ایک کی بھی تنقیص کرتا ہے یا ان پر طعن کرتا ہے یا انھیں عیب دار کرنے کے درپے ہوتا ہے یا ان میں سے کسی ایک کی عیب جوئی کرتا ہے تو (خوب جان لو کہ) وہ بدعتی (سُنّی نہیں)، رافضی خبیث ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا۔ (اے مسلمان! یاد رکھ!) صحابہ کرام سے محبت سنّت ہے، ان کے لیے دعا قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے اور ان کی پیروی وسیلۂ نجات اور ان کے آثار کی اِتباع باعث فضیلت ہے۔......

......لا يجوز لاحد ان يذكر شيئا من مساويهم و لا يطعن على احد منهم

بعيب و لا بنقص فمن فعل ذلك فقد وجب على السلطان تاديبه و عقوبته ليس له ان يعفو عنه بل يعاقبه و يستتيبه فان تاب قبل منه و ان ثبت عاد عليه بالعقوبة و خلده الحبس حتى يموت او يراجع۔

......کسی کے لیے جائز نہیں کہ صحابہ کرام کی کمزوریاں بیان کرے اور کسی عیب و نقص کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک پر بھی طعن کرے۔ پس جو اس فعل کا مرتکب ہو حاکم پر ضروری ہے کہ اس کی تادیب کرے اور اسے سزا دے معاف نہ کرے، نیز اس سے توبہ بھی کروائے؛ اگر وہ توبہ کرلے تو فبہا ورنہ پھر اسے سزا دے اور قید کردے یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے یا مر جائے۔''

(طبقات الحنابلة، احمد بن جعفر بن يعقوب......، ج 1، ص 30)

زبانیں بند رکھو!

امام صاحب یہ بھی فرمایا کرتے:

ترحم على جميع اصحاب محمد (ﷺ) صغيرهم و كبيرهم و حدث بفضائلهم و امسك عما شجر بينهم۔

''سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے چھوٹے بڑے سب صحابہ کے لیے رحمت کی دعا کرو، ان کے فضائل بیان کرو اور ان کے مابین ہونے والے مشاجرات کے ذکر سے زبانیں بند رکھو!''

(طبقات الحنابلة، محمد بن حبيب الاندرانى نقل عن امامنا اشياء، ج 1، ص 294)

تمام بلادِ اسلامیہ کے علما کا مذہب

امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد (بن ابی حاتم) رازی تمیمی (متوفی 327ھ) کہتے ہیں: میں نے اپنے والد گرامی اور امام ابوزرعہ رحمہما اللہ سے سوال کیا کہ اُصولِ دین میں اہل سنّت کا مذہب کیا ہے اور آپ تمام بلادِ (اسلامیہ) میں جن علما سے ملے ہیں اُن کا اس بابت کیا عقیدہ ہے؟

اُن دونوں بزرگوں نے اس سوال کے جواب میں یہ بھی فرمایا کہ ہم تمام بلاد کے علما سے ملے جن میں حجاز و عراق اور شام و یمن بھی ہیں، اُن سب کا مذہب یہی تھا کہ

الترحم على جميع اصحاب محمد (ﷺ و رضى الله عنهم) و الكف عما شجر بينهم۔

"تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں رحمت کی دعا کرو اور ان کے باہمی مشاجرات میں نہ پڑو!"

(شرح اصول اعتقاد اهل السنة و الجماعة، اعتقاد ابی زرعة عبید اللہ.....، ج 1، ص 198، رقم 321)

قبر میں اِیذا دینے والا

قاطع بدعت، حامی سُنّت، شیخ ابو محمد حسن بن علی بربھاری (متوفی 329ھ) نے اپنی تصنیف لطیف "شرح السنہ" کے مختلف مقامات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق کلام کرتے فرمایا ہے:

و الكف عن حرب علی و معاوية و عائشة و طلحة و الزبير، و من كان معهم، و لا تخاصم (فيهم) و كل امرهم الى الله تبارك و تعالىٰ۔

"سادتنا علی و معاویہ، عائشہ، طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کے باہمی محاربات میں خاموشی اختیار کرو، اس جھگڑے میں نہ پڑو؛ ان کا معاملہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سپرد کردو!"

(ان کے متعلق کوئی غلط بات ہرگز نہ سنو! کیوں کہ)

لا يسلم لك قلبك ان سمعت......

"ایسی باتیں سننے سے دل سلامت نہیں رہتا......"

......و اعلم انه من تناول احدا من اصحاب محمد ﷺ فاعلم انه انما اراد محمدا ﷺ وقد اذاه فی قبره۔

"......اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ جو کسی ایک صحابی کی بھی تنقیص کرتا ہے دراصل وہ سیّد عالم ﷺ کی تنقیص کا ارادہ کرتا ہے اور ایسا کرنے والا حضور ﷺ کو قبر شریف میں تکلیف پہنچاتا ہے۔"

(شرح السنة، ص 106، 112،120، رقم 111، 124، 137، ملتقطاً)

پاک و قابلِ تعریف

حجۃ الاسلام، زین المتقین، ولی کامل، امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی (متوفی 505ھ) فرماتے ہیں:

و اعتقاد اهل السنة تزكية جميع الصحابة و الثناء عليهم كما اثنى الله سبحانه و تعالى و رسوله ﷺ۔ و ما جرى بين معاوية و علی رضی الله عنهما كان مبنيًّا على الاجتهاد لا منازعة من معاوية فی الامامة؛ اذ ظن علی رضی الله عنه ان تسليم قتلة عثمان مع كثرة عشائرهم و اختلاطهم

بالعسكر يؤدی الى اضطراب امر الامامة فی بدايتها فرای التاخير اصوب، و ظن معاوية ان تاخير امرهم مع عظم جنايتهم يوجب الاغراء بالأئمة و يعرض الدماء للسفك۔ و قد قال الافاضل العلماء: كل مجتهد مصيب۔ و قال قائلون: المصيب واحد، و لم يذهب الى تخطئة علی ذو تحصيل اصلا۔

"اہل سُنّت کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کرام پاک اور قابل تعریف ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کی تعریف فرمائی۔ حضرت معاویہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے مابین جو اختلاف ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے امامت کا جھگڑا نہ تھا؛ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ چوں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلین کے قبائل بھی زیادہ ہیں اور وہ لشکر میں بھی شامل ہیں لہٰذا ان قاتلین کو (فوراً سزا دینا یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے رشتہ داروں کے) حوالے کرنا خلافت کے ابتدائی دور میں ہی اس میں خلل کا باعث ہوگا، لہٰذا آپ نے تاخیر کو زیادہ بہتر سمجھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ ان لوگوں کے اتنے بڑے جرم کے باوجود اس معاملہ میں تاخیر انھیں ائمہ کے خلاف اُبھارنے کے مترادف ہے اور اس سے خون ریزی ہوگی۔ جلیل القدر علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ہر مجتہد کی رائے صحیح ہوتی ہے (و لہٰذا سیّدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں کی رائے ہی درست تھی) لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا: ایک کی بات درست ہوتی ہے؛ مگر کسی بھی اہل علم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سوچ کو غلط قرار نہیں دیا۔"

(احياء علوم الدين، كتاب قواعد العقائد، الركن الرابع فی السمعيات و تصديقه ﷺ......، الاصل السابع، ص 146)

سپردِ خدا کردو!

محبوب سبحانی، قطب ربانی، شیخ سیّد ابو محمد عبد القادر (حضور غوث پاک) بن ابو صالح موسیٰ حسنی حسینی حنبلی (متوفی 561ھ) فرماتے ہیں:

و اتفق اهل السنة على وجوب الكف عما شجر بينهم و الامساك عن مساويهم و اظهار فضائلهم و محاسنهم و تسليم امرهم الى الله عزوجل على ما كان و جرى من اختلاف علی و طلحة و الزبير و عائشة و معاوية

رضی اللہ عنھم علی ما قدمنا بیانه و اعطاءه کل ذی فضل فضله۔

اُستاذ العلما کہنہ مشق مترجم، علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی رحمہ اللہ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بپا ہونے والے اختلاف اور جھگڑے کے بارے میں گفتگو سے باز رہنا چاہیے، ان کی برائی بیان کرنے سے رکنا اور ان کے فضائل ومحاسن کا اظہار کرنا ضروری ہے اور جو کچھ حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عائشہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف رونما ہوا اسے سپرد خدا کیا جائے؛ ہر صاحب فضل کی فضیلت کو تسلیم کیا جائے۔''

(الغنیة لطالبی طریق الحق، خلافة معاویة رضی اللہ عنه، ج 1، ص 206 - غنیۃ الطالبین اردو، صحابہ کرام کی فضیلت، ص268)

حضور غوث پاک رحمہ اللہ ناصحانہ انداز میں مزید فرماتے ہیں:

فاحسن احوالنا الامساك فی ذلك و ردھم الی اللہ عزوجل و ھو احکم الحکمین و خیر الفاصلین، و الاشتغال بعیوب انفسنا و تطھیر قلوبنا من امھات الذنوب و ظواھرھا من موبقات الامور۔

''(صحابہ کرام کے اختلافات میں دخل اندازی کی بہ جائے) ہمارے لیے اس مسئلہ میں خاموش رہنا اور اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے کردینا زیادہ بہتر ہے؛ وہی تمام حاکموں سے بڑا حاکم اور بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ ہمیں (ان باتوں میں پڑنے کی بہ جائے) اپنے نفسانی عیوب کی طرف متوجہ ہونے، بڑے بڑے گناہوں سے دلوں کو پاک کرنے اور مہلک باتوں سے (ظاہر وباطن کو) پاک رکھنے کی ضرورت ہے۔''

(ایضا، خلافة علی رضی اللہ عنه، ج 1، ص 203- ایضا، صحابہ کرام کے مابین قتال، ص266)

عمدہ نصیحت

امام ومحدث، علامہ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی شافعی (متوفی 923ھ) فرماتے ہیں:

و مما یجب ایضا: الامساك عما شجر بینھم، ای وقع بینھم من الاختلاف، و الاضراب عن اخبار المؤرخین و جھلة الرواة، و ضلال الشیعة و المبتدعین، القادحة فی احد منھم، قال ﷺ: اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔ و ان یلتمس لھم مما نقل من ذلك فیما کان بینھم

من الفتن احسن التاویلات، و یخرج لھم اصوب المخارج، اذ ھم اھل ذلك کما ھو فی مناقبھم، و معدود من ماثرھم، مما یطول ایراد بعضه۔ و ما وقع بینھم من المنازعات و المحاربات فله محامل و تاویلات، فسبھم و الطعن فیھم اذا کان مما یخالف الادلة القطعیة کفر، کقذف عائشة رضی اللہ عنھا، و الا فبدعة و فسق...... و قال ﷺ: اللہ، اللہ فی اصحابی! لا تتخذوھم غرضا من بعدی، من احبھم فقد احبنی، و من ابغضھم فقد ابغضنی، و من اذاھم فقد اذانی، و من اذانی فقد اذی اللہ، و من اذی اللہ فیوشك ان یاخذہ اللہ۔ رواہ المخلص الذھبی۔ (ابو طاھر محمد بن عبدالرحمن الذھبی) و ھذا الحدیث کما قال بعضھم خرج مخرج الوصیة باصحابه علی طریق التاکید و الترغیب فی حبھم، و الترھیب عن بغضھم، و فیه اشارة الی ان حبھم من الایمان، و بغضھم کفر؛ لانه اذا کان بغضھم بغضا له کان کفرا بلا نزاع، للحدیث السابق، لن یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من نفسه۔ و ھذا یدل علی کمال قربھم منه بتنزیلھم منزلة نفسه، حتی کان اذاھم واقع علیه و واصل الیه ﷺ۔ ''و الغرض'': الھدف الذی یرمی فیه۔ فھو نھی عن رمیھم مؤکدا ذلك بتحذیرھم اللہ منه، و ما ذاك الا لشدة الحرمة...... و قال مالك بن انس وغیرہ۔ فیما ذکرہ القاضی عیاض: من ابغض الصحابة فلیس له فی فیء المسلمین حق۔ قال: و نزع بایة الحشر و الدین جاءوا من بعدھم۔ الآیة۔ و قال: من غاظه اصحاب محمد فھو کافر۔ قال اللہ تعالیٰ: لیغیظ بھم الکفار۔ و اللہ اعلم۔

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت میں یہ بات بھی واجب ہے کہ ان کے درمیان جو اختلاف ہوا اس پر خاموشی اختیار کرے، مؤرخین کی خبروں اور راویوں کی جہالت نیز شیعہ اور بدعتی لوگوں کی ایسی باتوں کی طرف توجہ نہ دے جو ان کی شان میں نقص ثابت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو رُک جاؤ! نیز ان کے درمیان جو اختلاف ہوا اس کی کوئی تاویل کرے اور اچھا ہی راستہ تلاش کرے کیوں کہ ان کی شان

کے لائق یہی بات ہے۔ (اور یہ بھی یاد رکھے کہ) ان کے مابین جو محاربات و منازعت کا سلسلہ ہوا اس کی کوئی وجہ ہے، تو ان کی بدگوئی کرنا یا ان پر طعن کرنا جو قطعی دلائل کے خلاف ہو وہ کفر ہے؛ جیسے سیدہ عائشہ ﷝ پر الزام تراشی۔ اور اگر دلائل قطعیہ کے خلاف نہ ہو تو بدعت و فسق ہے۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو! میرے بعد انھیں اپنی 'غرض' کا نشانہ نہ بنا لینا، جس نے ان سے محبت کی تحقیق اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے ان کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ فرمائے۔ اسے ابو طاہر محمد بن عبد الرحمٰن مخلص ذہبی بغدادی (متوفی 393ھ) نے روایت کیا ہے۔

(انظر: المخلصيات و اجزاء اخرى لابى طاهر المخلص، الجزء الاول من المخلصيات، ج 1، ص 232، رقم 312)

اس حدیث کے متعلق بعض (علما) فرماتے ہیں: اس حدیث میں صحابہ کرام ﷢ کے بارے میں تاکیدی وصیت، ان سے محبت کی ترغیب اور ان کے بغض سے ڈرانا ہے، نیز اس میں اس طرف بھی اِشارہ ہے کہ 'ان سے محبت کرنا ایمان سے ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے'، کیوں کہ اگر ان سے بغض سیّد عالم ﷺ سے بغض کی وجہ سے ہو تو بلا اِختلاف کفر ہے، جیسا کہ حدیث پاک گزر چکی ہے جس میں فرمایا گیا: لن یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ۔ 'تم میں سے کوئی شخص ہرگز مومن نہیں ہو سکتا جب تک مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ سمجھے۔' نیز حضور ﷺ کا یہ فرمان اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ صحابہ کرام ﷢ کو آپ ﷺ سے بہ طور کمال قرب حاصل تھا اسی لیے حضور ﷺ نے انھیں اپنی ذات کی جگہ رکھا یہاں تک کہ ان کی ایذا رسانی حضور ﷺ کی ہی ایذا رسانی قرار پائی۔

'غرض' کسے کہتے ہیں؟ مذکورہ حدیث پاک (اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی۔۔۔۔۔الخ) میں جو لفظ 'غرض' ہے، یہ اس نشانے کو کہتے ہیں جس پر تیر چلائے جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرانے کی تاکید کے ساتھ اس بات سے بھی منع کیا

گیا، اور ایسا اس کی شدت حرمت کی بنا پر فرمایا گیا۔۔۔۔۔امام قاضی عیاض ﷫ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مالک بن انس وغیرہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صحابہ کرام سے بغض رکھے اس کا مسلمانوں کے مال فَے (یعنی اس مال میں جو بغیر جنگ کیے کافروں سے حاصل ہو) میں کوئی حصہ نہیں۔

قاضی عیاض ﷫ فرماتے ہیں: اس بات پر حضرت امام مالک ﷫ نے سورۂ حشر کی اس آیت سے اِستدلال کیا:

'اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کینہ نہ رکھ! اے ہمارے رب! بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔' (پارہ 28، سورۃ الحشر، آیت 10)

اور امام مالک ﷫ فرماتے ہیں:
جو شخص صحابہ کرام ﷢ سے جلے وہ کافر ہے۔ اِرشادِ خداوندی ہے:
'تا کہ ان (صحابہ) سے کافروں کے دل جلیں۔' (پارہ 26، سورۃ الفتح، آیت 29) واللہ اعلم۔''

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، طبقات الصحابة، الطبقة الثانية عشر: صبيان، ج 2 ص 705,706,707)

کثیر محققین کی رائے

عارف باللہ، علامہ ابو عبد الرحمٰن عبد العزیز بن احمد ملتانی پرہاروی (متوفی 1239ھ) فرماتے ہیں:

ذكر كثير من المحققين ان ذكره حرام مخافة ان يؤدى الى سوء الظن ببعض الصحابة و يعضده الحديث المرفوع: لا يبلغنى احد من اصحابى عن احد شيئاً فانى احب ان اخرج اليكم و انا سليم الصدر......

''کثیر محققین (علماء محدثین ﷭) کہتے ہیں: صحابہ کرام کے مشاجرات کا تذکرہ حرام ہے کیوں کہ اندیشہ ہے کہ اس سے بعض صحابہ ﷢ کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو جائے (جو کہ ایمان کے لیے انتہائی تباہ کن ہے) اور اس بات کی تائید حدیث مرفوع (یعنی سیّد عالم ﷺ کے فرمان) سے ہوتی ہے جس میں فرمایا گیا: کوئی شخص کسی صحابی کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرے کیوں کہ میں چاہتا ہوں کہ تمھاری طرف صاف دل نکلوں......

(سنن ابو داؤد، باب فی رفع الحدیث من المجلس، ج 4، ص 265، رقم 4860-
سنن ترمذی، باب فی فضل ازواج النبی ﷺ، ج 5، ص 710، رقم 3896 وغیرہ)

......و انما اضطر اهل السنة الى ذكر تلك القصص لان المبتدعة اخترعوا فيها مفتريات و اكاذيب حتى ذهب بعض المتكلمين الى ان روايات التشاجر كلها كذب۔ و نعم القول هؤلاء ان بعضها ثابت بالتواتر و اجمع اهل السنة و الجماعة على تاويل ما ثبت منها تخليصا للعامة عن الوساوس و الهواجس و اما مالم يقبل التاويل فهو مردود۔ فان فضل الصحابة و حسن سيرتهم و اتباعهم الحق ثابت بالنصوص القاطعة و اجماع اهل الحق فكيف يعارضه رواية الاحاد، سيما من الروافض المتعصبة الكذابين۔

......اہل سُنّت کو ان واقعات کا تذکرہ مجبوراً کرنا پڑا (جو مشاجراتِ صحابہ سے متعلق تھے) اس لیے کہ بدعتیوں نے ان میں بہت سی من گھڑت اور جھوٹی باتیں شامل کر دی تھیں، یہاں تک کہ بعض متکلمین رحمہم اللہ فرمانے لگے کہ مشاجراتِ صحابہ کی سب روایات جھوٹ کا پلندہ ہیں؛ اگرچہ یہ قول بہت اچھا ہے، مگر بعض واقعات تواتر سے بھی ثابت ہیں والہٰذا سب اہل سُنّت و جماعت نے اس پر اجماع کیا کہ ان میں سے ثابت شدہ واقعات کی مناسب تاویل کی جائے تاکہ عامۃ المسلمین وساوس وشبہات سے بچیں اور وہ واقعات جو ناقابل تاویل ہیں انھیں رد کر دیا جائے کیوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت، حسنِ سیرت اور اتباعِ حق نصوصِ قاطعہ اور اہلِ حق کے اجماع سے ثابت ہے؛ پس یہ اِکا دُکا روایتیں خصوصاً متعصب وکذاب رافضیوں کی (وضع کردہ) اس کے مقابل کیا حیثیت رکھتی ہیں۔"

(الناهية عن طعن امير المؤمنين معاوية رضى الله عنه، فصل فى النهى عن ذكر التشاجر، ص 5)

دونوں جنتی

مجددِ اُمت، اعلیٰ حضرت امام حافظ احمد رضا بن مفتی نقی علی ہندی حنفی رحمہ اللہ (متوفی 1340ھ) فرماتے ہیں:

"اہل سُنّت کے عقیدہ میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم فرض ہے اور ان میں کسی پر طعن حرام اور ان کے مشاجرات میں خوض ممنوع۔ حدیث میں ارشاد: اذا ذكر اصحابى

فامسكوا۔ جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو (بحث و خوض سے) رُک جاؤ! رب عزوجل کہ عالم الغیب والشہادہ ہے، اس نے صحابہ سیّدِ عالم ﷺ کی دو قسمیں فرمائیں:

1- مومنین قبل الفتح، جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے راہِ خدا میں خرچ و جہاد کیا۔
2- اور مومنین بعد الفتح، جنھوں نے بعد کو۔ (اللہ کی راہ میں خرچ اور جہاد کیا)

فریق اول کو دوم پر تفضیل عطا فرمائی کہ لَا يَستوى منكم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئك اعظم درجة من الذين انفقو من بعد و قاتلوا۔
تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا۔
اور ساتھ ہی فرمایا: و كلا وعد الله الحسنىٰ۔ دونوں فریق سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔
اور ان کے افعال پر جاہلانہ نکتہ چینی کا دروازہ بھی بند فرمادیا کہ ساتھ ہی ارشاد ہوا: و الله بما تعملون خبير۔ اللہ کو تمھارے اعمال کی خوب خبر ہے۔ یعنی جو کچھ تم کرنے والے ہو وہ سب جانتا ہے بایں ہمہ سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا، خواہ سابقین ہوں یا لاحقین۔
اور یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھیے کہ مولیٰ عزوجل جس سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا اس کے لیے کیا فرماتا ہے (اس کے بارے میں فرماتا ہے:) ان الذين سبقت لهم منا الحسنىٰ اولئك عنها مبعدون لا يسمعون حسيسها و هم فيما اشتهت انفسهم خلدون لا يحزنهم الفزع الاكبر و تتلقّٰهم الملئكة هذا يومكم الذى كنتم توعدون۔ بے شک جن سے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اس کی بھنک (دھیمی سی آواز) تک نہ سُنیں گے اور وہ اپنی من مانتی مرادوں میں ہمیشہ رہیں گے انھیں غم میں نہ ڈالے گی بڑی گھبراہٹ، فرشتے ان کی پیش وائی کو آئیں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمھارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔
سچا اسلامی دل اپنے ربّ عزوجل کا یہ ارشادِ عام سن کر کبھی کسی صحابی پر نہ سوءِ ظن کر سکتا ہے نہ اس کے اعمال کی تفتیش؛ بہ فرضِ غلط (صحابہ نے) کچھ بھی کیا، تم حاکم ہو یا اللہ، تم زیادہ جانو یا اللہ، ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ (کیا تمھیں علم زیادہ ہے یا اللہ تعالیٰ کو)، دلوں کی جاننے والا سچا حاکم یہ فیصلہ فرما چکا کہ مجھے تمھارے سب اعمال کی خبر ہے میں تم سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا، اس کے بعد مسلمان کو اس کے خلاف کی گنجائش کیا ہے۔ ضرور (سیّدنا

معاویہ سمیت) ہر صحابی کے ساتھ حضرت کہا جائے گا، ضرور رضی اللہ عنہ کہا جائے گا، ضرور اس کا اعزاز و احترام فرض ہے۔ و لو کرہ المجرمون۔ (اگرچہ مجرم برا مانیں)''

(العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة، ج 29، ص 227,228، مسئلہ 79)

اللہ پاک ہمیں ان دونوں باتوں کو ہر لحظہ محفوظ و ملحوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معاملات میں مستغرق ہونے کے بہ جائے اپنے قلب و اعمال کی اِصلاح کی توفیق بخشے۔ امین بحرمة سیّد المرسلین و اله الطاهرین!!

بعض کتب

انھی اُمور کے پیشِ نظر لازم تھا کہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی خیر سے ہی کیا جائے۔ اسی بنا پر آپ کے بلند و بالا مقام کے بیان، خصائل و اوصاف کے اظہار اور آپ کی توہین و تنقیص جیسے جرمِ عظیم سے مسلمانوں کو بچانے کے لیے جہاں محدثین عظام و علمائے کرام نے کتب احادیث و تراجم میں مستقل ابواب باندھے ہیں وہیں آپ کی شانِ رفیع کے بیان اور آپ رضی اللہ عنہ پر کیے گئے زنادقہ و رافضہ کے اِعتراضات کے مسکت جوابات پر مشتمل مستقل کتب بھی تحریر فرمائی ہیں۔ ان تمام کتب کا اِحاطہ تو مشکل ہے، البتہ ان میں سے بعض یہ ہیں:-

1- حلم معاوية.

عربی زبان میں لکھا گیا یہ رسالہ حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد (ابن ابی الدنیا) قرشی بغدادی (متوفی 281ھ) کا ہے، اس کا موضوع نام سے ہی ظاہر ہے۔ یہ 33 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں تقریباً 40 روایات ہیں۔

دار البشائر نے اِبراہیم صالح کی تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے۔ میرے پاس اس کا 1424ھ میں شائع ہونے والا نسخہ ہے۔ اس رسالے کا تذکرہ امام جلال الدین سیوطی شافعی (متوفی 911ھ) نے ''تاریخ الخلفاء'' میں بہ ایں الفاظ کیا ہے:

و قد افرد ابن ابی الدنیا و ابوبکر بن ابی عاصم تصنیفا فی حلم معاوية۔

یعنی ابن ابی الدنیا اور ابوبکر بن ابی عاصم کی سیّدنا معاویہ میں پائی جانے والی صفتِ حلم (بُردباری) پر کتاب ہے۔ (تاریخ الخلفاء، معاوية بن ابی سفیان رضی الله عنه، ص 152)

2- فضائل امیر المؤمنین معاوية بن ابی سفیان.

عربی زبان میں لکھا گیا یہ رسالہ امام ابوالقاسم عبیداللہ بن محمد سقطی بغدادی (متوفی 406ھ) کا

ہے۔ اس میں ہر طرح کی روایات موجود ہیں۔ اس کے 28 صفحات ہیں اور تقریباً 30 سے زائد روایات۔ یہ رسالہ بہ صورت مخطوطہ میرے پاس موجود ہے۔

3- تطهير الجنان.

عربی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب شیخ الاسلام حافظ ابوالعباس احمد بن محمد (ابن حجر) مکی شافعی (متوفی 974ھ) کی ہے۔ جس کا پورا نام 'تطهير الجنان و اللسان عن الخطور و التفوه بثلب سیّدنا معاوية بن ابی سفیان'' ہے۔ اس کتاب کی تالیف پر ہندوستان کے بادشاہ سلطان ہمایوں کی درخواست نے آپ کو آمادہ کیا، جس کا سبب بیان کرتے ہوئے آپ خود فرماتے ہیں: سلطان کی درخواست کا سبب یہ تھا کہ اس کے ملک (ہندوستان) میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگئی جو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتی اور ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتی جن سے آپ بری ہیں۔ کیوں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایسی کوئی بات نہیں کی جس کی ایسی تاویل نہ ہو سکے جو آپ کی ذاتِ پاک کو گناہ سے بری کر دے......و لہٰذا میں نے سلطان کی درخواست قبول کر لی اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ امیر المومنین و مولی المسلمین سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنیٰ کے ''موضوع سے متعلقہ'' حالات بھی بیان کر دیے۔

(تطهير الجنان، ص 2، ملخصًا)

امام ابن حجر کی یہ کتاب ایک مقدمہ، چند فصول اور خاتمہ پر مشتمل تقریباً 100 صفحات کو محیط نہایت ہی عمدہ کتاب ہے۔ اسے مکتبۃ الحقیقہ، ترکی نے آپ کی دوسری کتاب ''الصواعق المحرقة'' کے ساتھ شائع کیا ہے۔

4- الناهية عن طعن امیر المؤمنین معاوية رضی الله عنه.

عربی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب عارف باللہ، شیخ عبدالعزیز بن احمد پرہاروی نور اللہ مرقدہ (متوفی 1239ھ) کی ہے۔ حضرت مؤلف نے اس میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کے فضائل بھی بیان کیے ہیں، نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کی ممانعت، مشاجرات صحابہ میں اہلِ سُنّت کا موقف، سیّدہ طیبہ طاہرہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدنا طلحہ اور سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل جیسے موضوعات کا بھی اِحاطہ کیا ہے۔ 46 صفحات پر مشتمل اس کتاب کو مکتبۃ الحقیقہ، ترکی نے شائع کیا ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ مولانا محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الرفاهیه فی الناهیه عن ذم معاویه''، عرف ''حضرت امیر معاویہ'' کے نام سے کیا ہے اور اس میں عمدہ حواشی کا اہتمام فرمایا ہے۔ ترجمہ و تحشیہ کے ساتھ 224 صفحات پر مشتمل اس کتاب کو مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاول پور نے شائع کیا

ہے۔ اللہ ربّ العزت حضرت مؤلف ومترجم کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے اور جنت میں مزید مقامات رفیعہ عطا فرمائے۔ آمین بحرمة طٰهٰ و یٰس!

اِس کے علاوہ مفتی صاحب کی ایک کتاب ''صرف العنان عن مطاعن معاوية بن ابی سفیان'' بھی ہے، یہ بھی بہت عمدہ تالیف ہے۔

5- النار الحاميه لمن ذم المعاويه.

اُردو زبان میں لکھی گئی یہ کتاب مفسر قرآن مولانا نبی بخش بن محمد وارث حلوائی (متوفی 1365ھ) کی ہے۔ اِس میں آپ نے فضائل صحابہ، اجتہاد اور مناقب سیّدنا معاویہ وغیرہ پر کلام کیا ہے۔ یہ کتاب 171 صفحات پر مشتمل ہے۔ اسے نئی ترتیب وتہذیب کے ساتھ حضرت مؤلف کے شاگردِ رشید پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمہ اللہ نے مکتبہ نبویہ، لاہور سے شائع کیا ہے۔ اس کی اوّلاً 1357ھ، میں اشاعت ہوئی اور بعدازاں 1421ھ، میں۔

6- امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر.

اُردو زبان میں لکھی گئی یہ کتاب مشہور مفسر ومحدث، شارحِ مشکوٰۃ، مفتی احمد یار بن محمد یار خاں نعیمی حنفی (متوفی 1391ھ) کی ہے۔ حضرت علیہ الرحمة والرضوان نے نہایت عمدہ پیرایہ سے اسے مرتب فرمایا ہے۔ آپ نے اس میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے ساتھ حضور پر نور ﷺ کے اہل بیت پاک علی سیّدهم و عليهم الصلاة و السلام کے فضائل اور آل پاک کے ساتھ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا حسن سلوک بھی بیان کیا ہے اور اس کے علاوہ بھی نہایت اہم موضوعات پر حکیمانہ انداز میں گفتگو فرمائی ہے۔ یہ ایک عام فہم و پُر اثر تصنیف ہے جس کا مطالعہ کم پڑھے لکھے آدمی کے لیے بھی بہت مفید ہے۔ یہ کتاب کئی مرتبہ چھپ چکی ہے، میرے پاس اس کا قادری پبلشرز، لاہور کا شائع کردہ نسخہ ہے جو کہ 109 صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کی تحقیق وتخریج شیخ الحدیث والتفسیر مفتی خواجہ محمد اشرف القادری رحمہ اللہ کے صاحب زادے مولانا محمد عبدالرحمٰن قادری اشرفی کر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ محققہ ومخرجہ نسخہ جلد منظر عام پر آجائے گا۔

7- دُشمنانِ امیر معاویہ کا علمی محاسبہ.

اُردو زبان میں لکھی گئی یہ ضخیم کتاب، استاذ العلما، عمدۃ المحققین، حضرت العلام مولانا محمد علی بن غلام محمد نقش بندی حنفی نور الله مرقده کی ہے، جسے آپ نے بعض زنادقہ کے رد میں لکھا۔ یہ کتاب 2 جلدوں اور 1056 صفحات پر مشتمل ہے۔ اسے مکتبہ نوریہ حسینیہ، بلال گنج، لاہور نے شائع کیا ہے۔

8- سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اہل حق کی نظر میں.

یہ کتاب مولانا سیّد محمد عرفان بن حافظ الحدیث سیّد جلال الدین شاہ مشہدی حنفی اطال الله عمره کی ہے۔ 128 صفحات پر مشتمل یہ کتاب سُنّی جمعیت عوام، برطانیہ نے شائع کی ہے۔

9- اسكات الكلاب العاوية بفضائل خال المؤمنين معاوية رضى الله عنه.

عربی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب ابو معاذ محمود بن امام کی ہے، جسے مؤلف نے اسے ایک مقدمہ اور آٹھ فصول پر تقسیم کیا ہے۔ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مکتبۃ العلوم والحکم، الریاض نے شائع کی ہے۔

10- معاوية بن ابى سفيان شخصيته و عصره الدولة السفيانية.

عربی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب دکتور علی محمد صلابی کی ہے۔ اس میں پانچ فصلیں ہیں جن کے تحت مختلف اُمور پر بحث کی گئی ہے۔ 731 صفحات پر مشتمل یہ کتاب دار ابن کثیر، دمشق نے شائع کی ہے۔

11- معاوية بن ابى سفيان رضى الله عنهما امير المؤمنين.

عربی زبان میں لکھی گئی 300 صفحات پر مشتمل یہ کتاب شحاتة محمد صقر کی ہے۔ اس کا پورا نام ''معاوية بن ابى سفيان رضى الله عنهما امير المؤمنين و كاتب وحى النبى الامين ﷺ، كشف شبهات و رد مفتريات'' ہے۔ موصوف نے اسے بڑے عمدہ انداز میں مرتب کیا ہے۔ اس کے چند عنوانات یہ ہیں: من فضائل معاوية رضى الله عنه فى القرآن الكريم۔ من فضائل معاوية رضى الله عنه فى السنة النبوية الصحيحة۔ و من فضائل معاوية رضى الله عنه دعاء النبى ﷺ۔ احاديث لا تصح فى شان معاوية رضى الله عنه۔ مدحا و ذما۔ تعظيم معاوية رضى الله عنه لسنة النبى ﷺ۔ توقير معاوية رضى الله عنه لآل بيت النبى ﷺ۔ علم معاوية رضى الله عنه۔ تواضع معاوية رضى الله عنه و زهده۔ حلم معاوية رضى الله عنه و رجاة صدره۔ جهاد معاوية رضى الله عنه و فتوحاته۔ كشف شبهات الشيعة، حول معاوية رضى الله عنه وغیرہ۔ یہ کتاب دار الخلفاء الراشدین، اسکندریہ وغیرہ نے شائع کی ہے۔

یہ تھیں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر مستقل لکھی گئیں چند ایک کتب؛ اور صرف یہی نہیں ان کے علاوہ بھی علماء ومحدثین نے آپ رضی اللہ عنہ پر کافی کچھ لکھا ہے۔ آپ پر لکھی گئیں عربی وفارسی اور اُردو کتب تین درجن سے زائد میرے پاس موجود ہیں اور یہاں میں نے صرف انھی میں سے بعض کا تذکرہ کیا ہے۔

اللہ رب العزت ہر اُس سُنّی محرر کو جزائے خیر عطا فرمائے جس نے رسول اللہ ﷺ کی نسبت صحبت

کا احترام کرتے ہوئے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کیا۔

مَنْ هُوَ مُعاوِيَه؟

یہ کتاب اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ اللہ عزوجل کی توفیق سے میں نے اس میں بیان کیا ہے کہ ربّ العالمین جل جلالہ، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ وتابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، حفاظ ومحدثین، علمائے ربانیین، مجددین اور اولیائے کاملین اس بابت کیا کہتے ہیں کہ ''امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟''

میں اپنے رب عزوجل کی بارگاہ بے کس پناہ میں بہ صد عجز و نیاز عرض پرداز ہوں کہ میرا مالک میری اس تحریر کو پر اثر کرے، اہل ایمان کے دلوں کی جلا کا ذریعہ، گم گشتہ راہ کی راہ نما اور میرے لیے ذریعۂ نجات بنائے!!

کتاب کی ترتیب

✿ اس کتاب میں ایک مقدمہ اور 9 ابواب ہیں، پہلا باب آیت قرآنی، دوسرا احادیث نبوی، تیسرا آثار صحابہ، چوتھا ارشادات تابعین، پانچ واں اقوالِ تبع تابعین، چھٹا علمائے احناف کا نظریہ، سات واں مالکیہ کا نقطۂ نظر، آٹھ واں حنابلہ کی آرائے گرامی اور نواں باب شوافع کے فرامین پر مشتمل ہے۔

✿ چوں کہ اس وقت پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان آباد ہیں اکثریت اہل سنّت کی ہے، اور فقہائے اربعہ میں سے کسی ایک کے مقلد ہیں۔ مثلاً ویب سائٹ:

http://en.wikipedia.org/wiki/List_of_Muslim-majority_countries

کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق مختصر نقشہ یہ ہے:

ملک	کل آبادی (تقریبا)	مسلمان (معروف)	سُنّی (معروف)	فقہ
پاکستان	172,800,000	97%	85-90%	حنفی
بنگلہ دیش	142,319,000	89%	99%	حنفی
ترکی	73,722,988	99%	85-90%	حنفی وغیرہ
قازقستان	16,433,000	70.2%	99%	حنفی
تاجکستان	7,215,700	97%	93%	حنفی
کرغستان	5,356,869	75%	99%	حنفی
ترکمانستان	5,110,023	89%	99%	حنفی
نائیجیریا	155,215,573	50.4%	95%	مالکی
تیونس	10,383,577	98%	99%	مالکی
لیبیا	6,173,579	97%	99%	مالکی
الجیریا	34,895,000	99%	99%	مالکی
انڈونیشیا	228,582,000	86.1%	99%	شافعی
مصر	79,089,650	90%	99%	شافعی
صومالیہ	9,558,666	100%	99%	شافعی
مالدیپ	350,000	100%	99%	شافعی
عرب شریف	27,601,038	100%	85-90%	حنبلی
قطر	744,029	77.5%	90%	حنبلی

اور ہر سُنّی اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم کے ارشادات و احکامات کی بجا آوری کے بعد صحابہ و تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے فرامین کو اہمیت دیتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اپنے شرعی مسائل میں انھی کی طرف رجوع کیا جائے۔ اسی لیے ہم نے بھی اس کتاب میں قرآن وحدیث کی صحیح سمجھ رکھنے والے ان اکابر اور ان کے سچے متبعین کی طرف ہی رجوع کیا ہے۔

✿ ہر باب کے تحت سنین وفات کے اعتبار سے اقوال نقل کیے ہیں، یعنی جن بزرگوں کا وصال پہلے ہوا ان کے پہلے، اور جن کا بعد میں ہوا ان کے اقوال بعد میں نقل کیے ہیں۔

✿ ہر بات باحوالہ لکھی ہے اور محولہ کتاب کا نام حاشیہ میں لکھنے کے بہ جائے بریکٹ میں ہر بات کے ساتھ لکھا ہے تاکہ قاری اس کو نظر انداز نہ کرے؛ نیز صرف بات ہی نہیں، باحوالہ بات یاد کی جائے۔

✿ حوالہ دینے میں صرف مُحوّلہ کتاب کے نام پر ہی اِکتفا نہیں کیا بلکہ مُراجعت میں آسانی کے لیے کتاب کا نام، اور مَرقُومہ بالا عبارت کا باب یا فصل، بہ صورت طوالت ابتدائی چند الفاظ، جلد نمبر اور صفحہ نمبر وغیرہ بھی درج کیا ہے اور مزید آسانی کے لیے آخر میں ماخذ و مراجع کی فہرست دے دی ہے جس میں کتاب کے ساتھ صاحب کتاب کا نام، سن وفات اور کتاب کا سنِ طباعت درج کر دیا ہے۔

اظہارِ امتنان

❁ مَیں ان علمائے عظام کا بہ صد ادب شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے مجھ عاجز کی درخواست پر بہ غرضِ اِصلاح اپنا قیمتی وقت اِس کتاب کے مسودہ کے بالاستیعاب مطالعہ میں صرف فرمایا بالخصوص:

1- محسنِ اہلِ سُنّت، شیخ الحدیث والتفسیر، حضرت علامہ مولانا مفتی غلام رسول قاسمی دام ظلہ

2- مصنف کتبِ کثیرہ، شیخ الحدیث، حضرت علامہ مولانا مفتی غلام حسن قادری دام لطفہ

3- اُستاذ العلما، شیخ الحدیث، حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی زید مجدہ

4- فاضلِ جلیل، عالمِ نبیل، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد الشکور البارودی زید علمہ

5- دافعِ رفض وخروج، مناظرِ اسلام حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ نوری زید مجدہ

6- نقادو پارکھ، حضرت مولانا بالفضل اَوْلانا ابوحمزہ محمد سجاد المدنی دام اقبالہ

7- شیخ الحدیث، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسان رضا عطاری المدنی دامت برکاتہ

8- فاضلِ جلیل، حضرت مولانا حافظ القاری ابومعاویہ محمد شوکت علی قادری رضوی مد ظلہ

اللہ پاک اِن تمام علمائے عظام کو سایۂ عاطفت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین!!

علاوہ ازیں محبِ مکرم محمد رضاء الحسن قادری زیدت مکارمہم وتمت عزائمہم مؤسس دار الاسلام، لاہور بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ اُنھوں نے کتاب کی آرائش کتابت وزیبائش طباعت میں خصوصی دِل چسپی ظاہر کی۔ ربِّ تعالیٰ ان کی یہ خدمت قبول فرمائے۔ آمین!

اور فضیلت مآب محتشم جناب عمران حسین چوہدری صاحب (چیئرمین: سُنّی فاؤنڈیشن) کا نہایت اِحسان مند ہوں کہ اِس کتاب کا ایک ایڈیشن اُنھوں نے اپنی تنظیم سے شائع کیا۔

برادرِ حقیقی حافظ احمد رضا صاحب نے بڑے خلوص سے کمپوزنگ کے فرائض انجام دیے۔

اِعتذار

باوجودے کہ اغلاط کی دُرستی کی مقدور بھر کوشش کی گئی ہے، لیکن صدورِ خطا کہ عوارضِ بشریہ کا لازمہ ہے، سے بھی اِنکار نہیں؛ اِس لیے قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ کسی قسم کی غلطی پائیں تو ضرور آگاہ کریں ان شاء اللہ تعالیٰ شکریہ کے ساتھ اِصلاح کی جائے گی۔

راجع الی رحمۃ الرحمٰن

محمد لقمان عفاعنہ المنان

یومِ مشہود جمعۃ المبارک 3 رجب المرجب 1433ھ

باب اوّل:

آیتِ قرآنی

مہربان کی رحمت

مدینہ طیبہ سے دمشق کی طرف جاتے ہوئے جب آدھا راستہ (تقریباً چودہ منزل) طے کر لیا جائے تو ایک بڑی معروف جگہ آتی ہے جسے "تبوک" کہا جاتا ہے۔

(فتح الباری بشرح صحیح البخاری لابن حجر، کتاب المغازی، باب غزوۃ تبوك، و ھی غزوۃ العسرۃ، باب 78، ج 8، ص 111، رقم 4415)

یہاں سیّد عالم ﷺ کی معیت میں دینِ حق کی سربلندی کے لیے کفار کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک جنگ لڑی تھی جسے "غزوہ تبوک" کے علاوہ، جنگ "فاضحہ" (رُسوا کرنے والی جنگ) اور غزوۂ عسرت (تنگی والا غزوہ) بھی کہا جاتا ہے۔

(انظر: المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، غزوة تبوك، ج 1، ص 419)

"فاضحہ" اِس لیے کہتے ہیں کہ اس جنگ میں پیچھے رہنے والے منافقین کو ذلیل ورُسوا کرنے والی آیات نازل ہوئیں جیسے: سورہ توبہ کی آیت: فرح المخلفون وغیرہ۔

(انظر: شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، غزوة تبوك، ج 4، ص 67)

اور "عسرت" کی وجہ تسمیہ سیدنا عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پوتے امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ ہاشمی مدنی (متوفی 140ھ) یہ بیان کرتے ہیں کہ

خرجوا فی غزوة تبوك الرجلان و الثلاثة علی بعير واحد و خر جوا فی حر شديد فاصابهم يوم عطش شديد...... فكان ذلك عسرة من الماء و عسرة من الظهر و عسرة من النفقة۔

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو (سواریوں کی کمی کی وجہ سے) ایک سواری پر دو دو، تین تین سوار تھے، اُس دن اُنھیں شدید پیاس سے بھی سابقہ پڑا تو اسی پانی، سواریوں اور نفقہ کی کمی کے سبب یہ غزوہ 'عسرت' کے نام سے موسوم ہوا۔"

(تفسیر عبد الرزاق، جز 10، سورۃ التوبۃ، تحت آیۃ 117، رقم 1139، (117) وغیرہ)

اسی غزوہ کے شرکا کے بارے میں سورۂ توبہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

لقد تاب اللہ علی النبی و المھجرین و الانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم ثم تاب علیھم انہ بھم رءوف رحیم۔

"بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں اس غیب بتانے والے (نبی) اور ان مہاجرین و انصار پر جنھوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر (ان کا پروردگار) رحمت سے متوجہ ہوا بے شک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔" (پارہ 11، سورۃ التوبہ، آیت 117)

یہی وہ غزوہ ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کی نصرت و اعانت کے لیے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی شرکت کی۔

(انظر: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنھما امیر المؤمنین و کاتب وحی النبی الامین ﷺ، کشف شبھات و رد مفتریات، ص 100، وغیرہ)

اور دوسرے صحابہ کے ساتھ اس آیت کے مصداق بنے۔

خط پڑھنے والے کون تھے؟

اس موقع پر ایک واقعہ بھی پیش آیا جس کا تعلق آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ ہے، اور یہ واقعہ آپ کی ذات پر رسول اللہ ﷺ کے اِعتماد کی بھی غمازی کرتا ہے۔ ہوا یوں کہ تبوک کے مقام پر ہرقل (ہِرَقْل) بادشاہ کا ایک قاصد خط لے کر حضور سرورِ کائنات ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، اسی کا بیان ہے:

فانطلقت بکتابہ حتّٰی جئت تبوک۔

"میں ہرقل کا خط لے کر تبوک کے مقام پر بارگاہ اقدس میں پہنچا۔"

فاذا ھو جالس بین ظھرانی اصحابہ محتبیا علی الماء، فقلت: این صاحبکم؟ قیل: ھا ھو ذا فاقبلت امشی حتّٰی جلست بین یدیہ فناولتہ کتابی فوضعہ فی حجرہ ثم قال ممن انت؟ فقلت: انا احد تنوخ۔

"تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پانی کے قریب اپنے صحابہ کے درمیان اس طرح تشریف فرما ہیں کہ حضور نے اپنی ٹانگوں کے گرد ہاتھوں سے حلقہ بنایا ہوا ہے۔ میں نے

لوگوں سے پوچھا: تمھارے صاحب (ﷺ) کہاں ہیں؟ انھوں نے کہا: وہ ہیں! میں چلتا ہوا بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے حضور بیٹھ گیا، اور (ہرقل) کا خط پیش کیا۔ آپ نے اسے اپنی گود میں رکھ لیا اور مجھ سے گویا ہوئے: تو کون ہے؟ میں نے عرض کی: (قبیلہ) تنوخ کا ایک فرد۔"

(بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے کچھ گفتگو فرمائی)

ثم انہ ناول الصحیفۃ رجلا عن یسارہ۔

"پھر حضور نے وہ خط اپنی بائیں جانب بیٹھے ایک آدمی کو دیا۔"

تو میں نے (وہاں موجود لوگوں) سے پوچھا:

من صاحب کتابکم الذی یقرا لکم؟ قالوا: معاویۃ۔

"خط پڑھنے والے یہ کون صاحب ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ معاویہ ہیں۔" رضی اللہ عنہ

(مسند احمد، مسند المکیین، حدیث التنوخی عن النبی ﷺ، ج 24، ص 417,418، رقم 15655)

قطعی جنتی

مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت مفسر قرآن، شارح احادیث رحمت عالمیان، حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی حنفی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"غزوۂ تبوک میں شرکت کرنے والے سارے صحابہ قطعی یقینی جنتی ہیں، جو اُن کے جنتی ہونے میں شک کرے وہ اس آیت کریمہ اور اس جیسی بہت سی آیات کا منکر ہے۔ ان حضرات کا جنتی ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا یا حضور ﷺ کا نبی ہونا، کہ توحید الٰہی اور نبوتِ مصطفوی بھی قرآنی آیات سے ثابت ہے اور ان کا جنتی ہونا بھی اسی قرآن کی آیات سے ثابت ہے؛ یہ فائدہ: **لقد تاب اللہ**.....الخ سے حاصل ہوا کہ اس مضمون کو 'لام' اور 'قد' تاکید سے شروع فرمایا گیا۔"

(تفسیر نعیمی، ج 11، ص 116 تحت سورۃ التوبہ آیت 117)

بابِ دُوم:

احادیثِ نبوی

دُعائے ہدایت

قال ابو مسهر حدثنا سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن ابى عميرة قال النبى ﷺ: اللّٰهم اجعله هاديا مهديا و اهده و اهد به۔

''حضرت سیدنا ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے ہادی و مہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے!''

(التاريخ الكبير، عبد الرحمٰن بن ابى عميرة، ج 5، ص 240، رقم 791-الطبقات الكبرىٰ، عبد الرحمٰن بن ابى عميرة المزنى۔ ج 7، ص 292، رقم 3746-حديث عباس ترقفى مخطوط)

اس کے ناقلین

مستجاب الدعوات غلاموں کے آقا و مولیٰ کی یہ دُعا عظیم المرتبت محدثین، فقہا، متکلمین، مؤرخین، مفسرین اور کثیر علمانے اپنی کتب میں نقل کی ہے، حصول برکت کے لیے کچھ ناقلین کے اسما مع اسماے کتب ملاحظہ فرمائیں:

1- امام حافظ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (متوفی 241ھ)

(مسند احمد، حديث عبد الرحمٰن بن ابى عميرة، ج 29، ص 426، رقم 1789)

2- حافظ ابو بکر احمد بن ابی خیثمہ (متوفی 279ھ)

(التاريخ الكبير (السفر الثانى) حرف العين، ج 1، ص 349)

3- امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (متوفی 279ھ)

(سنن ترمذى، باب مناقب معاوية......، ج 5، ص 687، رقم 3842)

4- امام ابو بکر احمد بن عمرو شیبانی (ابن ابی عاصم) (متوفی 287ھ)

(الآحاد و المثانى، عبد الرحمن بن ابى عميرة المزنى رضى الله عنه، ج 2، ص 358، رقم 1129)

5- امام حافظ ابو بکر احمد بن محمد الخلال حنبلی (متوفی 311ھ)

(السنة، باب ذكر ابى عبد الرحمن معاوية......، ج 2، ص 450، رقم 697 و 699)

6- امام حافظ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بغوی بغدادی (متوفی 317ھ)

(معجم الصحابة، عبد الرحمٰن بن ابى عميرة......، ج 4، ص 490، رقم 1948)

7- حافظ ابو الحسین عبد الباقی بن قانع اموی بغدادی (متوفی 351ھ)

(معجم الصحابة، عبد الرحمن بن ابى عميرة، ج 2، ص 146)

8- امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد شامی طبرانی (متوفی 360ھ)

(المعجم الاوسط، من اسمه احمد، ج 1، ص 205، رقم 656۔ مسند الشاميين، سعيد، عن يونس بن ميسرة......، ج 1، ص 181، رقم 311)

9- امام ابو بکر محمد بن حسین آجری شافعی (متوفی 360ھ)

(الشريعة، باب ذكر دعاء النبى ﷺ، ج 5، ص 2436، رقم 1915)

10- اُستاذ المحدثین، امام حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد انصاری اصبہانی (ابی الشیخ) (متوفی 369ھ)

(طبقات المحدثين باصبهان و الواردين عليها، ج 2، ص 343)

11- شیخ ابو الحسین محمد بن عبد اللہ دقاق بغدادی (ابن اخی میمی) (متوفی 390ھ)

(فوائد، ص 211، رقم 452)

12- حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی (متوفی 430ھ)

(تاريخ اصبهان، ابراهيم بن عيسى الزاهد......، ج 1، ص 221۔ معرفة الصحابة، عبد الرحمٰن بن ابى عميرة المزنى، ج 4، ص 1836، رقم 4634۔ حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، بشر بن الحارث و منهم......، ج 8، ص 358)

13- حافظ ابو ذر عبید بن احمد انصاری خراسانی (متوفی 434ھ)

(جزء فيه احاديث من مسموعات، ص 51)

14- حافظ ابو بکر احمد بن علی (خطیب بغدادی) (متوفی 463ھ)

(تالى تلخيص المتشابه، عبد الرحمن بن ابى عميرة......، ج 2، ص 539، رقم 328)

15- حافظ ابو القاسم اسماعیل بن محمد قرشی اصبہانی (قوام السنۃ) (متوفی 535ھ)

(الحجة فى بيان المحجة و شرح عقيدة اهل السنة، فصل فى فضل معاوية رضى الله عنه، ج 2، ص 404، رقم 379)

16- حافظ علی بن حسن (ابن عساکر) (متوفی 571ھ)

(تاريخ دمشق، ذكر معاوية بن صخر ابى سفيان......، ج 59، ص 80,81,82,83، وغيره)

17- حافظ ابو محمد عبد الحق بن عبد الرحمٰن ازدی اشبیلی (ابن خراط) (متوفی 581ھ)

(الاحكام الشرعية الكبرىٰ، باب فضل معاوية بن ابى سفيان رضى الله عنه......، ج 4، ص 428)

18- علامہ ابوالسعادات مبارک بن محمد شیبانی، (ابن الاثیر) جزری (متوفی 606ھ)

(جامع الاصول، معاویة بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، ج 9، ص 107)

19- امام عزالدین ابوالحسن علی بن محمد جزری (ابن اثیر) (متوفی 630ھ)

(اسد الغابة فی معرفة الصحابة، حرف المیم، معاویة بن صخر......، ج 4، ص 155، رقم 4985)

20- امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی (متوفی 676ھ)

(تهذیب الاسماء و اللغات، حرف المیم، ج 2، ص 104)

21- علامہ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ تبریزی (متوفی 741ھ)

(مشکوة المصابیح، باب جامع المناقب، الفصل الثانی، ج 3، ص 1758، رقم 6244)

22- حافظ ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن مزی (متوفی 742ھ)

(تهذیب الکمال فی اسماء الرجال، عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة......، ج 17، ص 322)

23- امام حافظ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)

(سیر اعلام النبلاء، معاویة بن ابی سفیان......، ج 3، ص 126،125۔ معجم الشیوخ الکبیر، ابراهیم بن محمد بن احمد، ج 1، ص 155۔ تاریخ اسلام و وفیات المشاهیر و الاعلام، حرف المیم، ج 4، ص 301)

24- علامہ صلاح الدین خلیل بن ایبک صفدی (متوفی 764ھ)

(الوافی بالوفیات، ابن ابی عمرة، ج 18، ص 24)

25- حافظ عمادالدین ابوالفدا اسماعیل بن عمر (ابن کثیر) قرشی (متوفی 774ھ)

(جامع المسانید و السنن الهادی لاقوم سنن، عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة......، ج 5، ص 536- البدایة و النهایة، ترجمة معاویة......، ج 8، ص 129)

26- امام شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی (ابن حجر) شافعی (متوفی 852ھ)

(اتحاف المهرة بالفوائد المبتکرة من اطراف العشرة، من مسند عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة......، ج 10، ص 625، رقم 13513- اطراف المسند المعتلی باطراف المسند الحنبلی، من مسند عبد الرحمٰن......، ج 4، ص 268، رقم 5869)

27- امام حافظ جلال الدین عبدالرحمان بن ابوبکر سیوطی شافعی (متوفی 911ھ)

(تاریخ الخلفاء، ذکر معاویة بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، ص 152)

28- امام حافظ احمد بن محمد شافعی مکی (ابن حجر ہیتمی) (متوفی 979ھ)

(الصواعق المحرقة فی الرد علی اهل البدع و الزندقة، ص 310)

29- امام ربانی، مجدد الف ثانی، شیخ بدرالدین ابوالبرکات احمد بن عبدالاحد سرہندی حنفی (متوفی 1034ھ)

(مکتوبات، مکتوب دوصد و پنجاہ و یکم (215)، دفتر اوّل، حصہ چہارم، ج 1، ص 58)

30- علامہ نورالدین ابوالفرج علی بن ابراہیم حلبی (متوفی 1044ھ)

(انسان العیون فی سیرة الامین و المامون (سیرة حلبیة)، باب فتح مکة شرفها اللہ تعالیٰ، ج 3، ص 136)

31- علامہ عبدالملک بن حسین عصامی مکی (متوفی 1111ھ)

(سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل و التوالی، ذکر مناقبه......، ج 3، ص 155)

32- الشاہ ابومحمد قطب الدین احمد بن عبدالرحیم (شاہ ولی اللہ) دہلوی فاروقی (متوفی 1176ھ)

(ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، مقصد اوّل، فصل پنجم، حصہ سوم، ج 1، ص 572،571)

33- عارف باللہ علامہ عبدالعزیز بن احمد پرہاروی (متوفی 1239ھ)

(الناهیةعن طعن امیر المؤمنین معاویة رضی اللہ عنہ، فصل فی فضائل معویة رضی اللہ عنہ، ص 15)

رُواۃ

اس حدیث پاک کی جو سند مذکور ہوئی اس میں پہلے راوی ہیں:

1- امام ابومسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر دمشقی (متوفی 218ھ)

ان کے متعلق امام ذہبی نے لکھا ہے کہ یہ ملک شام کے بزرگ اور فقیہ تھے۔

(سیر اعلام النبلاء، ج 10، ص 228، رقم 60)

امام ابن معین، ابوحاتم، عجلی اور حاکم کہتے ہیں: یہ ثقہ تھے۔ اسی طرح خلیلی کا کہنا ہے کہ یہ ثقہ، حافظ اور مُتَّفَقٌ عَلَيْه امام تھے۔ ابن وضاح انھیں ثقہ فاضل کہتے تھے۔

(انظر: تهذیب التهذیب، من اسمه عبد الاعلی، ج 3، ص 727،726، رقم 4355)

2- دوسرے راوی ہیں: امام القدوة، ابومحمد سعید بن عبدالعزیز تنوخی (متوفی 167ھ)

آپ کی ولادت سیدنا سہل بن سعد اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی حیات مبارکہ میں ہوئی۔ آپ دمشق کے مفتی تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، ج 8، ص 32، رقم 5)

امام ابن حبان فرماتے ہیں: سعید بن عبدالعزیز ملک شام کے فقہا، عباد اور دمشق کے حفاظ و زُہاد میں سے ہیں۔ (مشاهیر علماء الامصار و اعلام فقهاء الاقطار، ، ن 103، رقم 1466)

حافظ ابن سعد کہتے ہیں: ان شاء اللہ یہ ثقہ ہیں۔ (الطبقات الکبریٰ، ج 7، ص 324، رقم 3913)

امام ابن معین اور عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ تھے۔

(انظر: تهذیب التهذیب، من اسمه سعید، ج 2، ص 667، رقم 2774)

امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ثبت تھے۔[1] (ایضاً)

بلکہ سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بیٹے ابو عبدالرحمان عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی (سیّدنا احمد) کو فرماتے سنا:

لیس فی الشام رجل اصح حدیثامن سعید بن عبدالعزیز۔

(مسند احمد، حدیث حبیب بن مسلمه فهری، ج 29، ص 12، رقم 17469، حدیث نعیم بن همار الغطفانی، ج 37، ص 144، رقم 22475)

3- تیسرے راوی: امام القدوۃ ابو شعیب ربیعہ بن یزید ایادی (متوفی 121یا123ھ) ہیں۔
ان کے متعلق امام ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں: یہ ثقہ عابد تھے۔

(تقریب التهذیب، ص 148، رقم 1919)

امام نسائی، عجلی، ابن عمار، یعقوب بن شیبہ اور ابن سعد نے بھی انھیں ثقہ کہا ہے۔

(انظر: تهذیب التهذیب، من اسمه ربیعة، ج 2، ص 424، رقم 2258)

کیا یہ صحابی نہیں؟؟

4- اس حدیث پاک کے چوتھے راوی، جنھوں نے نبی مکرم ﷺ کی زبانِ مبارک سے یہ دُعائیہ کلمات (اللّٰھم اجعله هادیا......الخ) سنے، حضرت عبدالرحمان بن ابی عمیرہ مزنی ہیں۔[2] آپ اور آپ کے بھائی سیّدنا محمد شرفِ صحابیت سے مشرف ہیں۔ رضی اللہ عنہما (الجرح و التعدیل، ج 8، ص 54)

سیّدنا محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت پر اختلاف تو نظر سے نہیں گزرا، البتہ سیّدنا عبدالرحمٰن کے صحابی ہونے میں معدودے چند علما میں اختلاف پایا جاتا ہے، مگر وہ قابلِ اعتنا نہیں؛ حفاظ و محدثین عظام،

---

[1] ثقہ ثبت کا درجہ "ثقہ" سے بلند ہوتا ہے۔منہ

[2] عمیرہ کے عین پر زبر اور میم کے نیچے زیر ہے۔یعنی: "عَمِیرہ"

(اسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج 4، ص 81، رقم 4762- مرقاة المفاتیح، شرح مشکوة المصابیح، ج 8، ص 3314)

اور مزنی کے میم پر پیش اور "ز" پر زبر ہے۔یعنی: مُزَنی۔

(المغنی فی ضبط اسماء الرجال و معرفة کنی الرواة و القابهم و انسابهم، حرف المیم، النسب، ص 247) منہ

فقہاء و علمائے کرام رحمہم اللہ کی کثیر تعداد کا آپ کی صحابیت پر ہی اتفاق ہے، اور امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اصح (یعنی صحیح ترین) یہی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

(انظر: تجرید اسماء الصحابة للذهبی، ج 1، ص 353، رقم 3742)

علاوہ ازیں ان بزرگوں نے اپنی کتب میں آپ رضی اللہ عنہ کا صحابی ہونا بیان کیا ہے:

1- حافظ ابن سعد (متوفی 230ھ) (طبقات الکبریٰ، ج 7، ص 292)

2- امام ترقفی (متوفی 267ھ) (حدیث عباس ترقفی، رقم 44)

3- امام ترمذی (متوفی 279ھ) (ترمذی، ج 5، ص 687، رقم 3842)

4- امام ابن ابی عاصم (متوفی 287ھ) (السنة، ج 1، ص 123، رقم 282)

5- امام بغوی (متوفی 317ھ) (معجم الصحابة، ج 4، ص 489)

6- حافظ ابن قانع (متوفی 351ھ) (معجم الصحابة، ج 2، ص 146، رقم 621)

7- امام آجری (متوفی 360ھ) (الشریعة، ج 5، ص 2436، رقم 1915، ص 2437، رقم 1916)

8- امام طبرانی (متوفی 360ھ) (مسند الشامیین، ج 1، ص 190، رقم 333)

9- اُستاذ المحدثین ابی الشیخ اصبہانی (متوفی 369ھ) (طبقات المحدثین)

10- حافظ ابو نعیم (متوفی 430ھ)

(تاریخ اصبهان، ج 1، ص 221- معرفة الصحابة، ج 4، ص 1836)

11- خطیب بغدادی (متوفی 463ھ)

(تالی تلخیص المتشابه، ج 2، ص 539-غنیة الملتمس ایضاح الملتبس، ص 8، رقم 4)

12- حافظ ابن عساکر (متوفی 571ھ) (تاریخ دمشق، ج 59، ص 83، ج 35، ص 230,231,232)

13- حافظ ابن خراط (متوفی 581ھ) (الاحکام الشرعیة الکبریٰ، ج 4، ص 428)

14- امام نووی (متوفی 676ھ) (تهذیب الاسماء و اللغات، ج 2، ص 103)

15- امام ذہبی (متوفی 748ھ)

(معجم الشیوخ الکبیر، ج 1، ص 155- تجرید اسماء الصحابة، ج 1، ص 353، رقم 3742- الکاشف فی معرفة من له روایة فی الکتب الستة، ج 1، ص 638، رقم 3281- سیر اعلام النبلاء، ج 3، ص 124- تاریخ اسلام، ج 4، ص 309)

16- علامہ صفدی (متوفی 764ھ) (الوافی بالوفیات، ج 18، ص 124)

17- حافظ ابن حجر مکی (متوفی 979ھ) (الصواعق المحرقة، ص 310)

18- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی 1176ھ)

(ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، ج 1، ص 571)

19- علامہ پرہاروی (متوفی 1239ھ)

(الناهية عن طعن امير المؤمنين معاوية رضى الله عنه، ص 15)وغیرہ

غور طلب بات

امام ابن حجر مکی نور اللہ مرقدہ نبی مکرم ﷺ کی مذکورہ دعا (اے اللہ! معاویہ کو ہادی، مہدی بنا......الخ) کے بارے میں فرماتے ہیں:

فتامل هذا الدعاء من الصادق المصدوق و ان ادعيته لامته لا سيما اصحابه مقبولة غير مردودة تعلم ان الله سبحانه استجاب لرسول الله ﷺ هذا الدعاء لمعاوية فجعله هاديا للناس مهديا فى نفسه و من جمع الله له بين هاتين المرتبتين كيف يتخيل فيه ما تقوله عليه المبطلون و وصمه به المعاندون معاذ الله لا يدعو رسول الله ﷺ هذا الدعاء الجامع لمعالى الدنيا و الأخرة المانع لكل نقص نسبته اليه الطائفة المعارقة الفاجرة، الا لمن علم ﷺ انه اهل لذلك حقيق بما هنالك فان قلت هذان اللفظان اعنى هاديا مهديا مترادفان او متلازمان فلم جمع النبى ﷺ بينهما؟ قلت: ليس بينهما ترادف و لا تلازم، لان الانسان قد يكون مهتديا فى نفسه و لا يهتدى غيره به، و هذه طريق من آثر من العارفين السياحة و الخلوة، و قد يهدى غيره و لا يكون مهتديا و هى طريقة كثيرين من القصاص الذين اصلحوا ما بينهم و بين الناس و افسدوا ما بينهم و بين الله، و قد شاهدت من هؤلاء جماعة لم يبال الله بهم فى اى واد هلكوا، و قد قال ﷺ: ان الله يؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر- فلاجل هذا طلب ﷺ لمعاوية حيازة هاتين المرتبتين الجليلتين حتى يكون مهد يا فى نفسه هاديا للناس-

"صادق ومصدوق ﷺ کی اِس دعا پر غور کرو! اور (اس پر بھی غور کرو کہ) آپ ﷺ کی وہ دعائیں جو آپ نے اپنی اُمت، بالخصوص اپنے اصحاب کے لیے خدا کے حضور مانگیں

مقبول ہوئیں ان میں سے کوئی بھی رد نہیں کی گئی، تو تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ دعا جو حضور نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے کی، یہ بھی مقبول ہوئی، اور اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو لوگوں کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دیا اور (غور کرو کہ) جس شخص میں اللہ ربّ العزت نے یہ دونوں صفتیں جمع فرما دی ہوں اس کی بابت معاذ اللہ وہ باتیں کیوں کر خیال کی جا سکتی ہیں جو باطل پرست معاند بکتے ہیں! (ظاہر ہے کہ) اللہ کے پیارے رسول ﷺ ایسی جامع دعا جو دنیا و آخرت کے مراتب کو شامل ہو اور ہر نقص سے پاک کرنے والی ہو اسی کے لیے ہی کریں گے جسے آپ نے اس کا اہل سمجھا ہوگا۔

ازالۂ اِشکال: اور اگر تم کہو کہ "ھادیا" (ہدایت دینے والا) اور "مھدیا" (ہدایت یافتہ) مترادف یا متلازم ہیں، پھر نبی کریم ﷺ نے یہ دونوں الفاظ کیوں فرمائے؟

تو مَیں کہوں گا کہ ان دونوں لفظوں میں ترادف ہے نہ تلازم؛ کیوں کہ انسان کبھی خود ہدایت یافتہ ہوتا ہے مگر دوسروں کو اس سے ہدایت نہیں ملتی، جیسا کہ ان عارفین کا حال ہے جنھوں نے سیاحت اور خلوت اختیار کر لی ہے۔

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے تو اس سے ہدایت پاتے ہیں مگر خود ہدایت یافتہ نہیں ہوتا اور یہ روش اکثر قُصّاص (قصے کہانیاں سنانے والے مقررین، خطبا) کی ہے کہ جنھوں نے بندوں کے معاملات تو درست رکھے مگر خدا کے ساتھ معاملہ بگاڑ دیا؛ مَیں (ابن حجر مکی) نے ایسے بہت سے لوگ دیکھے ہیں، ایسے لوگ جس جنگل میں چاہیں ہلاک ہو جائیں اللہ عزوجل کو ان کی کوئی پروا نہیں۔ اور رحمتِ عالم ﷺ کا فرمان بھی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کبھی اس دین کی مدد بدکار آدمی سے بھی کرا دیتا ہے۔

(مسلم، باب غلظ تحريم قتل الانسان نفسه......، ج 1، ص 105، رقم 178- بخاری، باب العمل بالخواتيم، ج 8، ص 124، رقم 6606 وغيرهما)

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے ان دونوں مراتب جلیلہ کی طلب فرمائی تا کہ آپ خود ہدایت یافتہ ہونے کے ساتھ لوگوں کو بھی ہدایت دیں۔"

(تطهير الجنان و اللسان عن الخطور و التفوه بثلب سيّدنا معاوية بن ابى سفيان - مع الصواعق المحرقة، الفصل الثانى، فى فضائله و مناقبه و خصوصياته و علومه و اجتهاده......، ص 388)

بلا شُبہہ مقبول دعا

امام کبیر شرف الدین حسین بن عبداللہ طیبی (متوفی 743ھ) اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں:

و لا ارتياب ان دعاء النبی ﷺ مستجاب فمن كان حاله هذا كيف يرتاب فی حقه۔

''اس میں کوئی شک نہیں، بلاشبہ (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں) نبی کریم ﷺ کی یہ دعا قبول ہو چکی ہے۔ پس جس کا یہ حال ہو (کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دینے والا اور خود ہدایت پر قائم رہنے والا بنا دیا ہو) تو اس کے بارے میں کیسے شک کیا جا سکتا ہے۔''

(شرح الطيبی علی مشكاة المصابيح المعروف بالكاشف عن حقائق السنن، باب جامع المناقب، ج 12، ص 3948، رقم 6244)

یہی بات ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ نے لکھی ہے۔

(انظر: مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، باب جامع المناقب، الفصل الثالث، ج 9، ص 4022، رقم 6244)

اجابت نے بڑھ کر گلے سے لگایا — چلی ناز سے جب دُعائے محمد
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دُلھن بن کے پلٹی دُعائے محمد

دوسری التجا بہ درگاہِ خدا

مذکورہ سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں کی گئی یہ دعا بھی منقول ہے:

اللّٰهم علم معاوية الحساب و قه العذاب۔

''اے اللہ! معاویہ کو حساب سکھا اور عذاب سے بچا!''

(التاريخ الكبير، معاوية بن ابی سفيان بن حرب......، ج 7، ص 326، رقم 1405)

بہ وقت سحر کیا مانگا؟

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے یوں بھی مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے رمضان شریف کے مہینہ میں مجھے سحری کی دعوت دی تو میں نے آپ سے سنا:

اللّٰهم علم معاوية الكتاب و الحساب و قه العذاب۔

''اے میرے اللہ! معاویہ کو کتاب و حساب کا علم عطا فرما اور عذاب سے بچا!''

(مسند احمد، حديث العرباض بن سارية......، ج 28، ص 383، رقم 17152- فضائل الصحابة لاحمد، فضائل معاوية بن ابی سفيان رضی الله عنهما، ج 2، ص 913، رقم 1748- السنة لابی بكر، ذكر ابی عبد الرحمٰن معاوية......، ج 2، ص 449، 450 رقم 696۔ صحيح ابن خزيمة، باب ذكر الدليل ان السحور......، ج 3، ص 214، رقم 1938 وغيرها كتب احاديث)

وقتِ سحر، سبحان اللہ!!

یاد رہے کہ سحری کا وقت وہ بابرکت وقت ہے جس کی عظمت بیان کرتے ہوئے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے سیدنا داؤد علیہ السلام کے اس سوال: اى الليل افضل؟ ''رات کا کون سا وقت افضل ہے؟'' کے جواب میں عرض کی تھی:

ما ادری غير انی اعلم ان العرش يهتز من السحر۔

''میں یہ تو نہیں جانتا کہ کون سا وقت افضل ہے البتہ اتنا جانتا ہوں کہ بہ وقت سحر عرش ہلنے لگتا ہے۔''

(مصنف ابن ابی شيبة، كلام داود عليه السلام، ج 7، ص 68، رقم 34251- الزهد لاحمد بن حنبل، زهد داوٗد عليه السلام، ص 60، رقم 365 وغيره)

اور یہی وہ وقت ہے جب پروردگارِ عالم ندا کرتا ہے:

من يدعونی فاستجب له، من يسالنی فاعطيه۔

''کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کروں۔''

(صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب الدعاء فی الصلاة من آخر الليل، ج 2، ص 53، رقم 1145، وغيره)

تو ایسے بابرکت و قبولیت کے وقت اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے جب یہ التجا کی ہوگی کہ اے میرے اللہ! میرے معاویہ کو عذاب سے بچا! تو یہ کیوں کر ممکن ہے کہ اس وقت ہر خاص و عام کی دُعا قبول فرمانے والے نے اپنے محبوب کی دعا قبول نہ کی ہو۔

شہروں پر قبضہ

علاوہ ازیں سیدنا مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مالک کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں:

اللّٰهم علم معاوية الكتاب و مكن له فی البلاد و قه العذاب۔

''اے میرے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم، شہروں میں حکومت اور عذاب سے امن دے!''

(الشريعة، باب ذكر دعاء النبی المعاوية، ج 5، ص 2438، رقم 1918 وغيره كتب احاديث)

صرف یہی نہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب اور عظمت و رفعت پر دال ان کے علاوہ بھی فرامین مصطفیٰ ﷺ ہیں، جو کہ کتب احادیث و عقائد میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

باب سوم:

آثارِ صحابہ

بہترین قاضی

رسول اللہ ﷺ کے بے مثال ماموں، جن کے بارے میں آپ نے فرمایا:

هذا خالي فليرني امرء خاله۔

''یہ میرے ماموں ہیں ان جیسا کسی کا ماموں ہو تو مجھے دکھائے۔''[1]

حضرت سیدنا ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص مالک رضی اللہ عنہ (متوفی 55ھ) فرماتے تھے:

ما رايت احدا بعد عثمان اقضى بحق من صاحب هذا الباب۔ يعني معاوية۔

''میں نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر، معاوية بن صخر ابی سفيان......، ج 59، ص 161- تاريخ اسلام للذهبی، حرف الميم، ج 4، ص 313- البداية و النهاية، ترجمة معاوية و ذكر شيء من ايامه......، ج 8، ص 142)

صاحبِ نبی

رسول اللہ ﷺ کے عم زاد، جنھیں آپ نے گلے لگا کر بارگاہ خداوندی میں عرض کی تھی:

اللهم علمه الحكمة۔

''اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے!''

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما (متوفی 68ھ) فرماتے تھے:

دعه فانه قد صحب رسول الله ﷺ۔

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔''

---

[1] سیدنا سعد کے دادا اُہیب بن مناف رسول اللہ ﷺ کی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے چچا تھے (اس اعتبار سے آپ حضور ﷺ کے ماموں ہوئے)۔ (رجال حول الرسول، ص 82) منہ

(صحيح بخاری، كتاب المناقب، باب ذكر معاوية رضى الله عنه، ج 5، ص 28، رقم 3764- السنن الكبرٰى، باب الوتر بركعة واحدة......، ج 3، ص 40، رقم 4797)

سمجھدار

آپ رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے تھے:

انه فقيه۔

''بے شک امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فقیہ ہیں۔''

(ایضاً، رقم 3765- ایضاً، ج 3، ص 40، رقم 4798- الاوسط فی السنن و الاجماع و الاختلاف، ذكر اباحة الوتر بسبع ركعات......، ج 5، ص 179، رقم 2642)

زیادہ علم والے

امام المسلمین امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی مطلبی مکی (متوفی 204ھ) نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمان بھی نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنے غلام سے فرمایا:

اصاب اى بنى ليس احد منا اعلم من معاوية۔

''اے میرے بیٹے! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو کیا درست کیا، ان سے زیادہ علم والا ہم میں کوئی نہیں۔''

(مسند الشافعی، و من كتاب الصوم و الصلاة و العيدين......، ص 86- تفسير الامام الشافعی، تحت سورة المزمل، ج 3، ص 1408- الام، باب الحكم فيمن دخل فى صلاة او صوم......، ج 1، ص 330)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان حافظ عبدالرزاق صنعانی (متوفی 211ھ) اور امام بیہقی (متوفی 458ھ) نے بھی نقل کیا ہے۔

(انظر: المصنف، باب كم الوتر؟، ج 3، ص 20- السنن الكبرٰى، باب الوتر بركعة واحدة......، ج 3، ص 39، رقم 4794- معرفة السنن و الآثار، الوتر، ج 4، ص 60، رقم 5469)

بہترین حاکم

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے:

ما رايت رجلا كان اخلق للملك من معاوية۔

''میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ حکومت کے لیے موزوں کسی کو نہیں دیکھا۔''

(التاريخ الكبير، معاوية بن ابی سفيان......، ج 7، ص 326، رقم 1405۔ الجزء المتمم لطبقات ابن سعد (الطبقة الرابعة من الصحابة ممن اسلم عند فتح مكة و ما بعد ذلك)، معاوية بن ابی سفيان بن حرب......، ص 121، رقم 46- معجم الصحابة للبغوی، ابو عبد الرحمٰن معاوية بن ابی سفيان، ج 5، ص 373)

بے مثال سردار

وہ پیارے اور نیک صحابی جن کی نیکی کی گواہی دیتے ہوئے اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ بنت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما سے سیّدِ عالم ﷺ نے فرمایا تھا:

ان اخاك رجل صالح۔

"تیرا بھائی نیک آدمی ہے۔"

اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتیں: ان سے بڑھ کر نقوشِ نبوی کا متبع کوئی نہیں۔

حضرت سیّدنا ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (متوفی 73یا74ھ) فرماتے تھے:

ما رايت احدا بعد رسول الله ﷺ اسود من معاوية۔

"مَیں نے رسولِ کریم ﷺ کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جیسا سردار کوئی نہیں دیکھا۔"[1]

(الآحاد و المثانی، و من ذکر معاوية بن ابی سفيان......، ج 1، ص 379، رقم 516- المعجم الكبير، المطلب بن عبد الله بن حنطب عن ابن عمر، ج 12، ص 387، رقم 13432- شرح اصول اعتقاد اهل السنة و الجماعة، سياق ما روی عن النبی ﷺ فی فضائل ابی عبد الرحمٰن......، ج 8، ص 1529,1530، رقم 2781)

بُردبار

شیخ الاسلام امام ابوبکر محمد بن سیرین انصاری تابعی (متوفی 110ھ) کہتے ہیں کہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

كان معاوية احلم الناس۔

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم و بردبار تھے۔"

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاوية بن ابی سفيان......، ج 2، ص 443، رقم 681)

---

[1] امام احمد بن حنبل سے "اسود" کا معنی "اسخی" ("بہت زیادہ عطا فرمانے والے") بھی مروی ہے۔

(انظر: السنة، ج 2، ص 441، رقم 678) منه

اُمت کا ہادی

نبی کریم ﷺ کے عابد و زاہد صحابی جن کے بارے میں امیر المومنین سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: کاش! میرے پاس ان جیسے لوگ ہوتے جن سے میں مسلمانوں کے مسائل میں مدد لیتا۔

(المعجم الكبير، اخبار عمير بن سعد، ج 17، ص 51)

وہ سیّدنا عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لا تذكروا معاوية الا بخير، فانی سمعت رسول الله ﷺ يقول: اللهم اهد به۔

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خیر سے ہی یاد کیا کرو؛ میں نے اللہ کے پیارے رسول ﷺ سے سنا ہے: اے اللہ! معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما!"

(سنن ترمذی، باب مناقب معاوية بن ابی سفيان رضی الله عنه، ج 5، ص 687، رقم 3843)

● ● ●

باب چہارم:

اِرشاداتِ تابعین

صاحبِ حلم ووقار

حضرت ابوالعلا قبیصہ بن جابر تابعی (متوفی 69ھ) فرماتے تھے:

فما رايت رجلا اثقل حلما و لا ابطا جهلا و لا ابعده اناة منه۔

"مَیں نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑا حلیم، جہالت سے بہت زیادہ دُور اور بڑا باوقار آدمی کوئی نہیں دیکھا۔"

(المعرفة و التاريخ، باب فى عمر بن خطاب......، ج 1، ص 458- تاريخ دمشق، معاوية بن صخر ابى سفيان......، ج 59، ص 178- سير اعلام النبلاء، معاوية بن ابى سفيان صخر بن حرب الاموى، ج 3، ص 153)

بے مثل حکمران

امام مظلوم سیّدنا عثمان غنی کے زمانہ مبارک میں وصال فرمانے والے ثقہ تابعی، حضرت ابواسحاق کعب بن ماتع حمیری (کعب احبار) فرمایا کرتے:

لن يملك احد من هذه الامة ما ملك معاوية۔

"جس طرح سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکمرانی کی ہے اِس اُمت میں کسی نے نہیں کی۔"

(الطبقات الكبرىٰ، معاوية بن ابى سفيان......، ص 119، رقم 43- تاريخ دمشق، معاوية بن صخر......، ج 59، ص 176- سير اعلام النبلاء، معاوية بن ابى سفيان صخر بن حرب الاموى، ج 3، ص 153)

اِمام زہری کو جواب

مدینہ طیبہ کے بہت بڑے عالم، جنھوں نے سیّدنا عمر فاروق کی زیارت کی، سیّدنا عثمان، سیّدنا علی اور سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا کلام سنا۔ حضرت ابومحمد سعید بن مسیب قرشی مخزومی (متوفی بعد 90ھ) سے جب امام زہری نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

اسمع يا زهرى من مات محبا لابى بكر و عمر و عثمان و على و شهد للعشرة بالجنة و ترحم على معاوية، كان حقيقا على الله ان لا يناقشه الحساب۔

"اے زہری! سنو! جو شخص سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر، سیّدنا عثمان اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہم کی محبت میں مرے، عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی گواہی دے اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کرے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کے حساب میں سختی نہ فرمائے۔"

(تاريخ دمشق، معاوية بن صخر......، ج 59، ص 207- البداية و النهاية، ترجمة معاوية و ذكر شىء من ايامه......، ج 8، ص 148 وغيرهما)

اکثر لوگ کہیں......

جلیل القدر صحابہ و تابعین کے شاگرد، عظیم المرتبت ائمہ کے استاذ، ثقہ امام، قدوۃ المفسرین و المحدثین، حافظ الاصل، حضرت ابوالخطاب قتادہ بن دِعامہ بصری (متوفی 100ھ) فرماتے تھے:

لو اصبحتم فى مثل عمل معاوية لقال اكثركم: هذا المهدى۔

"اگر تم سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے کام کرنے لگو تو اکثر لوگ پکار اُٹھیں: یہ مہدی ہے۔"

(السنة، ذكر ابى عبد الرحمان معاوية......، ج 2، ص 437، رقم 668)

جہنمی کون؟

حضرت قتادہ یہ بھی فرماتے: مَیں نے (کبیر الشان و رفیع الذکر امام، حضرت ابوسعید حسن بن ابو الحسن یسار) حسن بصری تابعی (متوفی 110ھ) سے کہا:

يا ابا سعيد! ان ههنا ناسا يشهدون على معاوية انه من اهل النار۔

"اے ابوسعید! یہاں کچھ لوگ ہیں جو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو جہنمی کہتے ہیں۔" (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

سیّدنا حسن بصری رحمہ اللہ نے اِرشاد فرمایا:

لعنهم الله و ما يدريهم من فى النار۔

"ان پر اللہ کی لعنت ہو انھیں کیا خبر جہنم میں کون ہے۔"

(الاستيعاب فى معرفة الاصحاب، معاوية بن ابى سفيان، ص 679، رقم 1448)

امام حسن بصری کا اسی مفہوم کا فرمان امام بغوی (متوفی 317ھ)، امام آجری (متوفی 360ھ)، حافظ ابن عساکر (متوفی 571ھ) اور علامہ ابن منظور (متوفی 711ھ) نے بھی اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

(انظر: معجم الصحابة، ابو عبد الرحمن معاوية بن ابى سفيان، ج 5، ص 368، رقم 2193-

الشریعة، باب ذکر تواضع معاویة رحمه الله فی خلافته، ج 5، ص 2467، رقم 1957- تاریخ دمشق، معاویة بن صخر ابی سفیان.....، ج 59، ص 206- مختصر تاریخ دمشق، معاویة بن صخر ابی سفیان.....، ج 25، ص 73)

یہ مہدی ہیں

ثقہ وحجۃ امام ابوالحجاج مجاہد بن زبیر مکی تابعی (متوفی 104ھ)[1] فرماتے ہیں:

لو رایتم معاویة لقلتم: هذا المهدی۔

"اگرتم سیّدنا معاویہ ؓ کو دیکھتے تو کہتے: یہ مہدی ہیں۔"

(السنة ذکر ابی عبد الرحمن معاویة.....، ج 2، ص 438، رقم 669- الفوائد المنتقاة عن الشیوخ العوالی، ص 92، رقم 92)

تمھارا کیا حال ہوتا

اکابر محدثین، مجتہدین اور فقہا کے اُستاذ، امام ابو محمد سلیمان بن مہران (اعمش) اسدی کوفی تابعی (متوفی 147 یا 148ھ) کے سامنے ایک دفعہ لوگوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ اور آپ کے عدل وانصاف کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا:

فکیف لو ادرکتم معاویة۔

"(تم حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے عدل کی بات کرتے ہو) اگرتم سیّدنا معاویہ ؓ کو دیکھتے تو تمھارا کیا حال ہوتا۔"

(چوں کہ سیّدنا معاویہ ؓ کا حلم وبُردباری لوگوں میں بہت مشہور تھا اس لیے) اُنھوں نے پوچھا:

یا ابا محمد یعنی فی حلمه؟

"اے ابو محمد کیا آپ سیّدنا معاویہ ؓ کے حلم کی بات کررہے ہیں؟"

آپ نے فرمایا:

لا والله الا بل فی عدله۔

"نہیں، اللہ کی قسم بلکہ آپ کے عدل وانصاف کی بات کررہا ہوں۔" (یعنی سیّدنا معاویہ ؓ کا حلم ہی نہیں، عدل وانصاف بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ سے بڑھ کر ہے)

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة.....، ج 2، ص 437، رقم 667- المنتقی من منهاج الاعتدال فی نقد کلام اهل الرفض و الاعتزال للذهبی، الفصل الثالث فی امامة علی رضی الله عنه، ص 388)

[1] امام مجاہد کے سن وفات کے متعلق چار اقوال ہیں: 101، 102، 103 یا 104ھ۔ و الله اعلم

باب پنجم:

اقوالِ تبع تابعین

وہ خاک!!

ولی باکرامت، جامع العلوم، حضرت امام ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مبارک تمیمی (متوفی 181ھ) فرماتے ہیں:

تراب دخل فی انف معاویة رحمه الله مع رسول الله اخیر او افضل من عمر بن عبدالعزیز۔

"جو مٹی اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی معیت میں سیّدنا معاویہ ؒ کے ناک میں داخل ہوئی وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بہتر یا افضل ہے۔"

(الشریعة، باب ذکر تواضع معاویة.....، ج 5، ص 2466، رقم 1955)

حضرت ابن مبارک کا اسی مفہوم کا فرمان ان کتب میں بھی ہے۔

(تاریخ دمشق، معاویة بن صخر.....، ج 59، ص 207۔ البدایة و النهایة، ترجمة معاویة و ذکر شیء من ایامه.....، ج 8، ص 148)

ہزار درجہ افضل

علامہ ابوالعباس احمد بن محمد (ابن خلکان) (متوفی 681ھ) نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے جب سوال ہوا کہ سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان ؓ اور عمر بن عبدالعزیز ؒ میں سے افضل کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

والله ان الغبار الذی دخل فی انف معاویة مع رسول الله ﷺ افضل من عمر بالف مرة۔

"اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حضرت معاویہ ؓ کے ناک میں داخل ہونے والا گردوغبار بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے ہزار درجہ افضل ہے۔"

(وفیات الاعیان، عبد اللہ بن مبارک، ج 3، ص 33)

امام ابن مبارک کا یہ فرمان امام شہاب الدین احمد بن یحیٰی قرشی عدوی (متوفی 759ھ) نے بھی

نقل کیا ہے۔

(انظر:مسالك الابصار فی ممالك الامصار، عبد اللہ بن مبارك، ج 5، ص 665، رقم 152)

عظیم شرف

امام شہاب الدین احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی شافعی (متوفی 974ھ) لکھتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز؟ تو آپ نے فرمایا:

واللہ للغبار الذی دخل انف فرس معاویة مع رسول اللہ ﷺ خیر من مائة واحد مثل ابن عبدالعزیز۔

''اللہ کی قسم (حضرت معاویہ کجا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو گرد و غبار آپ کے گھوڑے کی ناک میں پڑا وہ بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جیسی سو ہستیوں سے بہتر ہے۔''

(الفتاوی الحدیثیة، مطلب فی قول ابن المبارك و اللہ للغبار الذی......، ص 401)

حضرت ابن مبارک کا یہ قول مفسر شہیر علامہ محمود بن عبداللہ حسینی آلوسی (متوفی 1207ھ) اور فقیہ و محدث علامہ علی بن سلطان القاری حنفی (متوفی 1014ھ) نے بھی نقل کیا ہے۔

(انظر:روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم و السبع المثانی، سورة الجمعة، ج 14، ص 289۔ شرح الشفاء، فصل و من توقیره و بره توقیر اصحابه علیه الصلوٰة و السلام، ج 2، ص 97)

امام ابن مبارک کے اسی فرمان کے تحت حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

یرید بذلك ان شرف الصحبة و الرؤیة لرسول اللہ ﷺ و حلول نظرة الکریم لا یعادله عمل و لا یوازیه شرف۔

''سیّدنا عبداللہ بن مبارک کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی صحبت کا شرف اور آپ کی زیارت و نظر کرم ایسی نعمتیں ہیں جن کے برابر کوئی عمل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان کے مساوی کوئی شرف ہو سکتا ہے۔'' (الفتاوی الحدیثیة، ص 401,402)

اُن کا مقتدی، اللہ اللہ!!

محمد بن یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے جب سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

ما اقول فی رجل قال رسول اللہ ﷺ سمع اللہ لمن حمده، فقال معاویة من خلفه ربنا و لك الحمد۔

''میں اس ہستی کے بارے میں کیا کہوں! جب رسول اللہ ﷺ **سمع اللہ لمن حمده** (اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی) کہتے، تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے: **ربنا و لك الحمد**۔ (اے ہمارے پروردگار! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں)''

(تاریخ دمشق، معاویة بن صخر......، ج 59، ص 207- مختصر تاریخ دمشق، معاویة بن صخر......، ج 25، ص 74- البدایة و النهایة، ترجمة معاویة و ذکر شیء من ایامه......، ج 8، ص 148)

صرف اُن کی خاطر!

صاحب کرامت ولی اللہ، جن کی قبر مبارک سے بھی لا الٰہ الا اللہ کی آواز آتی تھی۔[1] شیخ الاسلام، امام المحدثین، حافظ ابو مسعود معافیٰ بن عمران ازدی (متوفی 185 یا 186ھ) سے جب کسی نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے اس پر سخت ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

لا یقاس باصحاب رسول اللہ ﷺ احدا معاویة صاحبه و صهره و کاتبه و امینه علی وحی اللہ۔ و قال رسول اللہ ﷺ دعوا لی اصحابی و اصهاری فمن سبهم فعلیه لعنة اللہ و الملائکة و الناس اجمعین۔

''کسی (غیر صحابی) کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا! حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے صحابی، رشتہ دار (برادر نسبتی) کاتب اور وحی الٰہی پر آپ کے امین ہیں۔ اور نبی اقدس ﷺ کا فرمان ہے: میرے صحابہ اور رشتہ داروں کو میری خاطر چھوڑ دو جس نے انھیں سَبّ کیا اس پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت۔''

(شرح اصول اعتقاد اهل السنة و الجماعة، سیاق ما روی عن النبی ﷺ فی فضائل ابی عبد الرحمن معاویة......، ج 8، ص 1531، رقم 2785- الاباطیل و المناکیر و الصحاح و المشاهیر، باب فی فضائل طلحة و الزبیر......، ص 112- تاریخ بغداد، معاویة بن ابی سفیان، ج 1، ص 577- تاریخ دمشق، معاویة بن صخر......، ج 59، ص 208)

---

[1] انظر:شرح الصدور بشرح حال الموتٰی و القبور، باب زیارة القبور و رؤیة الموتٰی لزوارهم، ص 184، رقم 905

چھ سو سے بھی بہتر

امام ابوبکر احمد بن محمد الخلال حنبلی (متوفی 311ھ) ثقہ راویوں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت معافی بن عمران رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ سیدنا معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

كان معاوية افضل من ست مائة مثل عمر بن عبد العزيز

''(ایک عمر بن عبدالعزیز کیا) سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز جیسے چھ سو بزرگوں سے افضل ہیں۔''

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 2، ص 435، رقم 664)

پردۂ اصحاب

بزرگ تبع تابعین کے شاگرد، بقیۃ المشائخ، ثقہ امام، حافظ ابوتوبہ ربیع بن نافع حلبی (متوفی 241ھ) فرماتے ہیں:

معاوية بن ابى سفيان ستر اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا كشف الرجل الستر اجترى على ما وراءه۔

''سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول کریم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا پردہ ہیں، جب کوئی شخص پردہ اُٹھاتا ہے تو جو کچھ اس کے پیچھے ہے اس پر بھی جرأت کرتا ہے۔'' (یعنی جو بدنصیب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ وہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی زبانِ طعن دراز کرتا ہے)

(تاریخ بغداد، معاویة بن ابی سفیان، ج 1، ص 577. تاریخ دمشق، معاویة بن صخر ابی سفیان......، ج 59، ص 209- البدایة و النهایة، ترجمة معاویة و ذکر شیء من ایامه......، ج 8، ص 148)

باب ششم:

علمائے احناف کا نظریہ

بال اور خون

شمس الائمہ، امام، فقیہ ابوبکر محمد بن احمد سرخسی حنفی (متوفی 483ھ) نے حضرت ابوبکر محمد بن فضل رحمہ اللہ کا ایک واقعہ درج کیا ہے کہ

كان ينال منه فى الابتداء، فراى فى منامه كانّ شعرة تدلت من لسانه الى موضع قدمه فهو يطؤها و يتالم من ذلك و يقطر الدم من لسانه۔

''آپ ابتداءً سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی عیب جوئی کرتے تھے، ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میری زبان سے بال نکل کر پاؤں تک آگیا ہے، انھوں نے اسے روندا جس کی وجہ سے اذیت ہوئی اور زبان سے خون جاری ہوگیا۔''

فسال المعبر عن ذلك۔

''تو انھوں نے معبر (خواب کی تعبیر بتانے والے) سے اس کی تعبیر پوچھی۔''

اس نے کہا:

انك تنال من واحد من كبار الصحابة رضى الله عنه، فاياك، ثم اياك۔

''آپ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ صحابہ میں سے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی عیب جوئی کرتے ہیں اس سے باز آجائیں اور پرہیز کریں! (یہ اسی کا ہی وبال ہے)''

(المبسوط للسرخسی، کتاب الاکراہ، ج 24، ص 47)

یہ دروازہ بالکل بند کردو!

محدث وفقیہ، شیخ ابوالمواہب عبدالوہاب بن احمد شعرانی حنفی (متوفی 973ھ) فرماتے ہیں:

فمن طعن فى الصحابة فقد طعن فى نفس دينه فيجب سد الباب جملة الواحدة لا سيما الخوض فى امر معاوية و عمرو بن العاص۔

''جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کرتا ہے بے شک وہ اپنے دین پر طعن کرتا ہے؛ لہٰذا ضروری

ہے کہ یہ دروازہ بالکل بند کر دیا جائے بالخصوص سیّدنا معاویہ اور سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے بارے میں۔"

(الیواقیت و الجواهر فی بیان عقائد الاکابر، المبحث الرابع و الاربعون فی بیان وجوب الکف عن شجر بین الصحابة......، ج 2، ص 323)

عادل، فاضل

بے مثل عالم، عظیم مفسر، اُصولی، متکلم، مؤرخ اور شارح و محدث علامہ ابوالحسن نورالدین علی بن سلطان القاری حنفی (متوفی 1014ھ) لکھتے ہیں:

معاوية؛ فهو من العدول الفضلاء، و الصحابة الاخيار۔

"سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ عادل، فاضل اور اخیار صحابہ میں سے ہیں۔"

(مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح، باب مناقب الصحابة......، ج 9، ص 3875)

صحبتِ نبوی

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ بدرُالدین ابوالبرکات احمد بن عبدالاحد سرہندی فاروقی حنفی (متوفی 1034ھ) نے میر محمد نعمان بدخشی کو ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

لا تعدل بالصحبة شيئاً كائناً ما كان الا ترى ان اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه و عليهم و سلم و بارك فضلوا بالصحبة على من عداهم سوى الانبياء عليهم السلام و ان كان ويساً قرنياً او عمراً مروانياً مع بلوغهما نهاية الدرجات و وصولهما غاية الكمالات سوى الصحبة فلا جرم صار خطا معاوية خيراً من صوابهما ببركة الصحبة و سهو عمرو بن العاص افضل من صحوهما لما ان ايمان هولاء الكبراء صار بالصحبة شهوديا بروية الرسول و حضور الملك و شهود الوحى و معاينة المعجزات و ما اتفق لمن عداهم هذه الكمالات التى هى اصول سائر الكمالات كلها و لو علم ويس فضيلة الصحبة بهذه الخاصية لم يمنعه مانع من الصحبة و ما اثر شيئاً من الاشياء على هذه الفضيلة و الله يختص برحمته من يشاء و الله ذوالفضل العظيم۔ بَیْتٌ:

سکندر را نمی بخشند آبی — بہ زور و زر میسر نیست ایں کار

اللّٰهم و ان لم تخلقنا فى هذه النشاة فى قرن هؤلاء الاكابر فاجعلنا فى النشاة الاخرة محشورين فى زمرتهم بحرمة سيّد المرسلين عليه و عليهم الصلوات و التحيات و التسليمات۔ والسلام۔

"صحبت کے برابر کوئی چیز نہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہی کی بنا پر انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ تمام لوگوں پر فضیلت حاصل ہے، خواہ اویس قرنی ہوں یا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہما۔ حالاں کہ یہ دونوں ہستیاں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے علاوہ تمام درجات کی نہایت اور تمام کمالات کی غایت تک پہنچی ہوئی ہیں؛ اسی لیے بلاشبہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطا صحبت نبوی کی برکت سے ان دونوں کے صواب سے بہتر ہے، اور سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا سہو ان دونوں کے صواب سے افضل ہے۔ کیوں کہ ان بزرگوں کا ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت، فرشتہ کی حاضری، مشاہدۂ وحی اور معجزات دیکھنے کی وجہ سے شہودی ہو چکا تھا اور صحابہ کرام کے سوا کسی اور کو اس قسم کے کمالات جو تمام کمالات کے اصول ہیں نصیب نہیں ہوئے؛ (بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ) اگر حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوتا کہ صحبت کی فضیلت میں یہ خاصیت ہے تو انھیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) صحبت سے کوئی چیز مانع نہ ہوتی، اور وہ اس فضیلت پر کسی چیز کو ترجیح نہ دیتے لیکن اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 105)

سکندر را نمی بخشند آبی — بہ زور و زر میسر نیست ایں کار

(ہم بارگاہِ الٰہ میں دُعا کرتے ہیں کہ) اے اللہ! اگر چہ تو نے ہم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں پیدا نہیں فرمایا مگر (ہم تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ) **بحرمة سيّد المرسلين عليه الصلاة و السلام** قیامت کے دن ہمارا انھی کے زمرہ میں حشر فرمانا! والسلام"

(مکتوبات، مکتوب صد و بستم، دفتر اوّل، حصہ چہارم، ج 1، ص 58 - المنتخبات من المکتوبات......، المکتوب العشرون و المائة......، ص 78,79)

جہنمی کتا

امام شہاب الدین احمد بن محمد خفاجی مصری حنفی (متوفی 1069ھ) سیّدنا معاویہ کا ذکر خیر کرتے

ہوئے فرماتے ہیں:

و من یکن یطعن فی معاویة
فذاک کلب من کلاب الهاویة

''جو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتا ہے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔''

(نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض، القسم الثانی فیما یجب علی الانام من حقوقه ﷺ، فصل و من توقیره ﷺ و بره، ج 4، ص 525)

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نور اللہ مرقدہ نے بھی لکھی ہے۔(انظر:العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة، ج 29، ص 264وغیره)

خبردار!

الشاہ قطب الدین احمد بن عبدالرحیم (شاہ ولی اللہ) محدث دہلوی حنفی (متوفی 1176ھ) فرماتے ہیں:

باید دانست کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما یکے از اصحاب آں حضرت بود ﷺ و صاحب فضیلت جلیلہ در زمرہ صحابہ رضی اللہ عنہم زنہار! در حق اوسوے ظن نکنی و در ورطہ سب او نہ افتی تا مرتکب حرام نشوی۔ **اخرج ابو داوٗد عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ: لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیده لو انفق احدکم مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم و لا نصیفه۔**

(سنن ابو داوٗد، باب فی النهی عن سب اصحاب......، ج 4، ص 214، رقم 4658)

''جاننا چاہیے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک تھے اور زمرۂ صحابہ رضی اللہ عنہم میں بڑے صاحبِ فضیلت تھے، خبردار! تم کبھی ان کے حق میں بدگمانی نہ کرنا اور ان کی بدگوئی میں مبتلا نہ ہونا ورنہ تم حرام کے مرتکب ہوگے۔ امام ابو داوٗد نے حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا نہ کہو! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو صحابہ کے ایک مد بلکہ آدھے مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔'' (ازالۃ الخفاء عن خلافة الخلفاء، مقصد اول، فصل پنجم، حجیہ سوم، ج 1، ص 571)

نجیب و مجتہد

عارف باللہ، علامہ ابو عبدالرحمٰن عبدالعزیز ملتانی پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1239ھ) لکھتے ہیں:

ان معاویة رضی الله عنه من کبار الصحابة و نجبائهم و مجتهديهم و لو سلم انه من صغارهم فلا شك فی انه دخل فی عموم الاحاديث الصحيحة الواردة فی تشریف الصحابة رضی الله عنهم۔

''بے شک سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کبار صحابہ، نجبا، اور مجتہدین میں سے تھے، اور اگر آپ کو صغار صحابہ میں بھی تسلیم کیا جائے تو پھر بھی یقیناً آپ ان تمام احادیث صحیحہ میں داخل ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بزرگی میں وارد ہوئیں۔''

(النبراس شرح شرح العقائد، محاربات الصحابة واجبة التاويل، ص 330)

راہ نما، راہ یاب

حامیٔ سُنّت و اہلِ سُنّت، ماحیٔ شرک و بدعت، مجددِ اُمت، اعلیٰ حضرت، شیخ الاسلام، امام، حافظ احمد رضا بن مفتی نقی علی خاں ہندی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1340ھ) کی ویسے تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر مستقل تصانیف ہیں، جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:

''مسئلہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق و تنقیح فقیر کے رسالہ:

1- **البشری العاجلة من تحف اجلة۔** (۱۳۰۰ھ)
2- **الاحادیث الراویة لمدح الامیر معوية۔** (۱۳۰۳ھ)
3- **عرش الاعزاز و الاکرام لاول ملوك الاسلام۔**
4- **ذب الاهواء الواهية فی باب الامیر معوية۔** (۱۳۱۲ھ) وغیرہا میں ہے۔''[1]

(العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویة، ج 5، ص 478)

[1] سیّدنا معاویہ کے ذکرِ پاک پر مشتمل انھی رسائل کا تذکرہ کرنے کے بعد حضرت محدثِ اعظم پاکستان مفتی ابوالفضل محمد سردار احمد نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

''اللہ اللہ! اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سُنّت رضی اللہ عنہ کی قوتِ علمیہ اور جوشِ ایمانی دیکھیے کہ صحابہ کرام خصوصاً سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمتِ شان اور ان سے مطاعن کے رد میں کتنے رسالے تصنیف فرمائے ہیں۔ واقعی! جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھادیے ہیں۔ جزاهم الله عنا وعن سائر المسلمين احسن الجزاء۔'' (سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، تیسرا مقدمہ، ص 16,17) منہ

لیکن ان کے علاوہ بھی آپ نے اپنے فتاویٰ میں کئی مقامات پر سیّدنا امیر معاویہ ؓ کے متعلق اہلِ سُنّت کے عقیدہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ مثلاً: ایک مقام پر فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ ؓ اَجِلّہ صحابہ کرام ؓ سے ہیں، صحیح ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دُعا فرمائی:

اللّٰهم اجعله هاديا مهديا و اهد به۔

"اِلٰہی! اسے راہ نما، راہ یاب کر اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے!"

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ، ج 29، ص 279)

اِنتہائی اہم باتیں

پھر ان لوگوں کا رد کرتے ہوئے جو بعض روایات کی بنا پر سیّدنا معاویہ وغیرہ اجلہ صحابہ پر طعن کرتے ہیں، اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:

"سِیَر (تاریخ وسیرت کی کتابوں) میں بہت اکاذیب واباطیل بھرے ہیں کما لا یخفی (جیسا کہ اہلِ علم پر مخفی نہیں) بہ ہر حال فرق مراتب نہ کرنا اگر جنوں نہیں تو بد مذہبی ہے، بد مذہبی نہیں تو جنون ہے۔ سِیَر جن بالائی باتوں کے لیے ہے اس حد سے تجاوز نہیں کر سکتے؛ اس کی روایات مذکورہ کسی حیض ونفاس کے مسئلہ میں بھی سننے کی نہیں نہ کہ معاذ اللہ ان واہیات ومعضلات وبے سروپا حکایات سے صحابہ کرام حضور سیّد الانام علیہ و علی آلہ و علیہم افضل الصلاۃ و السلام پر طعن پیدا کرنا، اِعتراض نکالنا، ان کی شانِ رفیع میں رخنے ڈالنا، کہ اس کا اِرتکاب نہ کرے گا مگر گم راہ، بد دین، مخالف ومضاد حق مبین۔ آج کل کے بد مذہب، مریض القلب، منافق شعار ان جزافات سیر وخرافات تواریخ وامثالہا سے حضرات عالیہ خلفائے راشدین واُمّ المومنین وطلحہ وزبیر ومعاویہ وعمرو بن العاص ومغیرہ بن شعبہ وغیرہم اہل بیت وصحابہ ؓ کے مطاعن مردودہ اور ان کے باہمی مشاجرات میں موحش ومہمل حکایات بے ہودہ جن میں اکثر تو سرے سے کذب وواحض اور بہت الحاقات ملعونہ روافض چھانٹ لاتے اور ان سے قرآن عظیم وارشادات مصطفیٰ ﷺ واِجماع اُمت واساطین ملت کا مقابلہ چاہتے ہیں، بے علم لوگ انھیں سن کر پریشان ہوتے یا فکر جواب میں پڑتے ہیں، ان کا پہلا جواب یہی ہے کہ ایسے مہملات کسی ادنیٰ مسلمان کو گنہ گار ٹھہرانے کے لیے مسموع نہیں ہو سکتے نہ کہ ان محبوبانِ خدا پر طعن جن کے مدائح تفصیلی خواہ اِجمالی سے کلام اللہ وکلام رسول اللہ مالا مال ہیں۔ جل جلالہ و ﷺ۔

امام، حجۃ الاسلام، مرشد الانام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی اِحیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں:

لا تجوز نسبة مسلم الى كبيرة من غير تحقيق، نعم يجوز ان يقال ان ابن ملجم قتل عليا (و قتل ابو لؤلؤة عمر رضى الله عنهما) فان ذلك ثبت متواترا۔

(کسی مسلمان کی کسی کبیرہ کی طرف بے تحقیق نسبت کرنا حرام ہے، ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم شقی خارجی اشقی الآخرین نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ (اور ابولؤلؤ جہنمی وملعون نے سیّدنا عمر پاک ؓ) کو شہید کیا کہ یہ بہ تواتر ثابت ہے)

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الثامنۃ اللعن، ص 1055)

حاش للہ اگر مؤرخین وامثالہم کی ایسی حکایات ادنیٰ قابلِ اِلتفات ہوں تو اہل بیت وصحابہ درکنار خود حضرات عالیہ انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہم اجمعین سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہے؛ کہ ان مہملات مخذولہ نے حضرات سعادات تا مولانا آدم صفی اللہ وداؤد خلیفۃ اللہ وسلیمان نبی اللہ ویوسف رسول اللہ سے سیّد المرسلین محمد حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم و سلم تک سب کے بارہ میں وہ وہ ناپاک بے ہودہ حکایات موحشہ نقل کی ہیں کہ اگر اپنے ظاہر پر تسلیم کی جائیں تو معاذ اللہ اصل ایمان کو رو بیٹھنا ہے۔ ان ہول ناک اباطیل کے بعض تفصیل مع رد جلیل کتاب مستطاب شفا شریف امام قاضی عیاض اور اس کی شروح وغیرہا سے ظاہر۔ لاجرم ائمہ ملت وناصحان اُمت نے تصریحیں فرما دیں کہ ان جہال وضلال کے مہملات اور سیر وتواریخ کی حکایات پر ہر گز کان نہ رکھا جائے۔"

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ، ج 5، ص 582,583)

محدثِ اعظم پاکستان، استاذ العلما، مفتی ابو الفضل محمد سردار احمد بن میراں بخش حنفی (متوفی 1382ھ) بھی یہی فرمایا کرتے۔ (انظر: سیّدنا امیر معاویہ ؓ، تیسرا مقدمہ، ص 13,14)

تفسیقیہ کی اِقتدا کا حکم

علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ کی خدمت عالیہ میں جب سوال کیا گیا کہ: کیا حکم ہے

اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ امامت کن کن شخصوں کی جائز ہے اور کن کن کی ناجائز اور مکروہ؟

تو آپ نے اس کے جواب میں یہ بھی فرمایا:

''جس کی گمراہی حد کفر تک نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ کہ مولیٰ علی کو شیخین (سیدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم) سے افضل بتاتے ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔ یا تفسیقیہ کہ بعض صحابہ کرام مثل: امیر معاویہ وعمرو بن عاص وابوموسیٰ اشعری ومغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم کو برا کہتے ہیں، ان کے پیچھے نماز بہ کراہت شدیدہ تحریمیہ مکروہ ہے کہ انھیں امام بنانا حرام اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب۔''

(العطايا النبوية في الفتاوى الرضوية، ج 6، ص 626، مسئلہ 816)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یا کسی صحابی کو برا کہنا رفض ہے۔

(العطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية، ج 24، ص 508، مسئلہ 206)

محمدی بادشاہ

اجلہ علمائے اہل سنّت کے استاذ، باعمل و باکرامت عالم ربانی جن کی تربت پاک سے بعد از وصال کئی یوم تک خوش بو آتی رہی، فقیہ اعظم ہند، صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ، مفتی محمد امجد علی بن جمال الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1367ھ) لکھتے ہیں:

''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اول ملوک اسلام اور سلطنت محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں؛ اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے کہ

مولده بمكة و مهاجره طيبة و ملكه بالشام.

وہ نبی آخر الزماں (ﷺ) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔

تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے۔'' (بہار شریعت، امامت کا بیان، ج1، ص258)

یہ بات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھی ہے۔

(انظر: العطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية، ج 29، ص 357)

تورات شریف کی عبارت

حضرت صدرُ الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ تورات شریف میں منقول جس فرمان کی طرف اشارہ کر رہے ہیں یہ مشہور تابعی سیدنا کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

التوراة مكتوب فيها: محمد عبدى المختار ليس بفظ و لا غليظ و لا صحاب بالاسواق و لا يجزى بالسيئة السيئة، و لكن يعفو و يغفر، مولده بمكة و مهاجره بطيبة و ملكه بالشام.

''تورات شریف میں لکھا ہے کہ محمد (ﷺ) میرے چنے ہوئے بندے ہیں جو نہ سخت خو ہیں اور نہ ہی بد مزاج، نہ بازاروں میں شور و غل کرنے والے ہیں اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے، بلکہ معاف کرنے والے اور بخش دینے والے ہیں۔ وہ مکہ میں پیدا ہوں گے، (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ملک شام میں ان کی بادشاہت ہوگی۔'' (تاريخ المدينة لابن شبة، اسماء النبی ﷺ فى الكتب، ج 2، ص 635)

یہ روایت مختلف الفاظ اور ثقہ رجال سے ''سنن دارمی'' سمیت کئی کتب احادیث میں موجود ہے۔

واجب الاعادہ نماز

حضرت علامہ مفتی غلام سرور بن محمد خدا بخش لاہوری قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1431ھ) نے اُستاذ العلما فقیہ اعظم حضرت علامہ مفتی ابو الخیر محمد نور اللہ بن محمد صدیق بصیر پوری نعیمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1403ھ) سے سوال کیا کہ: جو شخص حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو واجب الاحترام نہ مانے بلکہ آپ کی شان میں گستاخی کرے اور فاسق تک کہے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) کیا وہ سُنّی ہے، اور کیا اس کے پیچھے سُنّی کی نماز جائز ہے؟

اس کا جواب حضرت فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا:

''اہل سُنّت و جماعت کا یہ عقیدہ اظہر من الشمس ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما بعد الانبیاء والرسل افضل البشر ہیں اور یوں ہی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما صحابی اور واجب الاحترام ہیں؛ لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے سُنّی کی نماز مکروہ تحریمہ اور واجب الاعادہ ہے۔'' (فتاویٰ نوریہ، کتاب الصلوٰۃ، ج1، ص320)

باب ہفتم:

مالکیہ کا نقطہ نظر

قتل یا سزا

سیدنا امیر معاویہ ؓ کی تنقیص کرنے والے کے بارے میں مذہب مہذب مالکیہ کے امام، جن کی بابت امام نسائی فرمایا کرتے: میرے نزدیک تبع تابعین کی جماعت میں ان سے زیادہ عظیم کوئی شخص نہیں۔ سید المحدثین، امام حافظ ابو عبد اللہ مالک بن انس مدنی اصبحی (متوفی 179ھ) کا مشہور مذہب امام ابو الفضل قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی یحصبی (متوفی 544ھ) نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال مالك رحمه الله: من شتم النبى ﷺ قتل، و من شتم اصحابه ادب، و قال ايضًا من شتم احدا من اصحاب النبى ﷺ ابا بكر، او عمر، او عثمان، او معاوية، او عمرو بن العاص فان قال كانوا على ضلال و كفر قتل، و ان شتمهم بغير هذا من مشاتمة الناس نكل نكالا شديدا۔

"حضرت امام مالک ؒ فرماتے ہیں: نبی اقدس ﷺ کی بدگوئی کرنے والے کو قتل کر دیا جائے اور جو آپ علیہ السلام کے صحابہ کی بدگوئی کرے اسے تادیب کی جائے، امام مالک ؒ مزید فرماتے ہیں: سیدنا ابو بکر، سیدنا عثمان، سیدنا معاویہ، سیدنا عمرو بن العاص یا جو حضور ﷺ کے کسی بھی صحابی کی اس طرح بدگوئی کرے کہ وہ گمراہی اور کفر پر تھے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ اور اگر اس کے علاوہ بدگوئی کرے تو اسے سخت ترین سزا دی جائے۔"

(الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، فصل و سب آل بيته و ازواجه و اصحابه ﷺ......، ج2، ص 308)

امام صاحب کا یہ مذہب:

1- شیخ الاسلام حافظ احمد بن علی (ابن حجر) مکی شافعی (متوفی 974ھ)

(انظر: الصواعق المحرقة فى الرد على اهل البدع و الزندقة، خاتمة، ص 367، 368)

2- حضرت مجدد الف ثانی شیخ بدر الدین احمد بن عبد الاحد فاروقی حنفی (متوفی 1034ھ)

(مکتوبات شریف، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر دو صد و پنجاہ و یکم (251) ج1، ص 57,58- المنتخبات من المکتوبات...... ص 121,122)

3- عارف باللہ علامہ عبد العزیز بن احمد پرہاروی (متوفی 1239ھ)

(الناهية عن طعن امير المؤمنين معاوية رضى الله عنه، فصل فى فضائل معاوية رضى الله عنه، الحادية و العشرون، ص 31)

4- خاتمۃ المحققین سید محمد امین بن عمر (ابن عابدین) شامی حنفی (متوفی 1259ھ)

(مجموعة رسائل ابن عابدين، الرسالة الخامسة عشرة، كتاب تنبيه الولاة و الحكام على احكام شاتم خير الانام او احد اصحابه الكرام عليه و عليهم الصلاة و السلام، ص 358)

نے بھی نقل کیا ہے۔

قتل کا حکم، کیوں؟

امام صاحب کے اسی فرمان کے تحت حضرت مجدد الف ثانی ؒ نے لکھا ہے کہ

پس معلوم شد کہ شتم او از کبائر دانستہ حکم بہ قتل شاتم او کردہ و ایضاً شتم او در رنگ شتم ابی بکر و عمر و عثمان ساختہ است۔

"پس معلوم ہوا کہ امام مالک کے نزدیک سیدنا معاویہ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اسی لیے آپ نے اس کے مرتکب کے قتل کا حکم صادر فرمایا، اور ایسے ہی آپ کے نزدیک سیدنا معاویہ کو گالی دینا اتنا ہی بڑا جرم ہے جتنا سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان کو گالی دینا ہے۔"

(مکتوبات شریف، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر دو صد و پنجاہ و یکم (251) ج1، ص59)

• • •

باب ہشتم:

حنابلہ کی آرائے گرامی

صرف اچھی بات

مسلمانوں کے وہ جلیل القدر امام جنھیں دس لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں۔ جن کی نماز جنازہ میں تقریباً بیس لاکھ مسلمان شریک ہوئے، اور وفات کے دن نماز جنازہ و دفن کے منظر سے متاثر ہو کر بیس ہزار یہودی و نصرانی و مجوسی مسلمان ہو گئے۔ نیز آپ کی وفات کے دو سو تیس برس بعد اتفاقاً آپ کی قبر مبارک کھلی تو لوگوں نے دیکھا کہ جسم کیا آپ کا تو کفن تک میلا نہیں ہوا۔[1]

اُس امام الحنابلہ، سیّد المحدثین، حافظ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بغدادی (متوفی 241ھ) سے جب پوچھا گیا کہ اے ابو عبداللہ!

ما تقول فيما كان من علي و معاوية رحمهما الله؟

”آپ سیّدنا علی اور سیّدنا معاویہ ؓ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟“

تو آپ نے فرمایا:

ما اقول فيها الا الحسنى رحمهم الله اجمعين۔

”میں ان کے متعلق اچھی بات کے علاوہ کچھ نہیں کہتا، اللہ عزوجل کی ان سب پر رحمتیں ہوں۔“

(السنة، ذكر صفين و الجمل، و ذكر من شهد ذلك و من لم يشهد، ج 2، ص 460، رقم 713- مجمل الرغائب فيما للامام احمد بن حنبل من المناقب، الباب السابع فی ذکر اعتقاده فی الاصول، ص 133)

عافیت کا سوال

امام احمد ؒ کے شاگرد حافظ ابو الحسن عبد الملک بن عبد الحمید میمونی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام صاحب کو فرماتے سنا:

[1] انظر: اولیائے رجال الحدیث، امام احمد...... ص 29,31، رقم 3- تهذيب التهذيب، حرف الالف، ذكر من اسمه احمد، ج 1، ص 73، رقم 126

ما لهم و لمعاوية؟ اسال الله العافية۔

”لوگوں کو سیّدنا معاویہ ؓ کی بابت کیا ہو گیا ہے (کہ ان کے بارے میں نازیبا کلمات کہتے ہیں) ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں (کہ رب تعالیٰ ہمیں ایسے لوگوں میں نہ کرے)“

يا ابا الحسن! اذا رايت احدا يذكر اصحاب رسول الله ﷺ بسوء فاتهمه على الاسلام۔

”اے ابو الحسن! جب تم کسی کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو برائی سے یاد کرتا دیکھو تو اس کے اسلام کو مشکوک سمجھو!“

(الحجة فی بیان المحجة و شرح عقيدة اهل السنة، ج 2، ص 397، رقم 367)

ناپاک باطن والا

امام صاحب سے کسی نے جب یہ سوال کیا کہ حضرت! ایک شخص سیّدنا معاویہ اور سیّدنا عمرو بن عاص ؓ کی تنقیص کرتا ہے۔

ا يقال له رافضي؟

”کیا اُسے رافضی کہا جائے؟“

تو آپ نے فرمایا:

انه لم يجترئ عليهما الا و له خبيئة سوء ما انتقص احدٌ احدًا من اصحاب رسول الله ﷺ الا له داخلة سوء۔

”بے شک اس نے ان دونوں ہستیوں کے خلاف اس لیے جرأت کی کہ وہ اپنے اندر برائی چھپائے ہوئے ہے، اور جو شخص بھی کسی صحابی کی تنقیص کرتا ہے اس کی اندرونی حالت بری ہوتی ہے۔“

(السنة، ذكر ابی عبد الرحمن معاوية......، ج2، ص 447، رقم 690-تاريخ دمشق، معاوية بن صخر......، ج 59، ص 210- البداية و النهاية، ترجمة معاوية و ذكر شیء من ايامه......، ج 8، ص 148)

کھانے سے پرہیز

امام احمد ؒ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ

یا ابا عبد اللہ لی خال ذکر انه ینتقص معاویة، و ربما اکلت معه؛ فقال ابو عبد اللہ مبادرا: لا تاکل معه۔

"اے ابوعبداللہ! میرا ماموں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ بسا اوقات کھانا کھالیتا ہوں؛ امام صاحب نے فوراً فرمایا: اس کے ساتھ کھانا مت کھایا کرو۔"

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 2، ص 448، رقم 693)

سب سے بہتر لوگ

امام احمد رحمہ اللہ سے یہ بھی سوال ہوا کہ سیّدنا معاویہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز میں سے کون افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

معاویة افضل۔

"سیّدنا معاویہ افضل ہیں۔"

پھر فرمایا:

لسنا نقیس باصحاب رسول اللہ ﷺ احدا۔ قال النبی ﷺ: خیر الناس قرنی الذین بعثت فیهم۔

"ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے کیوں کہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے: میرے زمانہ کے لوگ سب سے بہتر ہیں کہ ان میں میری بعثت ہوئی۔"

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 2، ص 434، رقم 660)

قطع تعلق

امام صاحب سے کسی نے کہا:

یا ابا عبد اللہ ان ههنا رجل یفضل عمر بن عبد العزیز علی معاویة بن ابی سفیان۔

"اے ابوعبداللہ! یہاں ایک آدمی ہے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز کو سیّدنا معاویہ پر فضیلت دیتا ہے۔" (یعنی کہتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سیّدنا معاویہ سے افضل ہیں)

امام صاحب نے فرمایا:

لا تجالسه، و لا تواکله و لا تشاربه، و اذا مرض فلا تعده۔

"ایسے نظریات کے حامل آدمی کے پاس نہ بیٹھو، نہ اس کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو، وہ اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت بھی نہ کرو!" (کیوں کہ وہ ایسا عقیدہ رکھتا ہے جو اہل سنّت کا نہیں)

(ذیل طبقات الحنابلة لابن رجب، یحیی بن عبد الوهاب بن محمد......، ج 1، ص 301)

نشانِ سجود

سیّدنا امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا:

الیس نترحم علی اصحاب رسول اللہ ﷺ کلهم: معاویة، و عمرو بن العاص، و علی ابی موسی الاشعری، و المغیرة؟

"کیا ہم رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ جن میں سیّدنا معاویہ، سیّدنا عمرو بن عاص، سیّدنا ابو موسیٰ اشعری اور سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، کے لیے رحمت کی دُعا نہ کریں؟"

امام صاحب نے فرمایا:

نعم، کلهم وصفهم اللہ فی کتابه فقال: سیماهم فی وجوههم من اثر السجود۔ (پارہ 26، سورۃ الفتح، آیت 29)

"ضرور کرو! اللہ رب العزت نے ان سب کی صفت قرآن پاک میں یہ بیان فرمائی ہے: ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان۔"

(السنة، ذکر اصحاب رسول اللہ ﷺ اجمعین، ج 2، ص 477، رقم 755)

امام صاحب کا یہ فرمان امام حافظ جمال الدین عبد الرحمان بن علی (ابن جوزی) حنبلی (متوفی 597ھ) اور امام الصالح زکی الدین عبداللہ بن محمد خزرجی حنبلی (متوفی بعد 681ھ) نے بھی نقل فرمایا ہے۔

(انظر: مناقب الامام احمد بن حنبل، الباب العشرون، سیاق قوله فیما شجر بین الصحابة، ص 221 - مجمل الرغائب فیما للامام احمد بن حنبل من المناقب، الباب السابع فی ذکر اعتقاده فی الاصول، ص 133)

خال المومنین نہ کہیں؟

حنابلہ کے امام و شیخ، جامع علوم احمد بن حنبل، فقہ حنبلی کے مدوّن اول، امام، حافظ ابوبکر احمد بن

محمد الخلال حنبلی (متوفی 311ھ) لکھتے ہیں: سیدنا امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا:

ما تقول رحمك الله فيمن قال: لا اقول ان معاوية كاتب الوحي و لا اقول انه خال المؤمنين فانه اخذها بالسيف غصبا؟ قال ابو عبد الله: هذا قول سوء ردىء يجانبون هؤلاء القوم و لا يجالسون و نبين امرهم للناس۔

"(اے امام!) اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے! آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جن کا سیدنا معاویہ کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ وہ خال المومنین ہیں نہ ہی کاتب وحی، بلکہ تلوار کے زور پر اُنھوں نے خلافت غصب کی؟ امام صاحب نے فرمایا: ان کا یہ قول بہت برا اور پھینک دینے کے قابل ہے، ایسوں سے لوگوں کو بچنا چاہیے، ان کے پاس بیٹھنے سے اِجتناب کرنا چاہیے۔ ہم لوگوں کے لیے ان کا معاملہ بیان کریں گے۔"

(السنة، ذكر ابى عبد الرحمٰن معاوية......، ج 2، ص 434، رقم 659)

امام صاحب کے اس فرمان کے بارے میں "السنہ" کے محقق دکتور عطیہ بن عتیق زہرانی اور ابو معاذ محمود بن امام و علی محمد صلابی نے لکھا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(انظر: اسكات الكلاب العاوية بفضائل خال المؤمنين معاوية، الفصل الرابع فى اقوال الصحابة رضى الله عنهم و التابعين و من بعدهم فى فضل معاوية رضى الله عنه، ص 75- معاوية بن ابى سفيان شخصيته و عصره الدولة السفيانية، ثالثاً: ثناء العلماء على معاوية، ص 214)

✿ نیز جب آپ سے یہ کہا گیا کہ **ان قوما قالوا لا نقول معاوية خال المؤمنين۔** کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ خال المومنین نہیں۔

فغضب و قال ما اعتراضهم فى هذا الموضع؟ يجفون حتى يتوبوا۔

"تو آپ نے ناراض ہو کر فرمایا: یہ کون سی جائے اِعتراض ہے؟ ایسے لوگ ظلم کر رہے ہیں یہاں تک کہ توبہ کر لیں۔"

(السنة، ذكر ابى عبد الرحمان معاوية......، ج 2، ص 434، رقم 658)

امام صاحب کے اس اِرشاد کی بابت بھی دکتور عطیہ بن عتیق زہرانی نے کہا ہے کہ **اسناده صحيح۔**

"اس کی سند صحیح ہے۔" (ایضا)

دو باتوں کی وضاحت

امام احمد قدس سرہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ان دونوں فرامین کے بعد یہاں دو باتوں کی وضاحت از حد ضروری ہے۔

اوّلاً: یہ کہ سیدنا معاویہ ؓ کو خال المومنین کیوں کہا جاتا ہے اور اس بابت دیگر محدثین و علمائے عظام کی کیا رائے ہے؟

ثانیاً: آپ کے کاتب وحی ہونے کے بارے میں امام احمد کے علاوہ دیگر علماء و محدثین کیا فرماتے ہے؟

پہلی بات

سیدنا معاویہ ؓ کو خال المومنین کیوں کہا جاتا ہے............الخ

مداح مرتضٰی، قاطع رفض و خروج امام احمد بن حنبل روح الله روحه و نور ضريحه سے سوال کیا گیا کہ حضرت! کیا سیدنا امیر معاویہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر "خال المومنین" ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ دونوں بزرگ خال المومنین ہیں۔

پھر انھیں خال المومنین کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

معاوية اخو ام حبيبة بنت ابى سفيان زوج النبى ﷺ و رحمهما، و ابن عمر اخو حفصة زوج النبى ﷺ و رحمهما۔

(ان دونوں بزرگوں کو خال المومنین اس لیے کہا جاتا ہے کہ) سیدنا معاویہ ؓ تو نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ اُمّ حبیبہ (رملہ) بنت ابوسفیان کے بھائی ہیں۔ اللہ عزوجل ان دونوں پر رحم فرمائے! اور سیدنا ابن عمر حضور کی زوجہ مطہرہ سیدہ حفصہ (بنت فاروق اعظم) کے بھائی ہیں۔ اللہ عزوجل ان دونوں پر بھی رحم فرمائے!"

امام احمد بن حنبل کی یہ بات سن کر سائل نے دوبارہ سیدنا معاویہ ؓ کو خال المومنین کہنے کے بارے میں پوچھا تو امام صاحب نے فرمایا:

نعم۔ "ہاں۔" (سیدنا معاویہ ؓ خال المومنین ہیں)

(السنة، ذكر ابى عبد الرحمٰن معاوية......، ج 2، ص 433، رقم 657)

تفسیر ابن عباس

امام احمد کی تائید سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا سورۂ ممتحنہ کی ساتویں آیت کی تفسیر میں بیان کردہ یہ قول بھی کرتا ہے کہ: جب سیّدہ اُمّ حبیبہ رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آئیں

فكانت ام حبيبة ام المؤمنين، و معاوية خال المؤمنين۔

"تو آپ اُمّ المومنین (مومنوں کی ماں) بن گئیں اور سیّدنا معاویہ (ان کے بھائی ہونے کی بنا پر) خال المومنین۔" (یعنی ایمان والوں کے ماموں ہوگئے)

(الشريعة، باب ذكر مصاهرة النبي المعاوية......، ج 5، ص 2448، رقم 1930 وغيره)

معتدبہ علما کی آرا

یہی وجہ ہے کہ معتدبہ علمائے کرام ومحدثین عظام سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو "خال المومنین" کہتے ہیں۔ چناں چہ:

1- سیّدنا عبد اللہ بن مبارک (متوفی 181ھ) کے استاذ اور جلیل القدر تابعین کے شاگرد ابو محمد حکم بن ہشام ثقفی کوفی سے ایک آدمی نے پوچھا: حضرت! آپ سیّدنا معاویہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

ذاك خال كل مؤمن۔

"وہ ہر مومن کے ماموں ہیں۔" (الثقات للعجلي، باب الحاء ص 127,128 رقم 318)

2- علامہ مطہر بن طاہر مقدسی (متوفی 355ھ) فرماتے ہیں:

معاوية خال المؤمنين۔

"سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خال المومنین ہیں۔"

(البدء و التاريخ، ام حبيبة بنت ابى سفيان بن حرب، و ذكر فرق اصحاب الحديث، ج 5، ص 13، 149)

3- امام حافظ ابوبکر محمد بن حسین آجری بغدادی (متوفی 360ھ) فرماتے ہیں:

(معاوية) خال المؤمنين۔

(الشريعة، باب ذكر مصاهرة النبي ﷺ......، ج 5، ص 2431، 2448، رقم 1930)

4- امام قاضی ابو الحسین محمد بن محمد حنبلی (ابن ابی یعلی) (متوفی 526ھ) فرماتے:

معاوية خال المؤمنين۔ (الاعتقاد، الاعتقاد في الصحابة، ص 43)

5- امام حافظ (قوام السنۃ) ابو القاسم اسماعیل بن محمد قرشی طلحی تیمی (متوفی 535ھ) فرماتے ہیں:

(معاوية بن ابى سفيان رضى الله تعالى عنه) خال المؤمنين۔

(الحجة فى بيان المحجة و شرح عقيدة اهل السنة، امهات المؤمنين الطاهرات و ان معاوية بن ابى سفيان كاتب وحى الله......، ج 1، ص 248)

6- حافظ ابو عبد اللہ حسین بن ابراہیم جوزقانی (متوفی 543ھ) فرماتے ہیں:

معاوية خال المؤمنين۔

(الاباطيل و المناكير و الصحاح و المشاهير، باب فى فضائل طلحة و الزبير و معاوية......، ص 116، رقم 191)

7- علامہ ابو الفتوح محمد بن محمد ہمذانی (ابو الفتوح الطائی) (متوفی 555ھ) فرماتے ہیں:

(معاوية) خال المؤمنين و كاتب وحى رسول ربّ العالمين و معدن الحلم و الحكم۔

"سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خال المومنین، رب العالمین جل جلالہ کے پیارے رسول ﷺ کے کاتبِ وحی اور حلم و دانائی کی کان تھے۔"

(كتاب الاربعين فى ارشاد السائرين الى منازل المتقين او الاربعين الطائية، الحديث التاسع و العشرون......، ص 174)

8- امام حافظ ابو القاسم علی بن حسن (ابن عساکر) شافعی (متوفی 571ھ) لکھتے ہیں:

(معاوية رضى الله تعالى عنه) خال المؤمنين۔

(تاريخ دمشق، ذكر من اسمه معاوية، معاوية بن صخر......، ج 59، ص 55، رقم 7510)

9- عارف باللہ، مولانائے روم، شیخ جلال الدین محمد بن محمد بہاؤ الدین رومی (متوفی 604ھ) نے بھی سیّدنا معاویہ کو "خالِ مومناں" لکھا ہے۔

(مثنوی مولوی معنوی، دفتر دوم، بیدار کردن ابلیس معاویہ را کہ برخیز کہ وقت نماز بیگاہ شد، ص 63)

اور آپ کے حوالے سے یہ بات علامہ نور الدین علی بن محمد القاری حنفی (متوفی 1014ھ) نے بہ ایں الفاظ بیان کی ہے:

و لذا عبر عنه المولوی فی المثنوی بـ"خال المؤمنین"، و لکونه من اجلاء کتبة الوحی۔

(مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح، باب ذکر اللہ عزوجل و التقرب الیه، الفصل الثالث، ج 4، ص 1557)

مفسرِ شہیر، محدثِ کبیر مفتی احمد یار بن محمد یار نعیمی حنفی (متوفی 1391ھ) نے بھی مولانا رومی کے حوالے سے یہی بیان کیا ہے۔

(انظر: مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب ذکر اللہ، ج 3، ص 320- امیر معاویہ ؓ، امیر معاویہ ؓ کے حالات، پہلا باب، ص 40)

10- امام الائمہ، مفتی الامہ ابو محمد موفق الدین عبداللہ بن احمد (ابن قدامہ) مقدسی حنبلی (متوفی 620ھ) لکھتے ہیں:

معاویة خال المؤمنین و کاتب وحی اللہ احد خلفاء المسلمین رضی اللہ عنهم۔

''سیّدنا معاویہ خال المومنین، اللہ کی وحی کے کاتب اور مسلمانوں کے ایک خلیفہ تھے۔''

(لمعة الاعتقاد، محمد (ﷺ) خاتم النبیین، ص 40)

11- علامہ جمال الدین ابو الفضل محمد بن مکرم (ابن منظور) انصاری افریقی (متوفی 711ھ) لکھتے ہیں:

معاویة خال المؤمنین۔

(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ذکر بنیه و بناته و ازواجه و سریاته، ج 2، ص 284)

12- حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر (ابن کثیر) قرشی دمشقی (متوفی 774ھ) لکھتے ہیں:

معاویة خال المؤمنین۔

(البدایة و النهایة، فصل فی تزویج النبی ﷺ بام حبیبة، ج 4، ص 163، ج 8، ص 125)

13- علامہ تقی الدین ابو العباس احمد بن علی حسینی مقریزی (متوفی 845ھ) لکھتے ہیں:

معاویة خال المؤمنین۔

(اتعاظ الحنفاء باخبار الائمة الفاطمیین الخلفاء، ج 1، ص 131)

14- امام حافظ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر) ہیتمی شافعی (متوفی 974ھ) لکھتے ہیں:

معاویة بن ابی سفیان اخی ام حبیبة زوجة رسول اللہ ﷺ خال المؤمنین اجمعین، کاتب الوحی۔

''سیّدنا معاویہ بن ابو سفیان رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیّدہ اُمّ حبیبہ کے بھائی، تمام مومنوں کے ماموں اور کاتبِ وحی تھے۔''

(الصواعق المحرقة فی الرد علی اهل البدع و الزندقة، خاتمة فی امور مهمة، ص 355)

15- علامہ نور الدین علی بن محمد (ملا علی قاری) حنفی (متوفی 1014ھ) لکھتے ہیں:

(معاویة) و هو خال المؤمنین۔

(مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح، کتاب الرقاق، الفصل الثالث، ج 8، ص 3258، رقم 5203)

16- علامہ شمس الدین ابو العون محمد بن احمد سفارینی حنبلی (متوفی 1188ھ) لکھتے ہیں:

معاویة خال المؤمنین۔

(غذاء الالباب فی شرح منظومة الآداب، مطلب فی ذم الهوی......، ج 2، ص 457)

17- مشہورِ زمانہ بزرگ حضرت پیر سیّد مہر علی بن سیّد نذر الدین گولڑوی حنفی (متوفی 1356ھ) کی سب سے پہلی تصنیف ''تحقیق الحق فی کلمة الحق'' کا ترجمہ مولانا صوفی عبد الرحمٰن اور مفتی فیض احمد صاحب نے کیا ہے، اس کے حاشیہ میں مرقوم ہے:

''حضرت شیخ اکبر قدس سرہ 'فتوحاتِ مکیہ' میں حضرت امیر معاویہ ؓ کے متعلق لکھتے ہیں:

کاتب رسول اللہ ﷺ و صهره خال المؤمنین۔ یعنی وہ آں حضرت ﷺ کے کاتب اور برادر نسبتی ہونے کی بنا پر مومنین کے ماموں ٹھہرے۔ کیوں کہ ان کی ہم شیرہ حضرت اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ ؓ آں حضرت ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔''

(تحقیق الحق فی کلمة الحق، اسامی نویسندگان آں حضرت ﷺ، ص 159)

18- زاہدِ بے ریا، پیکرِ زہد و تقویٰ، امیرِ دعوتِ اسلامی، حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس بن حاجی عبد الرحمٰن عطار قادری حنفی اطال اللہ عمرہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''فیضانِ سنّت'' میں لکھتے ہیں:

تمام مومنین کے ماموں حضرت سیّدنا امیر معاویہ ؓ...... (چوں کہ سیّدنا امیر معاویہ ؓ کی بہن اُم حبیبہ ؓ حضور سراپا نور ﷺ کی زوجہ مطہرہ اور تمام مسلمانوں کی ماں ہیں، اور ماں کا بھائی ماموں ہوتا ہے اس لیے حضرت سیّدنا امیر معاویہ ؓ تمام مسلمانوں کے ماموں کہلاتے ہیں)

(فیضانِ سنّت (قدیم)، جماعت کے فضائل، شیطان نے نماز کے لیے جگایا، ص 937،938)

دوسری بات

آپ رضی اللہ عنہ کے کاتب وحی ہونے کے بارے میں............الخ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد (ایک روایت کے مطابق) آپ کے والد گرامی رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کی تھی: یا نبی اللہ! میرے بیٹے معاویہ کو اپنا کاتب بنا لیجیے! تو حضور نے ان کی عرضی قبول فرمالی۔

(انظر: صحيح مسلم، باب من فضائل ابى سفيان......، ج 4، ص 1945، رقم 2501- صحيح ابن حبان، ذكر ابى سفيان......، ج 16، ص 189، رقم 7209 وغيرهما)

اور سیدنا معاویہ کو اپنا کاتب مقرر فرمادیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اس خدمت کے لیے بارگاہ اقدس میں حاضر رہنے لگے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ان معاوية كان يكتب بين يدى النبى ﷺ۔

سیدنا معاویہ حضور کی بارگاہ میں کتابت کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

(المعجم الكبير للطبرانى، مسند عبد الله بن عمرو......، ج 13، ص 554، رقم 14446)

حافظ نورالدین ہیثمی (متوفی 807ھ) کہتے ہیں: اس حدیث کی سند حسن ہے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد، باب ما جاء فى معاوية......، ج 9، ص 357، رقم 15924)

شاگردِ رشید سیدِ والا

اسی دوران نبی کریم ﷺ آپ کی تربیت بھی فرمایا کرتے جیسا کہ آپ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں لکھ رہا تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

يا معاوية! الق الدواة، و حرف القلم، و انصب الباء، و فرق السين، و لا تعور الميم، و حسن الله، و مد الرحمن، و جود الرحيم۔

"اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو، قلم کو ٹیڑھا کرو، (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی) 'ب' کھڑی لکھو، 'س' کے دندانے جدا رکھو، 'م' کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو)، لفظ 'اللہ' خوب صورت لکھو، لفظ 'رحمٰن' کو دراز کرو اور لفظ 'رحیم' عمدگی سے لکھو!"

(فضائل القرآن للمستغفرى، باب ما جاء فى فضل بسم الله الرحمن الرحيم......، ج 1، ص 436، رقم 556- الفردوس بماثور الخطاب، باب اليا، ج 5، ص 394، رقم 8533. آداب الاملاء و الاستملاء، الحبر و الكاغذ، ص 170 -نهاية الارب فى فنون الادب، و من معجزاته عصمة الله

تعالى له من الناس......، ج 18، ص 346- المدخل لابن الحاج، فصل فى نية الناسخ و كيفيتها، ج 4، ص 84. العطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية، (فتاوی رضویہ) رسالہ خالص الاعتقاد، ج 29، ص 459 وغیرہا)

وحی الٰہی کی کتابت

پھر ایک وقت آیا کہ عام کتابت کے علاوہ نبی مکرم ﷺ نے آپ کی کتابت وحی کی بھی ذمہ داری لگادی، تو اس طرح دیگر کُتّاب صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ آپ بھی یہ فریضہ سرانجام دینے لگے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی اسی ذمہ داری کی بابت سیدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

و كان يكتب الوحى۔

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وحی لکھا کرتے تھے۔"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان امام بیہقی (متوفی 458ھ) نے نقل کیا ہے، اور اس کے بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں:

"قد صح عن ابن عباس۔"

(انظر: دلائل النبوة و معرفة احوال صاحب الشريعة، باب ما جاء فى دعائه ﷺ على من اكل بشماله......، ج 6، ص 243- تاريخ اسلام، حرف الميم، معاوية بن ابى سفيان......، ج 4، ص 309)

جلیل المرتبت علما کہتے ہیں

اسی شرف سے مشرف ہونے کی بنا پر جلیل المرتبت محدثین اور علمائے ربانیین و اولیائے کاملین آپ کو "کاتب وحی" کہہ کر یاد کرتے رہے۔ چناں چہ:

1- حافظ ابوبکر محمد بن حسین آجری بغدادی (متوفی 360ھ) فرماتے:

معاوية رحمه الله كاتب رسول الله ﷺ على وحى الله عزوجل و هو القرآن بامر الله عزوجل۔

"رسول کریم ﷺ کے کاتب سیدنا معاویہ پر اللہ رحم فرمائے آپ اللہ کے حکم سے وحی الٰہی؛ قرآن پاک لکھا کرتے تھے۔"

(الشريعة، كتاب فضائل معاوية......، ج 5، ص 2431)

2- حافظ الکبیر امام ابوبکر احمد بن حسین خراسانی بیہقی (متوفی 458ھ) فرماتے ہیں:

و كان يكتب الوحى۔

"سیّدنا امیر معاویہ ؓ کاتب وحی تھے۔"

(دلائل النبوة و معرفة احوال صاحب الشريعة، باب ما جاء فی دعائه ﷺ......، ج 6، ص 243)

3- امام شمس الائمہ ابوبکر محمد بن احمد سرخسی حنفی (متوفی 483ھ) فرماتے ہیں:

و كان كاتب الوحی۔ (المبسوط، كتاب الاكراه، ج 24، ص 47)

4- امام قاضی ابوالحسین محمد بن محمد حنبلی (ابن ابی یعلی) (متوفی 526ھ) لکھتے ہیں:

(معاوية) كاتب وحی ربّ العالمين۔

"حضرت سیّدنا معاویہ ؓ تمام جہانوں کے رب کی وحی کے کاتب تھے۔"

(الاعتقاد، الاعتقاد فی الصحابة، ص 43)

5- امام حافظ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد قرشی طلیحی (قوام السنۃ) (متوفی 535ھ) لکھتے ہیں:

معاوية كاتب الوحی۔

(الحجة فی بيان المحجة و شرح عقيدة اهل السنة، ج 2، ص 570، رقم 566)

6- علامہ ابوالحسن علی بن بسام الشنترینی اندلسی (متوفی 542ھ) فرماتے ہیں:

معاوية بن ابی سفيان كاتب الوحی۔

(الذخيرة فی محاسن اهل الجزيرة، ج 1، ص 110)

7- حافظ ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم جوزقانی (متوفی 543ھ) فرماتے ہیں:

(معاوية) كاتب الوحی۔

(الاباطيل و المناكير و الصحاح و المشاهير، باب فی فضائل طلحة و الزبير و معاوية......، ص 116، رقم 191)

8- علامہ ابوالفتوح محمد بن محمد طائی ہمدانی (ابوالفتوح الطائی) (متوفی 555ھ) لکھتے ہیں:

(معاوية) كاتب وحی رسول رب العالمين و معدن الحلم و الحكم۔

"سیّدنا امیر معاویہ ؓ رسول رب العالمین ﷺ کے کاتب وحی اور حلم و دانائی کی کان تھے۔"

(كتاب الاربعين فی ارشاد السائرين الی منازل المتقين او الاربعين الطائية، الحديث التاسع و العشرون......، ص 174)

9- امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ شافعی (ابن عساکر) (متوفی 571ھ) لکھتے ہیں:

(معاوية رضی الله تعالى عنه) خال المؤمنين و كاتب وحی رب

العالمين۔

(تاريخ دمشق الكبير، ذكر من اسمه معاوية، معاوية بن صخر......، ج 59، ص 55، رقم 7510)

10- امام حافظ جمال الدین ابوالفرج عبد الرحمٰن بن علی الجوزی (متوفی 597ھ) نے "کشف المشکل" میں رسول اللہ ﷺ کے 12 کاتبوں کا تذکرہ کیا ہے جن میں حضرت سیّدنا معاویہ ؓ بھی ہیں۔

(انظر: كشف المشكل من حديث الصحيحين، كشف المشكل من مسند زيد بن ثابت، ج 2، ص 96)

11- ابوجعفر محمد بن علی بن محمد ابن طباطبا علوی (ابن الطقطقی) (متوفی 709ھ) نے لکھا ہے:

و اسلم معاوية و كتب الوحی فی جملة من كتبه بين يدی الرسول ﷺ۔

(الفخری فی الآداب السلطانية و الدول الاسلامية، ذكر شیء من سيرة معاوية و وصف طرف من حاله، ص 109)

12- حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر قرشی شافعی (متوفی 774ھ) لکھتے ہیں:

ثم كان ممن يكتب الوحی بين يدی رسول الله ﷺ۔

(جامع المسانيد و السنن الهادی لاقوم سنن، معاوية بن ابی سفيان، ج 8، ص 31، رقم 1760)

13- حافظ ابراہیم بن موسیٰ مالکی (شاطبی) (متوفی 790ھ) نے بھی رسول اللہ ﷺ کے کتاب وحی میں سیّدنا عثمان، سیّدنا علی، سیّدنا معاویہ، سیّدنا مغیرہ بن شعبہ، سیّدنا ابی بن کعب، سیّدنا زید بن ثابت وغیرہم کا ذکر کیا ہے۔ (انظر: الاعتصام، ص 239)

14- اسی طرح حافظ ابوالحسن نور الدین علی بن ابوبکر بن سلیمان ہیثمی (متوفی 807ھ) نے بھی رسول پاک ﷺ کے کتّابِ وحی کے باب میں سیّدنا معاویہ کا تذکرہ کیا ہے۔

(انظر: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، باب فی كتاب الوحی، ج 1، ص 153، رقم 686)

15- علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن علی حسینی مقریزی (متوفی 845ھ) فرماتے ہیں:

و كان يكتب الوحی۔

"سیّدنا معاویہ کاتب وحی تھے۔"

(امتاع الاسماع بما للنبی من الاحوال و الاموال و الحفدة و المتاع، و اما اجابة الله دعوة الرسول ﷺ......، ج 12، ص 113)

16- امام حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی (متوفی 852ھ) لکھتے ہیں:

معاوية بن ابی سفیان... الخلیفة صحابی، اسلم قبل الفتح، و کتب الوحی۔

''سیّدنا معاویہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے، آپ خلیفۃ المسلمین، صحابی اور آپ کاتب وحی ہیں۔'' (تقریب التهذیب، حرف المیم، ص 470، رقم 6758)

17- امام حافظ بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی حنفی (متوفی 855ھ) لکھتے ہیں:

معاوية بن ابی سفیان صخر بن حرب الاموی کاتب الوحی۔

(عمدة القاری، شرح صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد الله به خیراً یفقهه فی الدین، ج 2، ص 73، رقم 71)

18- علامہ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی مصری شافعی (متوفی 923ھ) لکھتے ہیں:

و هو مشهور بکتابة الوحی۔

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مشہور کاتب وحی ہیں۔''

(المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، الفصل السادس فی امرائه و رسله و کتابه....، ج 1، ص 533)

علامہ قسطلانی نے ''ارشاد الساری'' میں بھی لکھا ہے کہ

(معاوية) بن ابی سفیان صخر بن حرب کاتب الوحی لرسول الله ﷺ ذا المناقب الجمة۔

(انظر: ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین، ج 1، ص 170، رقم 71)

19- امام حافظ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد (ابن حجر) ہیتمی مکی شافعی (متوفی 974ھ) لکھتے ہیں:

معاوية بن ابی سفیان اخی ام حبیبة زوجة رسول الله ﷺ...... کاتب الوحی۔

''حضرت سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان سیّدہ اُمّ حبیبہ زوجۂ رسول اللہ ﷺ کے بھائی اور کاتب وحی ہیں۔''

(الصواعق المحرقة فی الرد علی اهل البدع و الزندقة، خاتمة فی امور مهمة، ص 355)

20- علامہ عبدالملک بن حسین بن عبدالملک عصامی مکی (متوفی 1111ھ) نے لکھا ہے:

معاوية و کان یکتب الوحی۔

(سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل و التوالی، ذکر مناقبه، ج 3، ص 155)

21- علامہ اسماعیل بن مصطفیٰ حقی حنفی (متوفی 1127ھ) لکھتے ہیں:

(معاوية رضی الله تعالی عنه) کاتب الوحی۔

(تفسیر روح البیان، جز 1، تحت سورة البقرة، آیة 90، ج 1، ص 180)

22- اعلیٰ حضرت، امام اہل سنّت، مجدد دین وملت، شیخ الاسلام، حافظ احمد رضا بن مفتی نقی علی خاں ہندی حنفی قدس سرہ (متوفی 1340ھ) فرماتے ہیں:

''حضور اقدس ﷺ پر قرآن عظیم کی عبارت کریمہ نازل ہوتی، عبارت میں اعراب نہیں لگائے جاتے (تھے)، حضور کے حکم سے صحابہ کرام مثل: امیر المومنین عثمان غنی و حضرت زید بن ثابت و امیر معاویہ وغیرہم رضی اللہ عنہم اسے لکھتے؛ ان کی تحریر میں بھی اعراب نہ تھے، یہ تابعین کے زمانے سے رائج ہوئے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔''

(العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة، ج 26، ص 492, 493)

23- شارح بخاری، علامہ سیّد محمود احمد بن سیّد ابوالبرکات احمد بن سیّد دیدار علی شاہ محدث الوری حنفی (متوفی 1419ھ) فرماتے ہیں:

''ایمان لانے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی سے جدا نہ ہوئے، ہمہ وقت پاس رہتے اور وحی الٰہی کی کتابت کرتے۔''

(شان صحابہ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دل میں رسول اللہ ﷺ کا احترام، ص 32)

ان حوالہ جات سے واضح ہوگیا کہ اہل سنّت کے عظیم امام سیّدنا احمد بن حنبل سمیت اجلہ ائمہ محدثین اور علماء و محققین حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی و خال المومنین کہتے اور لکھتے آئے ہیں۔ والہٰذا ہمیں بھی اپنے انھی بزرگوں کی پیروی میں آپ رضی اللہ عنہ کو ان القاب سے یاد کرنا چاہیے۔

باب نہم:

شوافع کے فرامین

اِسلام کا دروازہ

ناقد الحدیث، امام حافظ ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب خراسانی نسائی (متوفی 306ھ) سے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے سائل کو بڑی پیاری مثال دے کر سمجھایا کہ

انما الاسلام كدار لها باب، فباب الاسلام الصحابة، فمن آذى الصحابة انما اراد الاسلام، كمن نقر الباب انما يريد دخول الباب، قال: فمن اراد معاوية فانما اراد الصحابة۔

"دینِ اسلام ایک گھر ہے جس کا دروازہ سیّد عالم ﷺ کے صحابہ ہیں، پس جو کوئی صحابہ کرام کو ایذا پہنچاتا ہے وہ گویا دینِ اسلام کا ارادہ کرتا ہے (یعنی دینِ اسلام کی ایذا کا ارادہ کرتا ہے) جیسے کوئی گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو (ظاہر ہے) اندر داخل ہونے کے ارادے سے ہی کھٹکھٹاتا ہے، اسی طرح جو سیّدنا معاویہ کی ایذا رسانی کا ارادہ کرتا ہے دراصل وہ صحابہ کی ایذا رسانی کا ارادہ کرتا ہے (جو کہ درحقیقت دینِ اسلام کی ہی ایذا رسانی ہے)۔"

(تاريخ دمشق، احمد بن شعيب بن على ......، ج 71، ص 175، 176، رقم 9650- مختصر تاريخ دمشق، احمد بن شعيب بن على ......، ج 3، ص 103- تهذيب الكمال فى اسماء الرجال، احمد بن شعبب بن على ......، ج 1، ص 339، رقم 48- عدالة الصحابة رضى الله عنهم فى ضوء القرآن الكريم و السنة النبوية و دفع الشبهات، ص 96، 118- كتابات اعداء الاسلام و مناقشتها، ص 793)

امام نسائی کا اسی مفہوم کا فرمان امام ابو الفضل قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی یحصبی (متوفی 544ھ) نے بھی نقل کیا ہے۔

(انظر: ترتيب المدارك و تقريب المسالك، بقية شهادتهم له بالصدق و الثبات فى الاثر، ج 1، ص 162)

امام ابو عمر کا معمول

زاہد محدث، امام اوحد ابو عمر محمد بن عبدالواحد بغدادی شافعی (متوفی 345ھ) کی سیّدنا معاویہ سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ اُنھوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں وارد احادیث مبارکہ پر مشتمل ایک جز تیار کیا، اور جو بھی طالب علم پڑھنے کے لیے حاضر ہوتا آپ اسے جب تک وہ کتاب نہ پڑھا لیتے، کچھ نہ پڑھاتے تھے۔ **و كان له جزء قدجمع فيه الاحاديث التى تروى فى فضائل معاوية، فكان لا يترك واحدا منهم يقرا عليه شيئا حتى يبتدىء بقراة ذلك الجزء، ثم يقرا عليه بعده ما قصد له۔**

(تاريخ بغداد، محمد بن عبد الواحد بن ابى هاشم، ج 3، ص 618، رقم 1129)

آپ کے اِس معمول کا تذکرہ حافظ ذہبی و حافظ ابن حجر نے بھی کیا ہے۔[1]

(انظر: سير اعلام النبلاء، ابو عمر الزاهد، محمد بن عبد الواحد البغدادى، ج 15، ص 510، رقم 288- لسان الميزان، من اسمه محمد، محمد بن عبد الواحد......، ج 5، ص 269، رقم 7771)

اللہ ان سے راضی ہو!

متقن، عابد و زاہد اور کثیر التصانیف بزرگ، متاخرین کے استاذ، لاحقین کے لیے حجت، شیخ الاسلام، حافظ الحدیث، امام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی (متوفی 676ھ) فرماتے ہیں:

معاوية رضى الله عنه فهو من العدول الفضلاء و الصحابة النجباء رضى الله عنه۔

"سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ عادل و صاحب فضیلت اور بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، اللہ ان سے راضی ہو۔"

(المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، كتاب فضائل الصحابة رضى الله عنهم، ج 15، ص 149)

[1] اسی طرح شیخ ابو الحسن عبدالرحمٰن بن محمد تمیمی جوہری (متوفی 425ھ) کا معمول تھا کہ اتنی دیر تک کسی کو حدیث نہیں لکھواتے تھے جب تک سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کا عقیدہ نہ جان لیتے۔ (اگر آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کے عقائد وہی ہوتے جو اہلِ سُنّت کے ہیں تو اسے پڑھاتے ورنہ اِعراض فرماتے)

(انظر: سير اعلام النبلاء، الجوبرى عبد الرحمٰن بن محمدبن يحيى، ج 17، ص 415، رقم 277) منه

بہترین صحابی

تبحر عالم ومحدث، کثیر اوصافِ حمیدہ کے مالک، انتہائی باعمل، امام کبیر شرف الدین حسین بن محمد طیبی (بہ قول بعض شافعی) (متوفی 743ھ) فرماتے ہیں:

و اما معاوية؛ فهو من العدول الفضلاء، و من الصحابة الخيار۔

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ عادل وصاحبِ فضیلت اور بہترین صحابہ میں سے ہیں۔''

(شرح الطيبی علی مشكاة المصابيح (الكاشف عن حقائق السنن)، باب مناقب الصحابة رضی الله عنهم اجمعين، ص 3840، ج 12)

ان سے محبت کرو!

عظیم محدث، فقیہ اور صوفی، شیخ الاسلام، علامۃ الدہر، امام حافظ احمد بن محمد (ابن حجر) مکی شافعی[1] (متوفی 979ھ) فرماتے ہیں:

و لا يشك احد ان معاوية رضی الله عنه من اكابرهم نسبا و قربا منه صلی اللہ علیہ وسلم و علما و حلما...... فوجبت محبته لهذه الامور التی اتصف بها بالاجماع۔

''بلاشبہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نسب، قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم علم اور حلم کے اعتبار سے اکابر صحابہ میں سے ہیں...... پس ان اوصاف کی وجہ سے جو آپ کی ذات میں بالاجماع پائے جاتے ہیں واجب وضروری ہے کہ آپ سے محبت کی جائے۔''

(تطهير الجنان و اللسان عن الخطور و التفوه بثلب سيّدنا معاوية بن ابی سفيان، ص 3)

ترتیبِ مراتبِ صحابہ

مشہور عاشق رسول علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی[1] تلمیذ شیخ ابراہیم سقا شافعی (متوفی 1350ھ) فرماتے ہیں:

---

[1] امام ابن حجر رحمہ اللہ کے علم وفضل کے بارے میں امام خفاجی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا:

فكم حجت وفود الفضلاء لكعبة   و توجهت وجوه الطلب الی قبلة

''آپ کے کعبہ علم کا فضلاء کے کتنے وفود نے حج کیا، اور اس کے قبلہ کی طرف طلب علم کے لیے متوجہ ہوئے۔''

(ريحانة الالبا و زهرة الحياة الدنيا، العلامة شهاب الدين احمد بن حجر......، ص 435)

لا يخفاك ايها المؤمن العاقل المنصف انا انما نحب عليًا رضی الله عنه لله و رسوله، و كذلك نحب سائر اهل البيت و جميع الاصحاب لله و رسوله، و لذلك كانت محبتنا لهم لا علی السوية، بل نفاضل بينهم بالمحبة بحسب درجات فضلهم عند الله و رسوله علی ما رواه لنا الائمة و تناقلته الامة الخلف عن السلف، فنقدم ابا بكر ثم عمر ثم عثمان ثم عليًا ثم باقی العشرة المبشرين بالجنة، و من اكابرهم الزبير و طلحة۔ المؤهلان للخلافة بعد علی و هما من المهاجرين الاولين السابقين فی الاسلام ثم باقی اهل بدر و من اكابرهم الزبير و طلحة، ثم اهل احد و من اكابرهم الزبير و طلحة، ثم اهل بيعة الرضوان و من اكابرهم الزبير و طلحة، ثم من اسلم قبل فتح مكة و من اكابرهم الزبير و طلحة و منهم عمرو بن العاص، ثم من اسلم بعد الفتح و منهم معاوية، قال الله تعالیٰ: لا يستوی منكم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولٰئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد و قاتلوا و كلا وعد الله الحسنیٰ فمعاوية ممن وعدهم الله الحسنیٰ، و هی الجنة، و هو ان كان من القسم الاخير من اصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و هو مفضول بالنظر الی الاقسام السابقة الا انه هو و جميع الصحابة ممن اسلم بعده ايضاً افضل من جميع من جاء بعدهم من هذه الامة المحمدية، ففضله من هذه الجهة ای جهة الصحبة وحدها اذا اعتبرته تجده عظيمًا عظيمًا عظيمًا الی درجة لا تقدر علی تصورها لانك تعلم انه قد جاء فی هذه الامة بعد الصحابة من اكابر الائمة و العلماء و الاولياء من لا يمكن استيفاء مناقبهم و فضائلهم بوجه من الوجوه، فمعاوية مع تاخره فی الفضل عن معظم الصحابة هو افضل من التابعين و من بعدهم اجمعين، لتشرفه بصحبة سيّد المرسلين صلی الله عليه و علی

---

[1] امام نبہانی رحمہ اللہ خود تو کامل تھے ہی، آپ کے اہل بیت کے بارے میں قطب مدینہ سیّدی ضیاء الدین مدنی (متوفی 1401ھ) فرماتے ہیں:

''حضرت یوسف نبہانی کی اہلیہ محترمہ کو چوراسی مرتبہ سرورِ کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ سبحان اللہ''

(فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج4، ص ...)

آله و صحبه اجمعين و كتابته له الوحي في بعض الاحيان، و جهاده معه اهل الشرك و الطغيان، فضلاً عما اتصف به في حد ذاته من الفضائل و المزايا الكثيرة، و خدماته بعد رسول الله ﷺ الخدمات الدينية المشكورة۔

"اے عاقل ومنصف مومن! تجھ پر مخفی نہ رہے کہ بلاشبہ ہم سیّدنا علی المرتضیٰ ؓ سے محبت صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی خاطر کرتے ہیں، اور اسی طرح ہم تمام اہل بیت عظام اور صحابہ کرام ؓ سے محض اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کی خاطر محبت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان حضرات کے ساتھ ہماری محبت ایک جیسی نہیں، بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں ان کے درجات میں فرق ہے۔ (اسی طرح ہماری ان کے ساتھ محبت ہے) جیسا کہ ہمارے ائمہ نے بیان کیا، اور اسی کو خَلَف سَلَف سے نقل کرتے آرہے ہیں۔ ہم سیّدنا ابو بکر صدیق کو تقدیم دیتے ہیں، پھر سیّدنا عمر، پھر سیّدنا عثمان اور پھر سیّدنا علی المرتضیٰ ؓ کو۔ پھر بقیہ عشرہ مبشرہ ؓ کو جن میں سیّدنا زبیر اور سیّدنا طلحہ ؓ اکابر ہیں، جو کہ سیّدنا علی ؓ کے بعد خلافت کے بھی اہل تھے؛ یہ دونوں وہ مہاجر ہیں جو اسلام میں سابقین الاولین ہیں۔ پھر بقیہ بدری صحابہ، ان میں بھی سیّدنا زبیر و طلحہ ؓ بزرگ ہیں۔ پھر اہل احد ہیں، اور ان میں بھی اکابر سیّدنا زبیر اور طلحہ ؓ ہی ہیں۔ پھر بیعت رضوان کرنے والے، اور ان میں بھی سیّدنا زبیر و طلحہ ؓ اکابر ہیں۔ پھر جو فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے، ان میں بھی سیّدنا زبیر و طلحہ ؓ بزرگ ہیں، اور انھی میں سیّدنا عمرو بن العاص ؓ بھی ہیں۔ پھر جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے، اور انھی میں سیّدنا معاویہ ؓ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔

(پارہ 27، سورۃ الحدید، آیت 10)

پس سیّدنا معاویہ ؓ ان لوگوں میں سے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرما لیا ہے۔ آپ اگرچہ اصحاب رسول صلى الله تعالى عليه و آله و سلم و رضي الله تعالى عنهم اجمعين میں سے ان حضرات میں شامل ہیں جو ترتیب فضیلت میں آخری

قسم ہے اور وہ اگرچہ پہلی اقسام سے افضل نہیں مگر آپ اور وہ صحابہ ؓ جو آپ کے بعد مسلمان ہوئے ان لوگوں سے (بے شک) افضل ہیں جو ان کے بعد اُمت محمدیہ میں تشریف لائے۔ لہٰذا اگر ان کی اس جہت یعنی صحابیت کی وجہ سے فضیلت کو تنہا دیکھا جائے تو یہ بھی عظیم، عظیم، عظیم ہے اور اس درجہ (کی رفعت و بلندی) کا تصور بھی ہماری بساط سے باہر ہے۔ اس لیے کہ تم یہ بخوبی جانتے ہو کہ صحابہ کرام ؓ کے بعد اس امت میں ایسے بزرگ ائمہ، علما اور اولیا ؒ تشریف لائے جن کے فضائل و مناقب کا کسی طرح شمار ممکن نہیں۔ سو حضرت امیر معاویہ ؓ اگرچہ معظم صحابہ کرام ؓ سے فضیلت میں کم سہی لیکن تمام تابعین اور ان کے بعد آنے والے تمام مسلمانوں سے یہ بہر حال افضل ہیں کیوں کہ سیّد المرسلین صلى الله عليه و آله و صحبه اجمعين کی صحبت کا شرف آپ کو نصیب ہوا، بعض اوقات کتابت وحی کے فرائض سر انجام دیے اور آپ ﷺ کی معیت میں مشرکین اور سرکشوں سے جہاد کیا؛ یہ شرف ان فضائل کے علاوہ ہیں جو آپ کی اپنی ذات میں تھے، اور ان میں وہ خدمات دینیہ ومشکورہ شامل نہیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد سر انجام دیں۔"

(الاساليب البديعة في فضل الصحابة و اقناع الشيعة مع شواهد الحق، فصل في شؤون رؤساء الاصحاب الذين خالفوا عليًا رضي الله عنه عنهم و هم طلحة و الزبير و معاوية و عمرو بن العاص، ص 399)

مجموعی اجر کے حق دار

علامہ نبہانی مزید فرماتے ہیں:

و معاوية مع فضل الصحبة له حسنات كثيرة لا تعد و لا تحد من اجلها جهاده في سبيل الله اما بنفسه و اما بجيوشه حتى فتحت بلاد كثيرة و صارت دار اسلام بعد ان كانت دار كفر، و بسببه دخل الى الاسلام الوف الوف كثيرة ممن اسلموا على يده و يد جيوشه و من ذراريهم الى يوم القيامة، فله مثل حسناتهم اجمعين۔

"حضرت معاویہ ؓ صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا، ان میں سے عظیم تر خوبی یہ ہے کہ انھوں نے بہ ذات خود یا اپنے لشکر

کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کیا جس کے نتیجہ میں بہت سی فتوحات ہوئیں، اور وہ علاقہ جات جو پہلے دارُ الکفر تھے دارُ الاسلام بن گئے اور اس سبب سے لاکھوں کروڑوں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے جو یا تو خود سیدنا امیر معاویہ کے ہاتھ پر یا ان کے لشکر کے ہاتھوں پر مسلمان ہوئے اور پھر ان کی اولادیں قیامت تک اسلام پر چلی آرہی ہیں (اور از رُوے حدیث ان تمام نیکیوں کا مجموعی اجر بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نامہ اعمال میں ہی درج ہوگا)'' (ایضاً، ص 402)

خلاصہ

یہ تھے صحابہ و تابعین اور ائمہ مسلمین کے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمودات جنھیں ملاحظہ کرنے کے بعد ہر منصف مزاج ''مسلمان'' قاری کے لیے یہ متعین کرنا آسان ہو جاتا کہ: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے وہ پیارے رشتہ دار اور صحابی ہیں جن کی طرف اللہ عزوجل غزوۂ تبوک میں اپنی رحمت سے متوجہ ہوا۔

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے ان کے لیے ہادی و مہدی، حساب و کتاب کا عالم بننے اور عذاب سے محفوظ رہنے کی دعائیں فرمائیں؛ اور یہ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں کہ قیامت کے سخت دن میں بھی جن کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ سے منقطع نہیں ہوگا۔

جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے: آپ فقیہ تھے، بہت بڑے عالم تھے، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد بہترین حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والے تھے، حکومتی معاملات میں اہلیت رکھنے میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا، آپ جیسا کوئی سردار نہیں دیکھا گیا، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم تھے، (بعض صحابہ یہ بھی فرمایا کرتے کہ اے لوگو!) حضرت معاویہ کا ذکر ہمیشہ خیر کے ساتھ ہی کرو کیوں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے لیے ہدایت کی دعا فرماتے سنا ہے۔

اسی طرح **تابعین** کہا کرتے: ہماری نظر سے سیدنا معاویہ سے بڑا حلیم، جہالت سے دور اور باوقار آدمی کوئی نہیں گزرا، سیدنا معاویہ ایسے تھے کہ اگر تم لوگ انھیں دیکھ لیتے تو کہتے: یہ تو مہدی ہیں؛ جو آپ کے لیے رحمت کی دعا کرے خدا پر حق ہے کہ اس کے حساب میں سختی نہ فرمائے، اور جو بد بخت آپ کو جہنمی کہے اس پر اللہ کی پھٹکار! آپ تو ایسے تھے کہ اگر لوگ آپ کو دیکھ لیتے تو عمرِ ثانی سیدنا عمر بن عبد

العزیز کے عدل و انصاف کو بھول جاتے۔

تبع تابعین فرمایا کرتے: اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو گرد و غبار سیدنا معاویہ کے ناک میں داخل ہوتا تھا وہ بھی سیدنا عمر بن عبد العزیز سے ہزار درجہ افضل ہے (کیوں کہ حضور ﷺ کی زیارت وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کا مقابلہ بڑی سے بڑی کوئی نعمت بھی نہیں کر سکتی)، سیدنا معاویہ حضور کے برادر نسبتی اور وحی الٰہی کے امین تھے، آپ کی ذات گرامی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے پردے کی حیثیت رکھتی ہے۔

علمائے احناف کہتے: سیدنا معاویہ عادل، فاضل، اخیار اور اجلہ صحابہ کرام میں سے تھے، بے شک آپ کبار صحابہ اور مجتہدین میں سے ایک تھے، لیکن اگر آپ کو صغار صحابہ میں بھی تسلیم کر لیا جائے تو پھر بھی آپ ان تمام احادیث صحیحہ میں داخل ہیں جو صحابہ کرام کی مدحت میں وارد ہوئیں۔ جو آپ پر طعن کرتا ہے درحقیقت اپنے دین پر طعن کرتا ہے، اور ایسا شخص جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے؛ لہٰذا تم کبھی آپ رضی اللہ عنہ کی بدگوئی میں مبتلا نہ ہونا ورنہ تم فعل حرام کے مرتکب ہوگے۔ جو کوئی تاریخی روایات وغیرہ کی آڑ لے کر آپ کی ذاتِ اقدس پر طعن کرتا ہے وہ مریض القلب، نفاق شعار، بدمذہب اور دشمن حق مبین ہے یا پھر پاگل و مجنوں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا گستاخ اس قابل نہیں کہ اسے نماز میں مسلمانوں کی اِمامت سونپی جائے، بلکہ اسے امام بنانا حرام و گناہ ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وہ ذات والاصفات ہے جسے سلطنت محمدیہ کا پہلا بادشاہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ کی بادشاہت کا تذکرہ تورات مقدس میں بھی گزرا۔

امام مالکیہ کے نزدیک: سیدنا معاویہ کی بدگوئی کرنے والا اگر حد سے تجاوز کرے تو اسے قتل کر دیا جائے بہ صورت دیگر سخت ترین سزا دی جائے، اور اس حکم میں ان کے ساتھ علمائے احناف و شوافع کا بھی اِتفاق ہے۔

امام حنابلہ فرمایا کرتے: ہم سیدنا علی پاک و سیدنا معاویہ پاک کے بارے میں اچھی بات کے علاوہ کچھ نہیں کہتے، جو آپ سمیت کسی بھی صحابی کی برائی کرتا ہے ہم اس کے اِسلام کو ہی مشکوک سمجھتے ہیں، سیدنا معاویہ کی برائی وہی کرتا ہے جس کا باطن گندہ ہوتا ہے، جو آپ کی تنقیص کرے وہ اس قابل نہیں کہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا جائے اگر چہ رشتے میں وہ ماموں ہی کیوں نہ ہو، ہم آپ کے برابر کسی بھی غیر صحابی کو نہیں سمجھتے، جو کوئی آپ پر غیر صحابی کو فضیلت دیتا ہے اس کے پاس بیٹھنا، کھانا، پینا سب کچھ ترک کر دو، اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت بھی نہ کرو! سیدنا معاویہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کی مبارک پیشانیوں پہ لگے سجدوں کے نشان کی رب العزت نے اپنی لاریب کتاب میں تعریف

فرمائی، آپ تمام ایمان والوں کی ماں سیّدہ اُمِّ حبیبہ کے بھائی ہونے کی بنا پر اہلِ ایمان کے ماموں ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبِ وحی بھی تھے۔

علمائے شوافع کے نزدیک: جو سیّدنا معاویہ کی ایذا کا ارادہ کرتا ہے وہ صحابہ کو اور ان کے ذریعے دینِ اسلام کو ایذا دینے والا موذی ہے۔ بعض ائمہ شوافع تو سیّدنا معاویہ کا بہ وجہ صحابیت اِس قدر اِحترام کرتے کہ جب کوئی طالب علم پڑھنے کے لیے حاضر ہوتا تو سب سے پہلے اسے سیّدنا معاویہ کی شان وعظمت پر دال احادیث مبارکہ پڑھاتے، بعدازاں دیگر علوم وفنون۔ اور بعض بزرگ تو اس وقت تک کسی کو حدیث پاک پڑھاتے ہی نہیں تھے جب تک یہ نہ جان لیتے کہ وہ سیّدنا معاویہ کے بارے میں اچھا عقیدہ رکھتا ہے یا نہ۔ اور فرمایا کرتے: سیّدنا معاویہ عادل وصاحب فضل اور بہترین صحابی ہیں، بلاشبہ علم وحلم اور قربِ مصطفیٰ کی بنا پر بزرگ صحابہ میں سے ہیں، اور یہی وہ اوصافِ عالیہ ہیں جن کی وجہ سے آپ کی محبت (مسلمانوں) پر واجب ہے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے ساتھ باری تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمالیا، اور بڑے سے بڑا ولی (چاہے وہ غوث، قطب، ابدال ہی کیوں نہ ہو) سیّدنا معاویہ پاک کی ہرگز ہم سری نہیں کرسکتا؛ آپ نے اور آپ کے لشکروں نے جو ممالک فتح کیے اور وہاں لاتعداد لوگوں کو مسلمان کیا یا ان کی برکت سے لاتعداد لوگ مسلمان ہوئے ان تمام کی، تمام نیکیوں کا ثواب (بہ مطابق حدیث) قیامت تک سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے نامہ اعمال میں بھی درج کیا جائے گا۔ الغرض سیّدنا معاویہ ایسی بے شمار خوبیوں سے متصف ہیں۔ رضی اللہ عنہ

ہدایت یافتہ کے لیے بس!

اگرچہ موضوع سے متعلقہ مزید آیاتِ طیبہ، احادیثِ نبویہ اور اقوالِ ائمہ پیش کیے جاسکتے ہیں مگر مناسب ہے کہ اس پر ہی اِکتفا کیا جائے (بہ قولِ امام ابن حجر قدس سرہ) ''لانہ من منح ھدایۃ یکفیہ ادنی برھان و من لا ینجع فیہ لا ینجع فیہ سنۃ و لاقران۔'' کیوں کہ جسے رب تعالیٰ ہدایت دے اس کے لیے ادنیٰ دلیل بھی کافی ہے، ورنہ قرآن وسُنّت بھی ناکافی۔

و اللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

تم بحمد اللہ سبحانہ و تعالیٰ

محمد لقمان قادری، شادیوال ضلع گجرات

برقی رابطہ: 0300-6235167 qariluqman786@gmail.com

ملکی قوانین

معزز قارئین! کتاب ہذا کی تکمیل تو ہو چکی ہے، مگر یہ چند اضافی معروضات ہیں، اگر بارِ خاطر نہ ہو تو انھیں بھی ملاحظہ فرمالیں!

دُنیا بھر میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے متعدد ممالک کے سربراہوں نے (امن عامہ میں خلل کے پیشِ نظر) اپنی اپنی سمجھ کے مطابق مذہب اور مذہبی راہ نماؤں کی توہین کو قابلِ سزا جرم قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے ویب سائٹ:

http://en.wikipedia.org/wiki/Blasphemy_law

چوں کہ حضور سیّد الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ بہ شمول سیّدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمیعھم بھی تمام اہلِ اسلام کے دینی پیشوا ہیں، اس لیے ضروری تھا کہ ان کی توہین وتنقیص کرنے والے کی سزا کا جو فیصلہ ''ائمہ اِسلام رحمہم اللہ'' [1] کر چکے ہیں، ہر اسلامی ریاست میں اسی کے مطابق عمل درآمد ہوتا؛ تاکہ اُخروی سرخ رُوئی کے ساتھ امن کی فضا بھی مکدر نہ ہوتی۔ لیکن دین سے دوری اور یہود ونصاریٰ سے قرب کے باعث جہاں دیگر اِسلامی تعزیرات کا نفاذ فی زمانہ مفقود نظر آتا ہے ان سزاؤں کو بھی کس مپرسی کا سامنا ہے؛ البتہ بعض ممالک میں کچھ ''ملکی قوانین'' ایسے بھی ہیں جن کے تحت گستاخانِ صحابہ واہلِ بیت علی سیدھم وعلیھم الصلاۃ والسلام کو سزا دی جاتی ہے مثلاً:

دفعہ 298.A

ملک پاکستان جس کی کل آبادی ایک سروے کے مطابق تقریباً 172,800,000 ہے۔

(en.wikipedia.org/wiki/List_of_Muslim-majority_countries)

اس کے مجموعہ تعزیرات میں دفعہ 298.A. کے تحت ہے کہ:

جو کوئی پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی یا ان کے ارکان کنبہ یا راست باز خلیفوں (خلفائے راشدین) میں سے کسی کی یا پیغمبر پاک (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم) کے ساتھیوں (صحابہ کرام، بہ شمول سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ) کی الفاظ سے، چاہے زبانی ہوں یا تحریری یا ظاہری اِشاروں یا اِتہام، طعن زنی یا در پردہ تعریض سے، بلاواسطہ یا بالواسطہ بے حرمتی کرے اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

[1] جو کہ یقیناً عقل وسمجھ کے اعتبار سے بھی دنیا بھر کی تمام قوموں کے سربراہوں پر فائق ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد خلفائے راشدین، صحابہ، پیغمبر پاک کی کسی بیوی یا ارکان کنبہ (رضی اللہ عن جمیعہم) کی کسی طریقہ سے بے حرمتی یا توہین کو مستوجب سزا ٹھہراتا ہے۔ دفعہ 298.A تعزیرات پاکستان مقدس اور قابل احترام شخصیات کے خلاف نازیبا الفاظ کے بارے میں ہے اور اس کا اطلاق اُمّ المومنین یا دیگر اہل بیت کی خواتین (رضی اللہ عنہن) پر بھی ہے۔ مزید برآں اس کا اطلاق خلفائے راشدین اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) پر بھی ہوتا ہے۔ دفعہ 298.A میں ان شخصیات کا خصوصی طور پر ذکر نہیں جن پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

(مجموعہ تعزیرات پاکستان، مذہب کے متعلق جرائم، معزز اشخاص کی نسبت توہین آمیز رائے زنی، باب 5 1، ص 3 2 6 -- میجر ایکٹ (کریمنل) مذہب سے متعلق جرائم کے بارے میں، مقدس شخصیتوں کے بارے میں تضحیکی فقرے وغیرہ کہنا (باب 5 1، ص 477، 478)

یہاں یہ بات بھی مخفی نہیں رہنی چاہیے کہ: دفعہ 298.A جس پر لاگو ہوتی ہے اسے بلا وارنٹ گرفتار کیا جاسکتا ہے اور یہ مقدمہ قابل راضی نامہ بھی نہیں ہوتا۔ (میجر ایکٹ، ص 320.C)

مثلاً: کسی نے معاذ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں توہین آمیز کلمات کہے اور کسی مسلمان نے سن لیے اور تھانے رپورٹ کردی تو قانوناً پولیس مجرم کو بلا وارنٹ گرفتار کرنے کی مجاز ہے۔ اور اس معاملہ میں راضی نامے کی بھی کوئی گنجائش نہیں۔

کویت میں پاس ہونے والا قانون

اسی طرح کویت جس کی کل آبادی تقریباً 33,99637 ہے، میں اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی پر طویل جیل اور بھاری جرمانے پہلے سے ہی موجود تھے لیکن حال ہی میں کویت اسمبلی نے مزید ایک قانون پاس کیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

Friday, April 13th, 2012 at 12:31 am

Kuwait's parliament OKs death penalty for insulting Prophet Muhammad

Kuwait's National Assembly on Wednesday voted overwhelmingly in favor of amendments to the country's penal code to apply the death penalty for those who insult Islam's Prophet Muhammad or

his wives, a local newspaper reported on Thursday.

Forty-six members of parliament, including all cabinet ministers, voted in favor of the controversial amendments during the first round of voting on Wednesday. Four Shiite members of parliament opposed the amendments, two MPs refused to vote, and one Sunni MP abstained from voting.

According to the Kuwait Times, the amendments call for the death penalty for those who insult the Prophet Muhammad and his wives. It also stipulates a life-term sentence for anyone who insults the Prophet Muhammad's companions, although the report did no specify what would be deemed an insult.

The amendments still need approval during a second round of voting, which is expected to take place by the end of April, and approval from the government. Wednesday's vote took place after heated debates between Sunni MPs, who promoted the bill, and Shiite MPs who insist highly revered Imams must be included in the law.

Kuwait's penal code, of which aspects are based on Sharia law, already imposes hefty penalties, including lengthy jail terms, for those who insult the Prophet Muhammad, his wives, or his companions. Kuwait also imposes heftypenalties against other religious offenses.

According to human rights organization Amnesty International, no executions have been recorded in Kuwait since 2007, but at least seventeen people were sentenced to death for murder and drug-trafficking lastyear.

کویت کی پارلے منٹ نے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی سزا موت مقرر کردی ہے، بدھ کے روز کویت کی قومی اسمبلی نے بھاری اکثریت سے قانون منظور کیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کی ازواج مطہرات کی توہین کرنے والے کے لیے سزائے موت کی منظوری دی گئی ہے۔ کابینہ کے وزرا سمیت چھیالیس اراکین پارلے منٹ نے اس متنازعہ ترمیم کے حق میں ووٹ دیا، چار شیعہ ممبران نے ترمیم کی مخالفت کی، دو ممبران نے ووٹ دینے سے انکار کردیا! ایک سُنّی ممبر پارلے منٹ نے ووٹ

دینے سے اجتناب کیا۔ کویت ٹائمز (اخبار) کے مطابق اس ترمیم میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج پاک کی گستاخی کرنے والے کے لیے موت کی سزا کا مطالبہ کیا گیا ہے، اس میں حضور ﷺ کے صحابہ کی توہین کرنے والے کے لیے عمر قید کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ اگرچہ اس رپورٹ میں توہین کا مطلب واضح نہیں کیا گیا، اس ترمیم کی ابھی دوسرے راؤنڈ میں منظوری ہونا باقی ہے، بدھ کے روز ہونے والی منظوری میں سُنّی ممبران جنھوں نے بل پیش کیا تھا کے ساتھ گرما گرم بحث ہوئی جس میں شیعہ ممبران پارلےمنٹ کا اصرار تھا کہ قانون میں انتہائی محترم ائمہ کو بھی شامل کیا جائے۔ کویت کے قوانین جن کی بنیاد شریعت قوانین پر ہے پہلے ہی حضور سید عالم ﷺ آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی پر بھاری جرمانے اور طویل جیل کی سزا مقرر ہے، کویت میں دوسرے مذہبی جرائم کی بھی بھاری سزائیں مقرر ہیں، ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق 2007ء سے اب تک کوئی عدالتی حکم نامہ جاری نہیں کیا گیا مگر قتل اور منشیات کی سمگلنگ کے جرم میں گزشتہ سال کم از کم سترہ لوگوں کو سزائے موت دی گئی۔

(http://newstro.com/article/kuwaits-parliament-oks-d)eath-penalty-for-insulting-prophet-muhammad.html)

یہ تو تھی پہلے راؤنڈ کی تفصیل، اس کے بعد کویت میں شائع ہونے والے اخبار ''کویت ٹائمز'' نے یہ خبر شائع کی کہ قانون {BLASPHEMYLAW} کو اسمبلی نے فائنل کر دیا ہے۔

(http://news.kuwaittimes.net/2012/05/02/probe-panel-to-hea-premiers-testimony-panel-finalises-blasphemy-law/)

نیز تقریباً ایک ماہ تک یہ قانون امیر کے {SIGN} کے ساتھ کتابی شکل میں بھی آجائے گا۔

(http://religionclause.blogspot.com/2012/05/kuwaits-parliament-passes-new-blasphemy.html)

●●●

مناقب

سدرہ کی لا دے شاخ اک سدرہ نشیں مجھے — بہرِ قلم یہ چاہیے رُوح الامیں مجھے
پھوٹی ہے دل میں آرزو مدحِ امیر کی — قرطاس پہ پرونے ہیں ہاں کچھ نگیں مجھے
مامور ہوں میں لکھنے پہ شانِ معاویہ — اُکسا رہا ہے مدح پہ سدرہ مکیں مجھے
نوکِ قلم سے لکھنے کے قابل نہیں تھی یہ — دامانِ ریختہ میں جو دِکھتی نہیں مجھے
مقدور ہو تو نوکِ مژہ سے رقم کروں — لگتا ہے تذکرہ ترا اتنا حسیں مجھے
مَیں اور مدحِ منشیِ دربارِ مصطفیٰ — سوجھا ہے گویا خاک پر عرش بریں مجھے
ایماں گنوا رہی ہے عداوت میں تیری خلق — رہ رہ غم کیے ہے یہ اندوہ گیں مجھے

حضرت معاویہ ہیں پیارے حضور کے — کاتب ہیں ذی وقار ہمارے حضور کے
اُمت کے ہیں یہ ماموں مکرم و محترم — ذی قدر و ذی وجاہت و ذی جاہ و ذی حشم
گاڑا ہے خوب تُو نے اے سلطانِ محتشم! — آماج گاہِ کفر میں اِسلام کا عَلَم
دے کر خطاب ہادی و مہدی رسول نے — شاہی کی تیرے حق میں دعا کی رسول نے
مسند ملی ہے تجھ کو یہ ابن رسول کی — سبطِ علی کی گلشن زہرا کے پھول کی
لعنت تیرے عدو پہ خدا کی مدام ہے — حاسد پہ تیرے خلد کی نعمت حرام ہے
بس اس سے کیا موازنہ ہو چشمِ حُور کا — جس آنکھ نے کیا ہو نظارا حضور کا
پرچم وہاں پہ فوز و فلاح اپنے گاڑ دے — صاحب رسول کا جہاں بنی کو جھاڑ دے
میری بھی تیرہ بختی کو للہ سنوار دے — تھوڑا سا نقشِ پا کا ہمیں بھی غبار دے
ہو دیکھنا اگر تیرے لطف و عطا کا حال — پوچھے عقیل سے تیرے جود و سخا کا حال
توریت میں بھی تیرا رقم کیف و حال ہے — قرآن تیری عظمت و رفعت پہ دال ہے
تو فیض یاب بارگہِ مصطفیٰ سے ہے — راضی خدا ہے تجھ سے تُو راضی خدا سے ہے
لکھی ہے خوب حضرت لقمان نے کتاب — پر مغز و پر معانی و پر حکمت و صواب
ہر صفحہ ہر سطر میں عقیدت کے یہ گلاب — ان ہستیوں کی نذر جو ہیں رشکِ آفتاب

شاعر اہل سُنّت، حضرت سفیر احمد سفیر علوی، امیر مرکزی جماعت اہل سُنّت ضلع ہری پور

ماخذومراجع

حرف الالف

1- الآحاد و المثانی: امام ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم شیبانی (متوفی 287ھ)-دارالرایة، ریاض، طبع اولی 1411ھ

2- آداب الاملاء و الاستملاء: حافظ ابوسعد عبدالکریم بن محمد تمیمی مروزی (متوفی 562ھ)-دارالکتب العلمیة، بیروت، طبع اولی 1401ھ

3- الاوسط فی السنن و الاجماع و الاختلاف: حافظ ابوبکر محمد بن ابراہیم بن منذر نیشاپوری (متوفی 319)-دارطیبہ، ریاض

4- السنن الکبریٰ: حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (متوفی 458ھ)-دارالکتب العلمیة، بیروت، طبع ثانیة 1424ھ

5- التاریخ الکبیر: امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی 256ھ)-دائرۃ المعارف العثمانیة، حیدر آباد دکن

6- الجزء المتمم لطبقات ابن سعد (الطبقة الرابعة من الصحابة ممن اسلم عند فتح مكة و ما بعد ذلك): حافظ ابوعبداللہ محمد بن سعد ہاشمی (ابن سعد) (متوفی 230ھ)-مکتبۃ الصدیق، سعودیہ 1416ھ

7- المعجم الکبیر: امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد شامی طبرانی (متوفی 360ھ)-مکتبۃ ابن تیمیہ، قاہرہ، طبع ثانیہ

8- البدایة والنہایة: حافظ ابوالفدا اسماعیل بن عمرو دمشقی (متوفی 774ھ)-دار احیاء التراث العربی، بیروت، طبع اولی 1408ھ

9- المعرفة و التاریخ: حافظ ابویوسف یعقوب بن سفیان فارسی (متوفی 277ھ)-موسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع ثانیہ 1401ھ

10- الفتاوی الحدیثیة: حافظ احمد بن محمد (ابن حجر مکی) (متوفی 974ھ)-دار احیاء التراث العربی، بیروت، طبع اولی 1419ھ

11- الاباطیل و المناکیر و الصحاح و المشاهیر: حافظ ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن حسین (متوفی 543ھ)-دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولی 1422ھ

12- اتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من اطراف العشرة: حافظ احمد بن علی (ابن حجر) عسقلانی شافعی (متوفی 852ھ)-مجمع الملک فہد...... مدینہ، طبع اولی 1415ھ

13- اطراف المسند المعتلی باطراف المسند الحنبلی: حافظ احمد بن علی (ابن حجر) عسقلانی شافعی (متوفی 852ھ)-دار ابن کثیر، دمشق

14- الطبقات الکبریٰ: حافظ ابوعبداللہ محمد بن سعد ہاشمی (متوفی 230ھ)-دارالکتب العلمیة، بیروت، طبع اولی 1410ھ

15- التاریخ الکبیر (السفر الثانی): حافظ ابوبکر احمد بن ابی خیثمہ (متوفی 279ھ)-الفاروق الحدیثہ، قاہرہ، طبع اولی 1427ھ

16- الاحکام الشرعیة الکبریٰ: حافظ عبدالحق بن عبدالرحمان اندلسی (متوفی 581ھ)-مکتبۃ الرشد، ریاض، طبع اولی 1422ھ

17- السنة: امام ابوبکر احمد بن محمد الخلال بغدادی حنبلی (متوفی 311ھ)-دارالرایة، ریاض

18- الحجة فی بیان المحجة و شرح عقیدة اهل السنة: امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد طلیحی (قوام السنة) (متوفی 535ھ)-دارالرایة، ریاض، طبع ثانیہ 1419ھ

19- المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج: امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی (متوفی 676ھ)-دار احیاء التراث العربی، طبع ثانیہ 1392ھ

20- الصواعق المحرقة فی الرد علی اهل البدع و الزندقة: علامہ احمد بن محمد (ابن حجر) مکی (متوفی 979ھ)-مکتبۃ الحقیقۃ، ترکی، 1429ھ

21- المعجم الاوسط: امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی 360ھ)-دارالحرمین، قاہرہ

22- الوافی بالوفیات: علامہ صلاح الدین خلیل بن ایبک صفدی (متوفی 764ھ)-دار احیاء التراث العربی، بیروت

23- ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء: الشاہ قطب الدین احمد بن ابراہیم (شاہ ولی اللہ) محدث دہلوی (متوفی 1176ھ)-قدیمی کتب خانہ، کراچی

24- الناهیة عن طعن امیر المؤمنین معاویة رضی الله عنه: علامہ عبدالعزیز بن احمد پرہاروی (متوفی 1239ھ) مکتبۃ الحقیقۃ، ترکی، 1411ھ

25- اسد الغابة فی معرفة الصحابة: امام عزالدین ابوالحسن علی بن محمد جزری (متوفی 630ھ)-دارالمعرفة، بیروت، طبع ثالثہ 1428ھ

26- الفوائد المنتقاة عن الشیوخ العوالی: محدث ابوالحسن علی بن عمر سکری حربی (متوفی 386ھ)-الوطن ریاض، طبع اولی 1420ھ

27- المنتقی من کتاب الطبقات: حافظ ابوعروبہ حسین بن محمد حرانی سلمی (متوفی 318ھ)-دارالبشائر، طبع اولی 1994ھ

28- اسکات الکلاب العاویة بفضائل خال المؤمنین معاویة رضی الله عنه: ابومعاذ محمود بن امام بن منصور، مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ 1426ھ

29- الجرح و التعديل: حافظ ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد (متوفی 327ھ)-دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباددکن، طبع اولیٰ 1271ھ

30- الکاشف فی معرفة من له رواية فی الکتب الستة: امام ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)- دار القبلۃ جدہ، طبع اولیٰ 1413ھ

31- السنة: امام ابوبکر احمد بن عمرو (ابن ابی عاصم) (متوفی 287ھ)- المکتب الاسلامی، بیروت، طبع اولیٰ 1400ھ

32- اولیاءِ رجال الحدیث: شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالمصطفیٰ بن حافظ عبدالرحیم اعظمی حنفی- شبیر برادرز، لاہور، 1422ھ

33- الثقات: امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان دارمی (متوفی 354ھ)- دائرۃ المعارف العثمانیہ، ہند، طبع اولیٰ 1393ھ

34- المبسوط: شمس الائمہ امام ابوبکر محمد بن احمد سرخسی حنفی (متوفی 483ھ)- دار المعرفۃ، بیروت، 1414ھ

35- الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ: امام قاضی عیاض بن موسیٰ (متوفی 544ھ) دار الفکر، بیروت، 1409ھ- دار الفیحاء، عمان، طبع ثانیہ 1407ھ

36- الفوائد: حافظ ابوالقاسم تمام بن محمد (متوفی 414ھ)- مکتبۃ الرشد، ریاض، طبع اولیٰ 1412ھ

37- المدخل: علامہ ابوعبداللہ محمد بن محمد (ابن الحاج) فاسی مالکی (متوفی 737ھ) دار التراث

38- الفردوس بمأثور الخطاب: محدث ابوشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی ہمذانی (متوفی 509ھ)- دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولیٰ 1406ھ

39- الکفاية فی علم الرواية: حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی (متوفی 463ھ)- المکتبۃ العلمیہ، مدینہ منورہ

40- المخلصيات و اجزاء اخرى: ابوطاہر محمد بن عبدالرحمٰن مخلص ذہبی (متوفی 393ھ)- وزارۃ الاوقاف......، قطر، طبع اولیٰ 1429ھ

41- المواهب اللدنية بالمنح المحمدية: محدث ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی مصری (متوفی 923ھ)- المکتبۃ التوفیقیہ، مصر

42- الام: امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی مکی (متوفی 204ھ)- دار المعرفۃ، بیروت، 1410ھ

43- المسند: امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی مکی (متوفی 204ھ) دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1400ھ

44- المصنف: حافظ ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی (متوفی 211ھ)- المکتب الاسلامی، بیروت، طبع ثانیہ 1403ھ

45- اليواقيت و الجواهر فی بيان عقائد الاکابر: عارف باللہ شیخ ابوالمواہب عبدالوہاب بن احمد شعرانی حنفی (متوفی 973ھ) دار صادر، بیروت، طبع اولیٰ 1424ھ

46- الثقات: حافظ ابوالحسن احمد بن عبداللہ عجلی کوفی (متوفی 261ھ)- دار الباز، طبع اولیٰ 1405ھ

47- الکبائر: حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)- دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع خامسہ 1427ھ

48- الزواجر عن اقتراف الکبائر: امام ابوالعباس احمد بن محمد (ابن حجر) مکی (متوفی 974ھ)- دار الکتب

العلمیہ، بیروت، طبع ثانیہ 1426ھ

49- اصول السرخسی: شمس الائمہ فقیہ ابوبکر محمد بن احمد سرخسی حنفی (متوفی 483ھ)- دار المعرفۃ، بیروت

50- الاعتقاد: امام قاضی ابوالحسین محمد بن محمد حنبلی (ابن ابی یعلی) (متوفی 526ھ) دار اطلس الخضراء، طبع اولیٰ 1423ھ

51- اتعاظ الحنفاء باخبار الائمة الفاطميين الخلفاء: علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن علی حسینی مقریزی (متوفی 845ھ)- المجلس الاعلیٰ للشئون الاسلامیہ......

52- الفقه الاکبر: امام الائمہ، سراج الامہ سیدنا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی (متوفی 150ھ) مکتبۃ الفرقان، امارات العربیہ، طبع اولیٰ 1419ھ

53- العقيدة الطحاوية: امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی (متوفی 321ھ) المکتب الاسلامی، بیروت، طبع ثانیہ 1414ھ

54- الزهد: امام حافظ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (متوفی 241ھ)- دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولیٰ 1420ھ

55- الشريعة: فقیہ ابوبکر محمد بن حسین آجری شافعی (متوفی 360ھ)- دار الوطن، الریاض، طبع ثانیہ 1420ھ

56- المنتقى من منهاج الاعتدال فی نقض کلام اهل الرفض و الاعتزال: امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)

57- المنتخبات من المکتوبات للامام الربانی المجدد للالف الثانی احمد الفاروقی السرهندی: (المعرب:) الشیخ محمد مراد بن عبداللہ القازانی ثم المکی (متوفی 1352ھ)- مکتبۃ الحقیقۃ، ترکی، 1432ھ

58- الفخری فی الآداب السلطانية و الدول الاسلامية: ابوجعفر محمد بن علی بن محمد ابن طباطبا علوی (ابن الطقطقی) (متوفی 709ھ)- دار القلم العربی، بیروت، طبع اولیٰ 1418ھ

59- امتاع الاسماع بما للنبی من الاحوال و الاموال و الحفدة و المتاع: علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن علی بن عبدالقادر حسینی مقریزی (متوفی 845ھ)- دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولیٰ 1420ھ

60- سنن ابو داؤد: امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی (متوفی 275ھ) المکتبۃ العصریہ، بیروت

61- الاعتصام: حافظ ابراہیم بن موسیٰ بن محمد مالکی شاطبی (متوفی 790ھ)- دار ابن عفان السعودیہ، طبع اولیٰ 1421ھ

62- البدء و التاريخ: مؤرخ مطہر بن طاہر مقدسی (متوفی 355ھ) مکتبۃ الثقافۃ الدینیہ، بورسعید

63- الذخيرة فی محاسن اهل الجزيرة: علامہ ابوالحسن علی بن بسام شنترینی اندلسی (متوفی 542ھ)- الدار العربیہ للکتاب، لیبیا، 1981ء

64- ارشاد الساری لشرح صحيح البخاری: علامہ احمد بن محمد قسطلانی شافعی (متوفی 923ھ)- المطبعۃ الکبری الامیریہ، مصر، سابعہ 1323ھ

65- الاساليب البديعة فی فضل الصحابة و اقناع الشيعة: علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (متوفی 1350ھ)- مرکز اہل السنۃ برکات رضا، ہند، طبع اولیٰ 1425ھ

66- النبراس شرح شرح العقائد: علامہ ابوعبدالرحمان عبدالعزیز بن احمد ملتانی پرہاروی (متوفی 1239ھ)-مکتبہ حقانیہ، ملتان

حرف الباء

67- بہار شریعت: صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی حنفی (متوفی 1367ھ)-مکتبۃ المدینہ، کراچی، 1429ھ

68- بهجة المحافل و بغية الاماثل فی تلخيص المعجزات و السير و الشمائل: علامہ یحییٰ بن ابوبکر عامری یمنی (متوفی 893ھ)-دار صادر، بیروت

حرف التاء

69- تاريخ دمشق: حافظ ابوالقاسم علی بن حسن (ابن عساکر) (متوفی 571ھ)-دار الفکر، 1415ھ

70- تاريخ اسلام: امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)-دار الکتاب العربی، بیروت، طبع ثانیہ 1413ھ

71- تاريخ بغداد: حافظ ابوبکر احمد بن علی (خطیب بغدادی) (متوفی 463ھ)-دار الغرب الاسلامی، بیروت، طبع اولیٰ 1422ھ

72- تاج العروس من جواهر القاموس: علامہ ابوالفیض محمد بن محمد (مرتضیٰ زبیدی) (متوفی 1205ھ)-دار الہدایہ

73- تحقيق الحق فی كلمة الحق: پیر سید مہر علی گولڑوی (متوفی 1356ھ)-گولڑا شریف، 1425ھ

74- تهذيب التهذيب فی رجال الحديث: حافظ احمد بن علی (ابن حجر) عسقلانی (متوفی 852ھ)-دار الکتب العلمیہ، طبع اولیٰ 1425ھ

75- تلخيص المتشابه فی الرسم: حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی (متوفی 463ھ)-طلاس للدراسات..... دمشق، طبع اولیٰ 1985ء

76- تاريخ الخلفاء: امام جلال الدین عبدالرحمان بن ابوبکر سیوطی (متوفی 911ھ)-دار الارقم

77- تاريخ اصبهان: حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (متوفی 430ھ)-دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولیٰ 1410ھ

78- تالی تلخيص المتشابه: حافظ ابوبکر احمد بن علی (خطیب بغدادی) (متوفی 463ھ)-دار الصمیعی، ریاض، طبع اولیٰ 1417ھ

79- تهذيب الاسماء و اللغات: امام یحییٰ بن شرف نووی (متوفی 676ھ)-دار الکتب العلمیہ، بیروت

80- تهذيب الكمال فی اسماء الرجال: حافظ ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمان مزی (متوفی 742ھ)-موسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع اولیٰ 1400ھ

81- تاريخ المدينة: حافظ ابوزید عمر بن شبہ (متوفی 262ھ)-جدہ، 1399ھ

82- تفسير الامام الشافعی: امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی مکی (متوفی 204ھ)-دار التدمریۃ سعودیہ، طبع

اولیٰ 1427ھ

83- تفسير عبدالرزاق: امام ابوبکر عبدالرزاق صنعانی (متوفی 211ھ)-دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولیٰ 1419ھ

84- ترتيب المدارك و تقريب المسالك: امام ابوالفضل قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی یحصبی (متوفی 544ھ)-مطبعۃ فضالۃ...... المحمدیہ، المغرب

85- تفسیر نعیمی: حکیم الامت مفتی احمد یار خان بن محمد یار نعیمی (متوفی 1391ھ)-مکتبہ اسلامیہ، لاہور

حرف الجيم

86- جامع ترمذی: امام حافظ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (متوفی 279ھ)-مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر، طبع ثانیہ 1395ھ

87- جزء فيه احاديث من مسموعات: حافظ ابوذر عبید بن احمد الہروی (متوفی 434ھ)-دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولیٰ 1423ھ

88- جامع الاصول: علامہ ابوالسعادات مبارک بن محمد (متوفی 606ھ)-دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1392ھ

89- جامع المسانيد و السنن الهادی لاقوم سنن: امام حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر (ابن کثیر) قرشی شافعی (متوفی 774ھ)-دار خضر، بیروت

حرف الحاء

90- حديث الزهری: علامہ ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمان زہری بغدادی (متوفی 381ھ)-اضواء السلف، ریاض، طبع اولیٰ 1418ھ

91- حديث عباس ترقفی: امام ابومحمد عباس بن عبداللہ باکسائی ترقفی (متوفی 267ھ) (مخطوطہ)

92- حلية الاولياء و طبقات الاصفياء: حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (متوفی 430ھ)-السعادۃ بجوار محافظۃ، مصر، 1394ھ

حرف الذال

93- ذيل طبقات الحنابلة: امام حافظ زین الدین عبدالرحمٰن بن احمد بغدادی حنبلی (متوفی 795ھ)-مکتبۃ العبیکان، ریاض، طبع اولیٰ 1425ھ

حرف الراء

94- رجال حول الرسول: خالد محمد خالد ثابت (متوفی 1416ھ)-مرکز اہل السنۃ برکات رضا، ہند، طبع اولیٰ 1427ھ

95- ريحانة الالبا و زهرة الحياة الدنيا: علامہ قاضی شہاب الدین احمد بن محمد خفاجی (متوفی 1069ھ)-مطبعۃ عیسی البابی...... طبع اولیٰ 1386ھ

96- روح المعانی فی تفسير القرآن العظيم و السبع المثانی: علامہ شہاب الدین محمود بن عبداللہ حسینی (متوفی 1270ھ)-دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولیٰ 1415ھ

97- روح البیان: علامہ اسماعیل بن مصطفی حقی حنفی (متوفی 1127ھ)-دار الفکر، بیروت

حرف السین

98- سیر اعلام النبلاء: امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ) موسسۃ الرسالۃ، بیروت، الطبعۃ الثالثۃ 1405ھ

99- سیرۃ حلبیہ (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون): علامہ علی بن ابراہیم حلبی (متوفی 1044)-دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع ثانیہ 1427ھ

100- سمط النجوم العوالی فی ابناء الاوائل و التوالی: علامہ عبد الملک بن حسین مکی (متوفی 1111ھ)-دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الاولی 1419ھ

101- سیرت صدر الشریعہ: حافظ عطاء الرحمان قادری-مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور، 1432ھ

102- سنن ابی داؤد: امام حافظ ابو داؤد سلیمان بن اشعث ازدی (متوفی 275ھ)-المکتبۃ العصریہ، بیروت

حرف الشین

103- شانِ صحابہ: علامہ سیّد محمود احمد بن سیّد ابو البرکات احمد رضوی حنفی (متوفی 1419ھ)-رضوان کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور

104- شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی (متوفی 1122ھ)-دار الکتب العلمیہ، بیروت

105- شرح الصدور بشرح حال الموتی و القبور: امام جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمان بن کمال سیوطی شافعی (متوفی 911ھ) موسسۃ الکتب الثقافیۃ

106- شرح الشفاء: علامہ ابو الحسن علی بن سلطان (ملا علی قاری) حنفی (متوفی 1014ھ)-دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولیٰ 1421ھ

حرف الصاد

107- صحیح ابن خزیمة: امام حافظ ابو بکر محمد بن اسحاق (ابن خزیمہ) شافعی (متوفی 311ھ)- المکتب الاسلامی، بیروت

حرف الطاء

108- طرح التثریب فی شرح التقریب: حافظ زین الدین عبد الرحیم بن حسین عراقی (متوفی 806ھ)-دار الفکر العربی

109- طبقات المحدثین باصبهان و الواردین علیها: شیخ ابو محمد عبد اللہ بن محمد انصاری (ابی الشیخ اصبہانی) (متوفی 369ھ)-موسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع ثانیہ 1412ھ

110- طبقات الحنابلة: امام ابو الحسین محمد بن محمد (ابن ابی یعلی) حنبلی (متوفی 526ھ)-دار المعرفۃ، بیروت

حرف العین

111- عمدة القاری شرح صحیح البخاری: امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد حنفی (متوفی 855ھ)-دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولیٰ 1421ھ

حرف الغین

112- غنیة الملتمس ایضاح الملتبس: حافظ ابو بکر احمد بن علی (خطیب بغدادی) (متوفی 463ھ) مکتبۃ الرشد، ریاض، طبع اولیٰ 1422ھ

113- غذاء الالباب فی شرح منظومة الآداب: علامہ شمس الدین ابو العون محمد بن احمد سفارینی حنبلی (متوفی 1188ھ)-موسسۃ قرطبۃ، مصر، طبع ثانیہ 1414ھ

114- غنیة الطالبین (الغنیة لطالبی طریق الحق): حضور غوث پاک سیّد ابو محمد عبد القادر بن موسیٰ حنبلی (متوفی 561ھ)-دار الجیل، بیروت، طبع اولیٰ 1420ھ

حرف الفاء

115- فتاویٰ نوریہ: فقیہ اعظم ابو الخیر محمد نور اللہ بن محمد صدیق حنفی (متوفی 1403ھ)-دار العلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور، اوکاڑہ، اشاعت پنجم 1424ھ

116- فتح الباری: امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی (متوفی 852ھ)-دار المعرفۃ، بیروت

117- فتاویٰ رضویہ (العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ): اعلیٰ حضرت امام حافظ احمد رضا بن مفتی نقی علی خاں (متوفی 1340ھ)-رضا فاؤنڈیشن، لاہور

118- فضائل القرآن: امام حافظ ابو العباس جعفر بن محمد مستغفری نسفی (متوفی 432ھ)-دار ابن حزم طبع اولیٰ 2008ء

119- فوائد ابن اخی میمی الدقاق: شیخ ابو الحسین محمد بن عبد اللہ (متوفی 390ھ)-دار اضواء السلف ریاض طبع اولیٰ 1426ھ

120- فیضانِ سنّت: حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس بن حاجی عبد الرحمان عطار قادری، مکتبۃ المدینہ کراچی، 1409ھ

121- فضائل النبی ﷺ ترجمہ جواهر البحار فی فضائل النبی المختار: حضرت علامہ محمد عبد الحکیم اختر شاہ جہاں پوری وغیرہ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور 2008ء

حرف الکاف

122- کتاب الاربعین فی مناقب امهات المؤمنین رحمة الله علیهن اجمعین: فقیہ عبد الرحمان بن محمد دمشقی شافعی (متوفی 620ھ)-دار الفکر، بیروت، طبع اولیٰ 1406ھ

123- کشف المشکل من حدیث الصحیحین: امام حافظ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمان بن علی (ابن جوزی) (متوفی 597ھ)-دار الوطن، ریاض

124- کتاب الاربعین فی ارشاد السائرین الی منازل المتقین او الاربعین الطائیة: علامہ ابوالفتوح محمد بن محمد ہمدانی طائی (متوفی 555ھ)- دارالبشائر الاسلامیۃ طبع اولی 1420ھ

حرف اللام

125- لمعة الاعتقاد: امام الائمہ ابومحمد موفق الدین عبداللہ بن احمد (ابن قدامہ) مقدسی حنبلی (متوفی 620ھ)- وزراۃ الشئون الاسلامیۃ ...... طبع ثانیۃ 1420ھ

حرف المیم

126- معجم الصحابة: امام ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بغوی (متوفی 317ھ)- مکتبہ دارالبیان کویت، طبع اولی 1421ھ

127- مسالك الابصار فی ممالك الامصار: امام احمد بن یحیٰی بن فضل اللہ قرشی (متوفی 749ھ)- المجمع الثقافی ابوظبی، طبع اولی 1423ھ

128- مختصر تاریخ دمشق: علامہ ابوالفضل محمد بن مکرم انصاری (ابن منظور) (متوفی 711ھ)- دارالفکر دمشق، طبع اولی 1420ھ

129- مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح: علامہ علی بن سلطان القاری (متوفی 1014ھ)- دارالفکر، بیروت، طبع اولی 1422ھ

130- مشکاة المصابیح: علامہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ (متوفی 741ھ)- المکتب الاسلامی، بیروت، طبع ثالثۃ 1985ھ

131- مرآة المناجیح شرح مشکاة المصابیح: حکیم الامت مفتی احمد یار بن محمد یار خاں نعیمی (متوفی 1391ھ)- نعیمی کتب خانہ، گجرات

132- مسند احمد: امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل (متوفی 241ھ)- موسسۃ الرسالۃ، طبع اولی 1421ھ

133- مسند الشامیین: امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی 360ھ)- دارالحرمین، قاہرہ

134- معجم الصحابة: حافظ ابوالحسین عبدالباقی بن قانع بغدادی (متوفی 351ھ)- مکتبۃ الغرباء ...... مدینہ، طبع اولی 1418ھ

135- معجم الشیوخ الکبیر: امام ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)- مکتبۃ الصدیق طائف، طبع اولی 1408ھ

136- معرفة الصحابة: حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (متوفی 430ھ)- دارالوطن، ریاض، طبع اولی 1419ھ

137- مکتوبات: امام ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبدالاحد حنفی (متوفی 1034ھ)- مکتبۃ القدس کانسی روڈ، کوئٹہ

138- مجمع الزوائد و منبع الفوائد: حافظ ابوالحسن نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی (متوفی 807ھ)- مکتبۃ القدسی، قاہرہ 1414ھ

139- معاویة بن ابی سفیان شخصیته و عصره الدولة السفیانیة: دکتور علی محمد محمد الصلابی، دار ابن کثیر، بیروت، طبع اولی 1427ھ

140- معجم الصحابة: امام حافظ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بغوی (متوفی 317ھ)- مکتبۃ دارالبیان، کویت، طبع اولی 1421ھ

141- مشاهیر علماء الامصار و اعلام فقهاء الاقطار: امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان بستی دارمی (متوفی 354ھ)- دارالوفا...... منصورہ، طبع اولی 1411ھ

142- مجموعة رسائل ابن عابدین: خاتمۃ المحققین علامہ سید محمد امین بن عمر (ابن عابدین) شامی (متوفی 1252ھ)- عالم الکتب

143- المستدرك علی الصحیحین: حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ (ابن البیع حاکم) نیشاپوری (متوفی 405ھ)- دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولی 1411ھ

144- معرفة السنن و الآثار: امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (متوفی 458ھ)- دارالوفا، قاہرہ وغیرہ، طبع اولی 1412ھ

145- مثنوی مولوی معنوی: مولانا جلال الدین محمد بن محمد بہاؤالدین رومی (متوفی 604ھ)- نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور

146- مُجمل الرغائب فیما للامام احمد بن حنبل من المناقب: امام الصالح زکی الدین عبداللہ بن محمد خزرجی حنبلی (متوفی بعد 681ھ)- دار ابن حزم، بیروت، طبع اولی 1427ھ

147- معجم السفر: حافظ صدرالدین ابوطاہر احمد بن محمد سلفی (متوفی 576ھ)- المکتبۃ التجاریۃ، مکۃ المکرمۃ

148- میجر ایکٹ (کریمنل) مترجم: ملک جاوید انور اعوان ایم اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، ملک بکس پبلی کیشنز، ناظم آباد، کراچی، ایڈیشن 2011ء

149- مجموعہ تعزیرات پاکستان 2006ء: مرتبہ انعام الحق میاں ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان، منصور بک ہاؤس، کچہری روڈ، لاہور

150- مصنف ابن ابی شیبه: امام حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد (ابن ابی شیبہ) عبسی (متوفی 235ھ)- مکتبۃ الرشد، ریاض، طبع اولی 1409ھ

حرف النون

151- نهایة الارب فی فنون الادب: علامہ شہاب الدین احمد بن عبدالوہاب قرشی بکری (متوفی 733ھ)- دارالکتب والوثائق القومیۃ، قاہرہ، طبع اولی 1423ھ

حرف الواو

152- وفیات الاعیان و انباء ابناء الزمان: علامہ ابوالعباس احمد بن محمد (متوفی 681ھ)- دار صادر، بیروت

الاعلان بالتوبيخ

ڈاکٹر سعید ممدوح مصری کی مسئلہ قطعیت افضلیت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تردید میں لکھی گئی گم راہ کن کتاب ''غاية التبجيل بترك القطع بالتفضيل'' کا ترجمہ حال ہی میں لاہور کے ایک ادارے سے چھپ رہا ہے۔ اِس باطل کتاب کے خاص خاص مقامات کا جواب باصواب شیخ القرآن و الحدیث حضرت پیر سائیں غلام رسول قاسمی حفظہ اللہ (سرگودھا) نے بہ نام ''شفاء العليل فی اثبات القطع بالتفضيل'' لکھا ہے اور محقق و نقاد مکرم جناب فیصل خان صاحب حفظہ اللہ (راول پنڈی) نے اِس کا مکمل جواب ''نهاية الدليل فی رد صويهب غاية التبجيل'' کے نام سے تحریر فرمالیا ہے۔ ربّ ذوالجلال والاکرام نے چاہا تو جلد ہی یہ دونوں کتابیں چھپ کر اہل سنّت کے اصحابِ مطالعہ حضرات کے لیے سکینت و طمانیت اور اہلِ رفض و تفضیل کے لیے فلاکت و ہلاکت کا سامان بہم پہنچائیں گی۔ (ادارہ)

الاظهار للتبريک

حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے افضلِ اُمت ہونے کی مؤید، حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی رحمہ اللہ (متوفی 1174ھ/ 1716ء) کی شاہ کار تصنیف ''الطريقة الاحمدية فی حقيقة القطع بالافضلية'' (مخطوط) کے عربی متن پر تحقیق اور ترجمہ کا کام جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِس عظیم کام کو پایۂ نہایت تک پہنچانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ نیز اُستاذِ زمن مولانا حسن رضا خاں حسنؔ بریلوی رحمہ اللہ (متوفی 1326ھ/ 1908ء) کی مایہ ناز کتاب ''تزکِ مرتضوی'' (1300ھ) کا کامل نسخہ مکمل تخریج اور تحقیقی مقدمہ کے ساتھ بہت جلد منظر عام پر رہا ہے۔

• • •

حقیقت یہ ہے کہ راقم نے جب اس کتاب کو پڑھا اور اس سے پہلے مؤلف موصوف کی کتاب ''مولود کعبہ کون؟'' کا مطالعہ کیا تو پتا چلا کہ حضرت مولانا قاری محمد لقمان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے میدان تحقیق کا شاہسوار بنایا ہے......... ان کی تحریر میں کہیں بھی جذباتیت، غیر سنجیدگی اور تفرقہ بازی کا شائبہ تک نظر نہیں آتا۔ راقم کے خیال میں یہ کتاب گم گشتگان راہ کے لیے نہایت عمدہ مشعل ہے اور ہدایت کے دریچے کھولتی ہے.........
یقیناً یہ کتاب میدانِ تحقیق میں کام کرنے والوں کے لیے تحقیق کے حوالے سے بھی راہ نما ہے۔

شیخ الحدیث، علامہ محمد صدیق ہزاروی

بڑے عرصے کے بعد ایک ایسی کتاب پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی کہ اگر اسے اپنے موضوع پر حرف آخر کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا؛ اتنی مختصر کتاب میں اس قدر نایاب عربی کتب کے نہایت ہی معتبر حوالے میں نے بہت کم کتابوں میں دیکھے ہیں......... خراج تحسین اور سلام عقیدت ہے اس مرد حق کی خدمت میں کہ جس نے بلاخوف لومۃ لائم اپنا فرض منصبی بڑے ہی احسن و عمدہ پیرائے میں ادا کر دیا ہے۔

شیخ الحدیث، مفتی غلام حسن قادری

مختصر تحریر میں اس کتاب کے محاسن پر گفتگو کی گنجائش نہیں، بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ:
''یہ کتاب لاجواب ہے۔'' اللہ تعالیٰ اس کتاب کو حسن قبولیت عطا فرمائے!

علامہ، مفتی محمد عبد الشکور الہاروی

8-C محی الدین بلڈنگ پہلی منزل، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
0321-9425765